www.novelsclubb.com
آہنگِ خوابیدہ
از عریضہ بتول
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

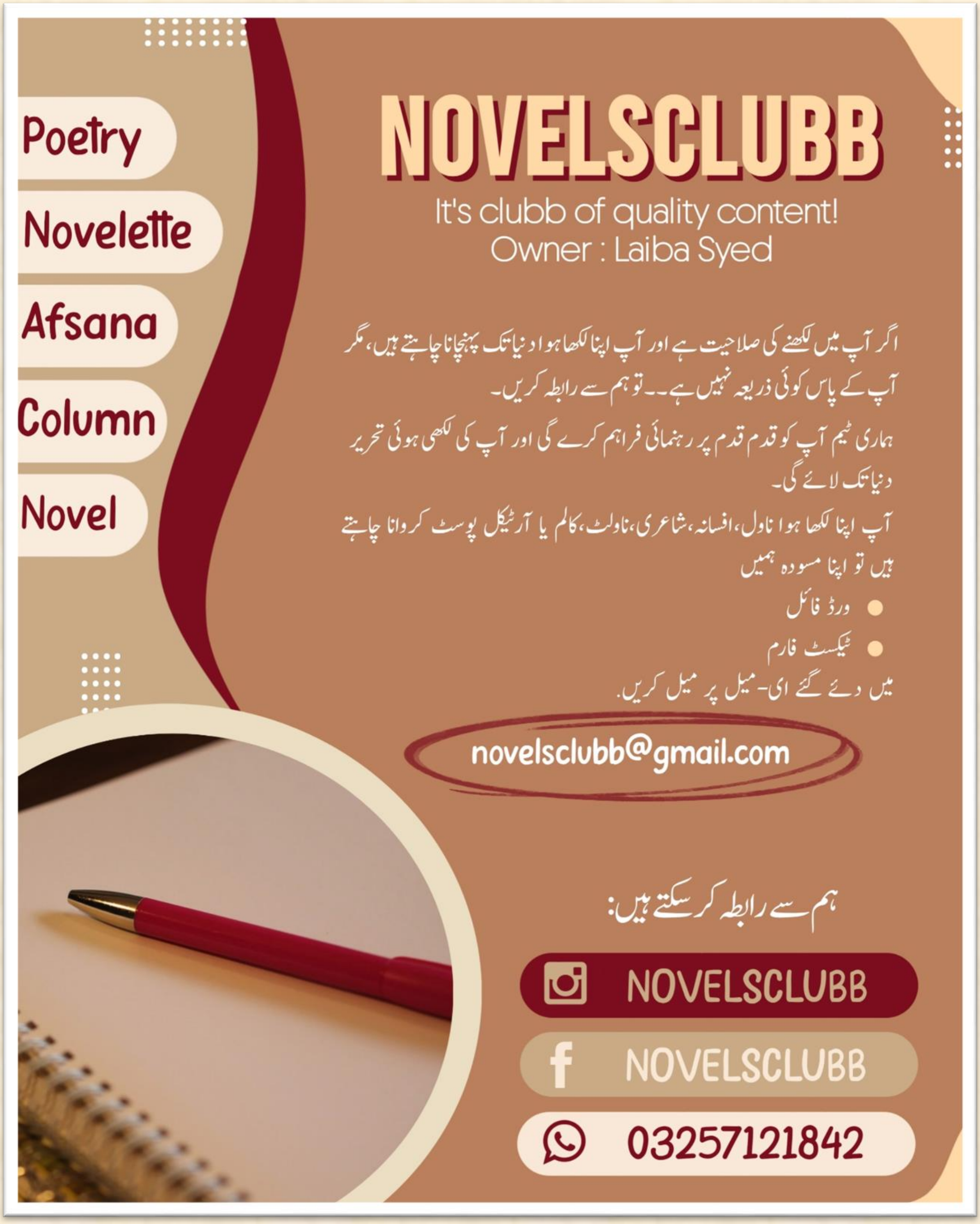
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آہنگِ خوابیدہ
ازقلم
عریضہ بتول

ناول "آہنگِ خوابیدہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عریضہ بتول" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ
کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت
درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا
استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔
کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

"آہنگ خوابیدہ"

از قلم عرئضہ بتول

قسط نمبر :2

کیا مضبوط ہے؟

انسانی دل سے زیادہ؟

جو بار بار بکھر جاتا ہے،

اور تب بھی رہتا ہے۔

By rupi Kaur

.London, Kensington

لندن، کینسنگٹن.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لندن کے دل میں واقع کینسنگٹن میں زندگی خوبصورت خواب کی مانند محسوس ہوتی تھی۔ یہاں کی ہر گلی اور ہر موڑ پر تاریخ اور نفاست کا حسین امتزاج، کینسنگٹن کی درختوں سے گھری سڑکیں، جن پر خوبصورت جارجیائی اور وکٹورین طرز کے گھروں کی قطاریں ہیں وہ اس جگہ کو اور منفرد اور کہیں نا کہیں پر اسرار بھی بناتی تھی، جن میں سفید اور ہلکی رنگت والے گھر نمایاں تھے۔ کینسنگٹن میں واقع حسین باغات ایک سحر انگیز منظر پیش کرتے تھے۔ پتھریلی گلیاں اور بیلوں سے ڈھکی اینٹوں کی دیواریں لندن کے ماضی کی کہانیاں سناتی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہیں ان ماضی کی کہانیوں کے بیچ کسی نئی کہانی کے ایک اہم کردار نے اپنی ایک الگ دنیا بسائی ہوئی تھی۔ اس کی شخصیت اس جگہ سے بہت میل کھاتی تھی۔

یہ ایک کلاسک اور اعلیٰ طرز کا ٹاؤن ہاؤس تھا۔ اس کے سامنے دور تک ایک قطار میں کھڑے درخت، ہر موسم میں اس سڑک کو ایک نئی زندگی عطا کرتے تھے۔ اس گھر کی بڑی بڑی

کھڑکیاں کینسنگٹن گارڈنز کی طرف کھلتی تھیں، اور جب صبح کی پہلی سنہری کرنیں ان کھڑکیوں سے اندر جھانکتی تو پورا گھر روشنی میں نہا جاتا تھا پر اس گھر کے مکین کی مرہونِ منت یہ کھڑکیاں ہمیشہ پردے سے ڈھکی رہتی تھیں۔ اندر اینٹیک فرنیچر اور دیواروں پر لگی پرانی پینٹنگز ایک حسین منظر کا احساس دلاتی تھی۔ گھر کے باہر ایک تنگ پتھریلی گلی تھی جو خاموش، پر خوبصورت تھی، جو اس جگہ کو عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھتی تھی اور یہی دلکشی شاید اس کی زندگی کے اسرار کو بھی عیاں کرتی تھی اور اس کے مزاج اور زندگی کی سنجیدگی کو ایک منفرد انداز میں اجاگر کرتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کل رات سے ہی یہاں بارشوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا، یہاں خزاں کا موسم اپنی دلکشی اور مخصوص اداسی کے لئے مشہور تھا۔ یہاں کے باغات، خاص کر ہائیڈ پارک اور کینسنگٹن گارڈنز، خزاں میں بارش کے بعد مزید دلکش ہو جاتے تھے، درختوں کے سبز پتے زرد،

نارنجی،اور گہرے سرخ رنگ میں تبدیل ہوتے ہر طرف خزاں کا قالین بچھا گئے تھے جو زمین پر ایک خاموش چمک بکھیر رہا تھا۔

یہ موسم لندن کو مزید پر اسرار اور رومانی عکس دیتا تھا، جو ہر دیکھنے والے کو اپنے سحر میں گرفتار کر لیتا تھا۔ ہوا میں نمی اور مٹی کی ملائم خوشبو پھلتی یہاں کے ماحول کو مزید پر اسرار بنا رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا کے ساتھ بارش کی بوندیں درختوں کی شاخوں سے ٹکراتی، پتوں کی سرسراہٹ کو واضح کرتی، پر اسرایت اختیار کر رہی تھی، جیسے یہ درخت خود بھی خزاں کا قصہ سنانا چاہ رہے ہوں، جیسے کچھ ماضی کی کہانیوں سے نئی جنم لینے والی کہانیوں کے لیے کچھ نصیحتیں، کچھ سبق، کچھ تکلیفیں، کچھ آگہی اور کچھ حدیں قلم بند کرنا چاہ رہے ہوں، جیسے انجام سے آگاہ کر رہے ہوں اور اس راہ کا مسافر بھی بنا رہے ہوں جس کی منزل کوئی نہیں جانتا کہ آیا؟ وہ اس خزاں کے بعد آنے والے بہار کے موسم جیسی ہو گی یا یہ خزاں کا موسم طوالت اختیار کر جائے گا۔

Clubb of Quality Content

سو کر اٹھنے کے بعد اس نے معمول کی طرح جوگنگ کے لیے قریبی پارک کا رخ کیا ہی تھا پر بارش ہوتے دیکھ گھر سے منسلک باغ میں لگے شیڈ کے نیچے جا کھڑا ہوا۔ارد گرد کے سرسبز و شاداب درختوں،رنگ برنگے پھولوں اور صبح کی شبنم میں ڈھکی گھاس کا نرم احساس اس کے لیے کافی سکون بخش تھا۔ہاتھ بڑھا کر بارش کی بوندوں کو محسوس کرتے ایک چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

کالے ٹراؤزر اور کالی ٹی شرٹ جس سے اس کے کثرتی بازوں نمایا ہو رہے تھے،زیب تن کیے وہ کافی دلکش لگ رہا تھا۔پر چہرے پر بلا کی سختی تھی جو کسی کو بھی جھرجھری لینے پر مجبور کر سکتی تھی۔اگر اسے دلکش و جاذب نظر مرد کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔وہ الفاظ میں بیان کرنے کی حد سے بھی زیادہ حسین تھا۔چھ فٹ سے نکلتا کثرتی بدن،سرمئی آنکھیں اور بات بات پر ماتھے پر پڑتی لکیریں اسے بہت دلکش بنایا کرتی تھی۔بلاشبہ وہ ایک حسین و جمیل مرد تھا۔ڈارک براؤن بالوں کا سجیلا انداز اس کی شخصیت میں مزید جاذبیت بکھیرتا۔اس کی

شخصیت میں موجود سنجیدگی اور وقار اسے دوسروں سے ممتاز بناتے اور پل میں گہری ہوتی سرمئی آنکھیں اپنی ایک نظر سے سامنے والے کا دم خشک کر دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

خزاں کے موسم میں بکھرے ان خزاں رسیدہ پتّوں نے ماضی کے دریچے پر دستک دی تھی۔

ماضی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم کب سدھرو گے دایان کبببب؟؟ کیوں ہاتھ اٹھایا تھا اُس پر، روز روز کی کمپلین سے تھک چکا ہوں میں۔۔" احتشام صاحب ابھی اس کو اسکول سے لے کر آئے تھے۔

"کیا ہوا ہے مجھے تو بتائیں؟" زینب بیگم نے آگے بڑھ کر روکنا چاہا۔

"کیا ہو گیا ہے آئے روز لڑتا رہتا ہے، غصّہ تو صاحب زادے کی ناک پر رہتا ہے، سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو آخر یہ۔۔"شدید غصے میں اسے گھورتے ہوئے کہا جو خاموشی سے سامنے کھڑا بس ان کی ڈانٹ ختم ہونے کے انتظار میں تھا، چہرے پر کوئی ملال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا تھا۔

"دیکھو ابھی بھی کیسے کھڑا ہے کوئی شرم نہیں ہے۔"وہ غصے سے اسے دیکھتے اس کی طرف بڑھے۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"ارے بڑے پاپا رکیں پلیز! کیا ہوا ہے مجھے بتائیں آپ اس کو تو میں دیکھتی ہوں۔۔"عکس ابھی ابھی باہر سے آئی تھی اور احتشام صاحب کو اتنے غصے میں دیکھتی فوراً اس طرف آئی اور ان کے قریب رکتے ہوئے کہا۔

"کیا سمجھاؤ گی میری جان! تم اسے، یہ نہیں سدھرے گا۔۔آج پھر اسکول میں کسی لڑکے کو مارا ہے اس نے، اسکول سے کمپلین سن کر آرہا ہوں۔"

"اوکے آپ فکر نہیں کریں میں بات کرتی ہوں اس سے آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ماما آپ بڑے پاپا کو لے کر جائیں۔" زینب بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور خود اس کی طرف رُخ کیا۔

"تم دی۔۔،،"

"بیٹھ جائیں پہلے، تھکی ہوئی آئیں ہیں۔۔" ابھی وہ کچھ کہتی کہ صوفے کی طرف اشارہ کرتے نارمل سے انداز میں بولا۔

اسے ایک گھوری سے نوازتے وہ صوفے پر بیٹھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم بھی بیٹھو، میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو! اور بتاؤ کیا ہے یہ سب؟" اسے بیٹھنے کا کہتے آگے سوال کیا۔

"آپ کو بھی پتہ ہے کہ میں نے ایسے ہی ہاتھ نہیں اٹھایا ہو گا، اس نے زوہان کو مارا تھا اور۔۔"

"تو تم بھی پلٹ کر مارو گے؟ دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟؟۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ عکس نے اسے گھور کے دیکھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمم! بلکل اگر آئندہ بھی ایسا ہوا تو میں پھر یہ ہی کروں گا سوری ٹو سے، کیوں کے کمپلین بہت دفہ کر چکا ہوں، تو اب یہ مت کہیے گا کہ کمپلین کرتے۔۔etc etc" ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے کہا۔

"او کے میں کل چلوں گی تم لوگوں کے ساتھ پر آئندہ تم ایسا نہیں کرو گے ہر مسئلے کا یہ حل نہیں ہوتا، ہاں مانتی ہوں اس نے غلط کیا پر کیا تم نے اپنی آخری کوشش بھی کی کہ معاملہ بنا لڑے حل ہو جاتا؟ کیا اب جب تم نہیں ہو گے تو وہ اس موقع کو غنیمت جان کر زوہان سے بدلہ نہیں لے گا؟ تم پھر مارو گے وہ پھر زوہان کو مارے گا کیا یہ حل صحیح لگا تمہیں؟ تھا تو وہ بھی اسی کی کلاس کا بچہ نا تم اسے پیار سے سمجھاتے تھوڑا سا اپنے بھائی کو بھی ڈانٹ دیتے اور دونوں کی دوستی کروا دیتے یہ زیادہ بہتر نہیں تھا؟ دماغ سے سوچ کر قدم اٹھایا کرو لڑکے آئندہ نہ دیکھوں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" اسے سمجھاتے، گھورتے ہوئے اس کے کندھے پر ہلکا سا ہاتھ مارا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سوری آئندہ خیال رکھوں گا۔۔اور ہاں آپ سے اچھا کوئی ہے بھی نہیں۔" اس کی طرف شرارتی مسکراہٹ اچھالتے کہا۔

"جاؤ جا کر فریش ہو کر کھانا کھانے آؤ نیچے فوراً اور اسی طرح بڑے بابا کو جا کر تحمل سے پوری بات بتا کر سوری کرو۔" ایک آئی برو اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"Nahh never, وہ غصّہ ہی کریں گے۔۔"

صاف منع کیا گیا۔

"سید دایان حیدر شاہ!!!" غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"Okayy okayy I'll.." کہتا اوپر کی طرف چل دیا

جانتا تھا کہ واقعی بہت زیادہ غصّہ ہے۔ کیوں کہ شدید غصے میں ہی وہ اسے اس کر پورے نام سے بلاتی تھی۔ یہ اس کا اجنبیت دکھانے کا انداز تھا اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کبھی نہیں۔ پر مستقبل اس کی حد سے زیادہ احتیاط پر ہنستا تھا شاید آنے والے کل میں کچھ ایسا لکھا تھا۔

Clubb of Quality Content!

اور پھر اس نے پہلے ہی جا کر احتشام صاحب کو سب بتا کر سمجھایا تھا کہ اپنی جگہ تو صحیح وہ بھی تھا، پلیز اس کی اپولوجی ایکسیپٹ کر لیجیئے گا اور پھر ایسا ہی ہوا تھا۔ احتشام صاحب نے دیان کی سوری ایکسیپٹ کر لی تھی۔ آخر باپ تھے اور تھا بھی ان کا اکلوتا بیٹا، ٹوٹ کر چاہتے تھے پر انہیں ظاہر کرنا کبھی نہ آیا تھا۔

اور ماں باپ کو ایسا ہی کرنا چاہیئے اگر بچہ خود اپنی غلطی ایکسیپٹ کر لے یا آپ کو صحیح طرح سب بتا دے تو اس کو اس کے انداز میں بھی سوچ کر دیکھیں، معاف بھی کریں تا کہ آئندہ بھی چاہے کچھ ہو جائے وہ آپ کو سب بتانے کی ہمت رکھتا ہو کیوں کہ بچوں کے معاملات ان کے مسلے، وہ کیا کر رہے ہیں کیا نہیں یہ جاننا آج کا سب سے بڑا مسلہ ہے بڑوں کا، یہ اگر آپ کو پتہ ہو گا تب ہی آپ بچے کو صحیح غلط کی پہچان کروا سکتے ہیں اور یہ سب خود اس بچے سے زیادہ بہتر آپ کو کوئی نہیں بتا سکتا۔

اچانک اتنے خوش گوار موسم میں بھی اسے گھٹن محسوس ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک وقت تھا جب وہ اسے سمجھاتی تھی پر سمجھتی بھی تھی، اس کے ساتھ کھڑی ہوتی تھی چاہے غصے میں ہی صحیح اور آج وقت کہاں لے آیا تھا نہیں۔ پوری دنیا کے خلاف جا کر بھی اس کا ساتھ دینے والی، قدم قدم پر اسے راہ دکھانے والی، سمجھانے والی آج اس کے سامنے، اس سے الگ ہو کر کھڑی تھی، آج ساتھ نہیں تھی۔ پر اسے حیرت اس بات پر تھی کہ آج بھی؟ اب بھی؟

"آں ہاں!! کیا کریں گی آپ؟ جب اپنے کہے گئے الفاظوں کو اپنے سامنے دیکھے گی!!۔۔"

اور ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

Clubb of Quality Content!

"آگئی آپ کی چہیتی! بیٹا جی اب پوچھ لیں ان ہی سے کہ کیوں بلایا ہے اس طرح آپ کو۔۔؟" دادو نے اس لڑکی کو گھور کر دیکھا جو بڑے مزے سے اپنے بھائی کے برابر والی کرسی پر بیٹھی تھی۔

"ہمم بتائیں۔۔؟؟" چائے کا آدھا پیا کپ نیچے رکھتے اسے دیکھا۔

"بھائی! آپ تو بہت اچھے ہیں، آپ میرے سب سے اچھے بھائی ہیں، بلکہ میری زندگی کا میرا سب سے اچھا رشتہ ہیں آپ، میری ہر بات مانتے ہیں، کبھی میری آنکھوں میں آنسوں بھی نہیں آنے دیتے اور مجھ سے بہتتتتت زیادہ پیار کرتے ہیں۔۔ ہیں نا؟؟ کرتے ہیں نا؟؟" ڈرامے بازی تو ختم تھی اس لڑکی پر۔ایسی شکل بنائی ہوئی تھی کہ بس معصومیت رو جیسے ختم ہو محترمہ پر۔

"ہاں بھائی کی جان! بلکل۔۔۔" چہرے پر آتی مسکراہٹ روکی تھی۔ کسی کی ضرورت سے زیادہ ایک بات بھی برداشت نہ کرنے والا اس کی ڈرامے بازی خاموشی سے برداشت کرتا تھا بلکہ انجوائے بھی کرتا تھا۔

"وہ بھائی رات میں میری دوست کی بہن کی مایوں ہے تو مما جانے نہیں دے رہیں اور نانو، ماموں سب ان کے ساتھ ہیں، بس زرا لیٹ نائٹ تک فنکشن چلے گا اس لیے۔۔ آپ پلیز مما سے کہیں نا! وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالتی۔ پلیز! !۔۔" روتی صورت بنائی۔

Clubb of Quality Content!

وہ جو ابھی ہاں کرنے والا تھا، چپ ہو گیا۔ سب کو پتہ تھا۔ لیٹ نائٹ تو اسے اپنے بھائیوں کا گھر سے نکلنا نہیں پسند، بہن کو کہاں اجازت دیتا۔

"بھائی پلیززززز!!" اسے چپ دیکھ اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا۔ کہاں برداشت تھا اسے اپنے عزیز جان بھائی کا اپنی کسی بات کو رد کرتے دیکھنا۔ بہت مان سے اکڑ کر رہتی تھی وہ اپنے بھائی پر۔

"میں پھوپھو سے بات کرلوں گا۔ آپ تیاری کرو جانے کی اور زینیہ آپ ساتھ جائیں گی اس کے۔ آپ دونوں کو روحان لے جائے گا پر گیارہ بجے تک گھر پر ہوں آپ۔۔ اوکے؟؟" غیر محسوس انداز میں اس کے گال پر بکھرا آنسو صاف کرتے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔ وہ بے شک اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا، بچوں سی عزیز جو تھی وہ اسے پر وہ اس پر یہ کبھی ظاہر ہونے بھی نہیں دینا چاہتا تھا کہ اسکے رونے کی وجہ سے اسے کسی بھی بات کی اجازت مل جائے گی۔ کہیں وہ یہ نہ سمجھنے لگے کہ ان آنسوؤں کو ڈھال بنا کر اگر گہری کھائی میں بھی کودنے کی اجازت مانگے گی تو مل جائے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے اجازت دینی تھی تو دے دی اس بات میں اتنا مسئلہ نہیں ہو گا اسی لیے مل گئی، اس لیے نہیں کہ بات غلط تھی پر اس کے آنسوؤں کی وجہ سے غلط بھی ماننا پڑی۔ بلکل نہیں بچوں کو یہ عادت ہم ہی ڈالتے ہیں انہیں کسی بات سے مسلسل روکتے روکتے ان کے آنسو دیکھتے، چپ کرواتے ہیں اور بات مان لیتے ہیں۔ یہ ہی تو غلط ہے انہیں یہ اندازہ ہونا چاہیئے کہ جو غلط ہے تو ہے، منع کر دیا تو کر دیا پھر چاہے وہ روئیں، گڑگڑائیں یا آنسوں بہائیں جو ٹھیک نہیں تو وہ کسی حال ٹھیک نہیں، ان کو یقین ہونا چاہیے کہ اگر منع کر دیا گیا ہے تو بس پھر وہ ہمارے لیے دہکتی ہوئی کھائی ہے، اور ہاں جو باتیں آپ کے قابو میں ہیں اور آپ مان سکتے ہیں تو پھر مان جائیں بچوں کو ہٹ دھرم ہم خود بناتے ہیں، انہیں بلیک میلر بھی بنانے والے ہم ہی ہوتے ہیں، ظاہر ہے بچوں نے ان ہتھیاروں کا فائدہ دیکھا ہوتا ہے جبھی تو اس قدر استعمال کرتے ہیں ورنہ انہیں کوئی وحی تو نہیں آئی ہوتی کہ اس طرح ان کی کسی بات پر مسلسل انکار کرنے والے ان کے بڑے یکدم سب کچھ مان لے گے۔ اپنے انکار کو اتنا ارزاں اور ان کے آنسوؤں کو اتنا مضبوط نہ بنائیں کہ پھر وہ ہی ان کا سب سے مضبوط ہتھیار انہیں زندگی بھر کے لیے مفلوج کر دے۔

Clubb of Quality Content

یہاں حیدر ویلا میں برسی رکھی گئی تھی جو کہ اب اپنے اختتام پر تھی سب کھانا کھا کر، عناب سے مل کر جاتے جا رہے تھے۔

"ارے کتنے اچھے لوگ ہیں، بھائی کے بچوں کو سینے سے لگا کر رکھا ہے، ورنہ کہاں ہوتے ہیں آج کے زمانے میں ایسے لوگ۔۔"

"ہاں واقعی یہ تو ہے بڑی قسمت ہے بچیوں کی جو ایسے چاچا چاچی ملے ہیں۔۔"خواتین باتیں کرتی عناب کے پاس آئیں۔

"اچھا بیٹا اب ہم چلتے ہیں اپنا اور اپنی بہن ک خیال رکھنا اور ہمیشہ اپنے چاچا چاچی کی عزت کرنا بہت کرتے ہیں تمہارے لیے ورنا آج کا زمانہ، اب کہاں کے رشتے اور رشتے دار۔"ایک خاتون اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی پیار سے بولیں۔

"ہمم۔۔!!" محلے کی خواتین کی باتیں سُن کر عناب کے چہرے پر ایک افسردہ سی مسکان آئی اور ساتھ ہی چند آنسوں اس کی آنکھوں میں آئے جنہیں خاموشی سے اس نے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔

لوگوں کو بیوقوف بنانا کتنا آسان ہوتا ہے نا!" انسانوں کی اس خود غرض دنیا میں، مسکراہٹیں اکثر نقاب کا کام کرتی ہیں، جہاں مہربانی کے لباس ہوتے ہیں، جن میں خود غرضی پوشیدہ ہوتی ہے۔ محبت کے لبادے میں اپنے مفاد چھپائے ہوئے، شفقت کا ہاتھ سر پر رکھے کب اسی ہاتھ سے آہستہ آہستہ آپ کا گلا گھونٹ لیتے ہیں پتہ ہی نہیں چلتا، یہ دنیا کی نظر میں تب بھی شفیق اور ہمدرد ہی رہتے ہیں۔ تُف تو اس دنیا پر ہے جو اتنی آسانی سے ان مکرو چہروں پر توبھروسہ کر لیتی ہے پر اس لمحہ بہ لمحہ مرتے انسان کی خشک آنکھوں کے آنسوؤں کو محسوس کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ سخاوت کے لباس میں خود غرضی چھپائے فریب چہروں کے لیے بڑے بڑے قول و فعل تو کسی کے حصّے میں تو خود ہی جنت لکھ دیتے ہیں یہ دنیا والے۔

سب کے جانے کے بعد عناب نے گھر والوں کے لیے کھانا لگایا۔

دار یہ تو قرآن خوانی کے بعد سے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی اسے ان لوگوں میں بالکل انٹرسٹ نہیں تھا جو چہروں پر کئی مکھوٹے لیے گھومتے تھے۔وہ ان مطلبی رشتوں سے بے انتہا نفرت کرتی تھی پر صرف عناب کی وجہ سے خاموش رہتی تھی کیوں کہ عناب نے اسے ہمیشہ ان سب سے پیار محبت سے رہنا ہی سکھایا تھا اور ہمیشہ یہ ہی سمجھایا تھا کہ اگر دل محبت پر راضی نہیں ہوتا تو نا صحیح پر تمیز کا دامن ہاتھ سے کبھی نہیں چھوٹے،وہ بڑے ہیں ہمارے۔بس وہ اپنی آپی کو ناراض نہیں کر سکتی تھی پر تمیز،احترام ایک طرف،وہ منافقت نہیں دکھا سکتی تھی اور نہ اپنی بہن کی طرح دل اتنا بڑا کر سکتی تھی کہ ہر چیز کو برداشت کرتے ان لوگوں کے لیے وہ ہی عزت،احترام،عقیدت اور محبت رکھتی جو اس کی بہن رکھتی تھی۔پتہ نہیں کس مٹی کی بنی تھی۔

"اور عناب بیٹا کیسی جا رہی ہے آپکی جاب؟"

ہمدان صاحب نے نیپکن سے ہاتھ پوچھتے ہوئے کہا۔

"جی چچا جان ٹھیک۔۔الحمدللہ!"اس نے بنا انکی طرف دیکھے جواب دیا۔

" صحیح،اچھی بات ہے بیٹے،اور یہ دار یہ کہاں ہے؟""ہمدان صاحب نے ادھر اُدھر نظر گھماتے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہے صبح کی تھکی ہوئی تھی نا۔۔"عناب نے برتن سمیٹتے جواب دیا۔

"اچھا اچھا صحیح۔۔"

"چلیں اب آپ بھی آرام کریں بیٹا ہم چلتے ہیں۔"اب کہ حفصہ بیگم بولیں جو کب سے یہاں بیٹھیں اب تھک چکی تھیں اس ڈرامے سے،انکی نظر میں یہ سب ڈرامے ہی تھے۔

"ہاں ہاں ! بھئی چلیں۔۔"ہمدان صاحب نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"عکس بی بی جی! آپ کو زینب بیگم صاحبہ نیچے بلا رہی ہیں، مہمان آ چکے ہیں۔۔"حرا نے اپنی لمبی چٹیا کو گھوماتے کہا۔حرا سترہ سالہ ملازمہ تھی جو ابھی دو مہینے پہلے ہی ان کا ہاں کام پر لگی تھی۔

"کتنی بار کہا ہے کہ مجھے یہ بی بی جی نہیں کہا کرو۔۔اور جاؤ ماما کو کہو کہ آ رہی ہوں میں۔۔" عکس نے اس کی طرف دیکھتے ہمیشہ سے کہا جملا دوہرایا۔

"پھر کیا کہوں جی۔۔؟؟" حرا نے آنکھیں پٹپٹاتے کہا۔

"باقی سب کی طرح آپی کہہ لیا کرو یا ایسا کچھ بھی جو تمہارا دل کرے۔۔" عکس نے اپنا دوپٹہ صحیح سے سر پر اوڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بی بی جی۔۔" حرا نے کہتے ہی زبان دانتوں تلے دبائی۔

"حراااا۔۔!!" عکس نے اسے گھورا۔

"ساری ساری بی،، میرا مطلب ہے ااآپی ہاں! آپی اب نہیں ہو گا جی۔۔" مسکراتے کہہ کر فوراً اس کے کمرے سے بھاگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"پاگل۔۔"

پیچھے عکس سر جھٹک گئی۔

جب وہ نیچے آئی تو سب وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔اسے دیکھتے ہی احتشام صاحب اٹھے اور اس کے پاس آتے اسے اپنے گھیرے میں لیتے مہمانوں کی جانب آئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں بھئی پہچانے؟؟ابراج کون ہے یہ؟؟اسے ساتھ لگائے ابراج صاحب سے پوچھا۔

"ارے یہ تو کہیں ہمارے زیشان کی چھوٹی سی پیاری سی شہزادی تو نہیں۔۔؟؟"ابراج صاحب نے ایک ہاتھ کی مٹھی بناتے ٹھوڑی پر رکھتے مسکراہٹ دباتے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں بھئی! بلکل یہ ہماری پیاری سی ہونہار بیٹی: عکس حیدر شاہ ہی ہیں۔۔ ہماری جان! ویسے عکس بیٹے کیا آپ کو یاد ہیں؟ آپ کی تو بہت اچھی دوستی تھی میرال بیٹی سے؟ خیر آپ کو اب کہاں یاد ہوگا آپ تو بہت چھوٹی تھیں جب یہ جناب یہ ملک ہی چھوڑ گئے تھے۔" ابراج صاحب کو دیکھتے بولے۔

"یہ ہمارے اور آپ کے باباکے دوست ابراج ملک اور یہ اِن کی پیاری سی بیٹی میرال ابراج ملک۔۔" تعارف کروایا۔

"وہ ہی نک چڑی سی میرال۔۔ یاد ہے جو آپ کے ارد گرد کسی کو برداشت نہیں کرتی تھی۔۔" ابراج صاحب نے زیشان صاحب کے ذکر پر عکس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنا چاہا۔

Clubb of Quality Content

میرال ان کی بات پر شرمندہ سی ہو کر انہیں دیکھنے لگی۔

عکس نے پہلے ابراج صاحب کو مسکرا کر سلام کیا اور پھر میرال کی جانب رخ کیا۔

"مجھے اپنی یہ نک چڑی سرمئی گڑیا بہت اچھے سے یاد ہے، کیسی ہو کوئین اوف کلرز؟؟" کہتے وہ اسے گلے لگا گئی۔

میرال جب یہاں سے گئی تو پانچ سال کی تھی، کچھ کچھ اسے یاد تھا پر اتنے سالوں کے دورانیے نے ایک جھجھک حائل کر دی تھی۔

ناولز کلب
Clubb for Quality Content

پر عکس کے ایسے کہنے اور گلے لگانے پر اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا جسے بنا کسی کی نظروں میں لائے وہ صاف کر گئی تھی۔ وہ حیران تھی اپنے لیے کوئین او کلرز کا نام سن کر۔ یہ لڑکی تو اس کے اصل سے واقف تھی، اس کے جنون سے واقف تھی۔

"ٹھیک!! آپ کیسی ہیں؟؟"

"میں بھی ٹھیک!! آؤ بیٹھو۔۔۔"

پھر کچھ دیر سب باتیں کرتے رہے اور جب بڑوں کی باتوں سے میرال کی بوریت کی انتہا ہوئی تو اس نے نظر گھماتے ادھر ادھر دیکھا اور جب سامنے نظر صوفے پر بیٹھی عکس اور اس کے ارد گرد بیٹھے عینا، ارحم اور نین پر پڑی تو اسے یہ منظر بہت ہی حسین لگا تھا جہاں ارحم اور نین ہنستے ہوئے عینا کو کسی بات پر چڑا رہے تھے اور عینا عکس سے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے سے شکایت کرتی روہانسی ہو رہی تھی جس پر عکس نے گھور کر دونوں کو دیکھا اور تینوں کو باہر چلنے کا اشارہ کرتے خود بھی جانے کے لیے اٹھ گئی۔

میرال کو ان بھائی بہنوں کا یہ منظر بہت دل فریب لگا تھا وہ ہمیشہ اکیلی رہی تھی، اور جو کچھ وقت پاکستان میں گزرا تھا تو وہ اس میں بھی جو حسین یادیں تھیں تو وہ اسی گھر کے مکینوں کے ساتھ سے ملی تھیں۔ وہ ہمیشہ سے اپنے آپ میں رہنے والی عکس کے ہمیشہ ارد گرد گھومتی تھی سب اسے نک چڑی، مغرور، بگڑی ہوئی آفت کی دنیا کہتے تھے کیونکہ اس کی کبھی کسی سے نہیں بنتی تھی سوائے عکس کے پر اب دونوں کے بیچ اتنا وقت آ گیا تھا کہ وہ عکس سے بات کرتے جھجھک رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

عکس کی نظر جب اٹھتے ہوئے اس کے بے زار ہوتے چہرے پر پڑی تو وہ اس کی جانب آئی۔

"بڑے پاپا، انکل ہم لوگ میرال کو اوپر ٹیرس پر لے جائیں؟ آپ لوگ تو باتیں کر رہے ہیں ہم لوگ تھوڑی دیر میں ہو کر آتے ہیں۔۔" میرال کا ہاتھ پکڑتے اپنے ساتھ کھڑے کرتے ہوئے اس نے دونوں سے اجازت چاہی۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔بیٹا جائیں آپ لوگ۔۔" ابراج صاحب نے مسکرا کر کہا۔

"اگر اب تم لوگوں نے عینا کو کچھ کہا تو بہت پٹو گے، جاؤ جا کر اسے سوری کر کے بلا کر لاؤ۔۔" عکس نے باہر آتے عینا کو اندر کی طرف بھاگتے جاتے ہوئے دیکھتے نین اور ارحم سے کہا۔

"کیا یار آپی مزاق ہی تو کر رہے تھے اور آپ کی لاڈلی نے منہ ہی پھلا لیا۔۔" ارحم نے بھی چڑتے ہوئے کہا۔

"نیننن۔۔!!"

"چلوارحم، لے کرآئیں آپی کی پری کو۔۔"اس کے نین پکارنے پر نین نے بھی طنزیہ کہااور دونوں چل دیے اسے منانے۔

"سوری میرال تم بھی سوچ رہی ہوگی کہ اندر بھی بور ہورہی تھی اور یہاں بھی یہ سب، چلو ہم اوپر چلتے ہیں۔۔"میرال کی طرف دیکھتے اس نے معذرت چاہی اور دونوں ٹیرس کی طرف چل دی۔

"ارے نہیں بلکہ مجھے تو یہ سب بہت فیسینیٹنگ لگ رہا تھا۔۔"میرال نے بالوں کو کان کے پیچھے اڑاستے ہوئے کہا جو بار بار ہوا سے اڑ کر اس کے چہرے پر آرہے تھے۔

"ہیں مطلب تمہیں ان لوگوں کا لڑنا، میراانہیں ڈانٹنا اور عینا کا ناراض ہونا فیسینیٹنگ لگ رہا تھا؟؟ سیریسلی؟؟"عکس نے زرا آنکھیں چھوٹی کرتے اسے تنگ کرنا چاہا۔

"ارے نہیں نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا، مجھے آپ لوگوں کا بونڈ بہت اچھا لگ رہا تھا میں اسے انجوائے کررہی تھی۔۔"میرال نے جلدی سے سمجھانا چاہا، پتہ نہیں وہ کیا سمجھ رہی تھی

۔

"ارے ارے، میں مزاق کر رہی تھی لڑکی، relax ہو جاؤ۔۔" عکس نے اس کے لیے کافی نکالتے ہوئے کہا۔

"Sugar??"

"ایک چمچ، ویسے آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں بور ہو رہی تھی۔۔؟؟" اسے حیرت ہوئی تھی کہ یہ لڑکی کیسے جان گئی تھی۔

"بس چل گیا پتہ، خیر وہ سب چھوڑو اپنے بارے کچھ بتاؤ؟؟" اس کی طرف کافی کا کپ بڑھاتے کہا۔

"ایم بی اے کی ڈگری سوچا تھوڑی استعمال کی جائے تو ابھی ریسینٹلی ہی بابا کا آفس جوائن کیا ہے۔۔۔" اس کافی کا کپ تھامتے ایک گھونٹ لیتے آخر میں مسکراتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آں ہاں ! زبردست ! اور وہ جو تمہارا پینٹنگز کا اور رنگوں کے ساتھ کھیلنے کا جنون تھا اس کا کیا ہوا جناب ؟؟ مجھے یقین ہے کہ یہ پیارے پیارے ہاتھ یقیناً کوئی جادو چلاتے ہونگے اب۔۔"
اس نے اس کی آنکھوں میں رنگوں کے لفظ پر آتی چمک دیکھ لی تھی۔

"ہمم ! میری آرٹ گیلری ہے اور بہت خوب صورت ہے پر اب وقت دینا مشکل ہے آفس کی وجہ سے۔۔ ویسے آپ کو کیسے پتہ۔۔؟؟"
"توبہ لڑکی تم بھول سکتی ہو میں نہیں تمہارا رنگوں سے کھیلنا، پینٹنگ کرنا وہ بھی کینوس پر کم اور اپنے کپڑوں پر زیادہ اور ساتھ ہی میرے کپڑوں پر بھی اور ان ہی رنگوں پر تمہاری سب سے لڑائیاں یا اللہ۔۔" مسنوئی گھورتے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھتے اس کے بالوں کو زرا بل دے کر اس طرح باندھ دیا تھا کہ وہ اب بار بار چہرے پر آتے اسے تنگ نہیں کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے اس انداز پر وہ ساکن ہوئی؛ کب ایسا رویہ دیکھا تھا یہاں سے جا کر اس نے صرف اپنے بابا کے نرم لمس کو ہی تو محسوس کیا تھا بس، باقی تو سب ہی اسے مغرور، امیر بگڑی ہوئی لڑکی اور جانے کیا کیا کہتے اور سوچتے تھے۔ یادوں پر چھائی دھند زرا ہٹتی جا رہی تھی۔

"کیا ہوا؟؟ سوری وہ تم تنگ ہوہ ہ۔۔"

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی کہ میرال بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ آج بھی ویسی ہی ہیں بہت بہت زیادہ اچھی۔۔اپ کو سب یاد ہے اور لڑائی تو وہ شاید آپ کا ایک کزن تھا نا بس اسی سے ہوتی تھی سب سے زیادہ وہ تھا ہی ایسا عجیب۔۔" اس کی تعریف کرتے اور اپنے جانی دشمن جو یاد کرتے ہوئے کہا۔

اس کے ذکر پر عکس کے چہرے پر ایک سایہ سا گزرا تھا، جسے وہ کمالِ مہارت سے چلا گئی تھی۔

"اور تم بھی بلکل ویسی ہی ہو لڑکی معصوم دل میں گھر کر لینے والی اور میرے اس کزن کی دشمن۔۔ چلو چلتے ہیں نیچے سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔"اس کی طرف محبت سے دیکتھے کہا۔

"صرف آپ کے ہی دل میں باقیوں کے تووو۔۔"میرال نے آنکھیں گھوماتے مسکراتے طنزیہ کہا۔

اس کی شکل دیکھتے عکس ہنس دی، ساتھ ہی میرال بھی اور دونوں نیچے کی طرف چل دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر کھانے کے بعد ابراج صاحب نے اجازت چاہی۔

"اچھا احتشام ہم چلتے ہیں اب اور بہت شُکریہ بھابھی اتنے مزے کے کھانے کے لیے، بہت اچھا لگا آپ سب سے اتنے وقت بعد مل کر۔"

"تم آئے تمہارا شکریہ۔۔" احتشام صاحب نے بھی گلے لگاتے کہا۔

"کیا یار اچھا چلو یہ فارملیٹی سائیڈ پر رکھتے ہیں، اب تو آنا جانا لگا ہی رہے گا۔۔" ابراج صاحب نے کہا۔

"یہ ہوئی نا بات۔۔" احتشام صاحب نے گلے لگاتے کہا۔

"او کے اللہ حافظ عکس۔۔" میرال نے بھی آگے بڑھتے عکس سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اللہ حافظ اور ہاں آرٹ گیلری کو بھی وقت دیا جاسکتا ہے، ویسے آؤں گی میں۔۔" اس کی طرف جھکتے کان میں کہا۔ میرال نے مسکراتے ہوئے سرہاں میں ہلایا۔ وہ بہت دنوں بعد اتنی خوش نظر آرہی تھی اور اس کی یہ خوشی ابراج صاحب سے چھپی نہیں رہ سکی تھی۔

مہمانوں کے جانے کے بعد وہ کمرے میں آئی، داریہ کو کھانے کا کہنے کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی کے اِس نے ابھی تک کچھ نہیں کھایا ہو گا۔

"داریہ!!" اس کو آواز دیتے کمرے میں آئی تو ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا اور وہ سامنے نرم گول بستر پر کروٹ لیے لیٹی ہوئی تھی اور چہرہ تکیے میں چھپائے ہوئے تھا۔ اس نے سوئچ بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھا کر لائٹ اون کی جس سے پورا کمرہ روشن ہو گیا۔

"داریہ میری جان ادھر دیکھو اٹھو شاباش آؤ چلو کھانا کھاؤ، مجھے پتہ ہے کہ تم اٹھی ہوئی ہو، شاباش چلو۔۔"

جیسے ہی اس کے قریب گئی تو ہلکی ہلکی سسکیوں کی آواز نے اس کے قدم جامد کر دیے کچھ لمحے لگے تھے اسے اپنے آپ کو کمپوز کرنے میں پھر آگے بڑھ کر اس کے برابر میں بیٹھتے اسے

سیدھا کیا، وہ بری طرح رو رہی تھی چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا، آنکھیں سوج کر سرخ ہو رہی تھی، ناجانے کب سے وہ اسی طرح رو رہی تھی۔ایک لمحے کے لیے تو عناب کو خود پر شدید غصّہ آیا وہ کیسے اس سے لاپرواہی برت گئی۔

"دار یہ میرا بچہ کیا ہو گیا ہے، آپی کی طرف دیکھو۔۔!" عناب نے اسے اٹھاتے سینے سے لگاتے کہا۔

بس عناب کا سینے سے لگانا تھا کہ وہ تڑپ گئی اور زار و قطار رونے لگی۔

یہ دیکھتے عناب کی آنکھوں سے بھی کب سے ضبط کرتے انسو اپنا بند توڑتے بہہ گئے تھے۔

"آپی! ماما بابا کیوں چلے گئے ہمیں چھوڑ کر کیوں آپی؟ بولیں نا، اللہ تعالیٰ ایسا کیوں کرتے ہیں ہمیں کتنی ضرورت ہے ماما بابا کی۔۔ مجھ سے نہیں رہا جاتا ایسے، ماما!!! بابا!!!!۔۔" بری طرح چیختی روئے جا رہی تھی۔

"نہیں میری جان! میرا بچہ ایسے کر کے تم ماما بابا کو بہت تکلیف دے رہی ہو میرے بچے اور آپی کو بھی ایسے نہیں کرتے شاباش چُپ ہو جاؤ، دار یہ تو میرا پیارا بچہ ہے نا! آپی کی سب بات مانتا ہے شاباش چپ ہو جاؤ۔۔" عناب نے اس کے بال ماتھے سے ہٹائے اور گال سہلاتے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

جبکہ اس کے خود کے آنسو بھی بھلا کہاں تھم رہے تھے۔ آسان تھوڑی نہ ہوتا ہے دونوں ماں باپ کا غم برداشت کرنا، ان کے بنا زندگی گزارنا، اگلی سانس حلق میں اٹک جاتی ہے اگر ان میں سے کسی ایک کے بھی نہ ہونے کا تصور بھی زہن میں آجائے تو۔

وہ دونوں تو پھر اس ازیت سے اتنے سال سے صلح کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

ہاں بلکل انسان کو یہ جو ہم کہتے ہیں نا کہ صبر آجائے یا آجائے گا؛ ایسا بلکل نہیں ہوتا کسی کو صبر نہیں آتا بلکہ سب اپنے اپنے غموں اور ازیت سے لڑتے جھگڑتے، روتے دھوتے آخر میں

صلح کر لیتے ہیں، صلح کا مطلب یہ بلکل نہیں ہوتا کہ اب انہیں تکلیف نہیں ہوتی یا وہ بھول گئے ہیں،اس کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ سے معاہدہ کر لیا ہوتا ہے کہ اب انہیں اپنا غم کب اور کہاں دکھانا ہے،اب انہیں کب رونا ہے کب اپنے اس غم اور نقصان کو وقت دینا ہے اور جب ان کا یہ معاہدہ طے پا جاتا ہے ناتب ان کی صلح ہو جاتی ہے اور پتہ ہے ان کی اس صلح کے معاہدے کے بہت سے ضوابط و شرائط ہوتے ہیں جن میں سے سب سے پہلی شرط یہ ہی ہوتی ہے کہ یہ اب سے یہ ہی ظاہر کرے گے کہ انہیں صبر آ گیا ہے'اور لوگ پاگل یہ سمجھتے ہیں کہ جیسے صبر آ ہی گیا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چلو چل کر تھوڑا سا کھانا کھا لو،میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اور اگر تم نہیں کھا رہیں تو میں بھی پھر نہیں کھا رہی،رہنے دیتے ہیں۔"کچھ دیر میں جب دارِیہ چپ ہو گئی اور اس سے لگی ایسے ہی لیٹی رہی تو اسے کھانا کھلانے کی غرض سے کہتے دونوں پر بلینکٹ صحیح کر کے ڈالنے لگی۔

"نہیں آپی چلیں نا کھانا کھاتے، ایسے کرنے پر تو جیسے ماما بابا بہت خوش ہوئے گے نا!!" لال ٹماٹر ہوتی ناک سکیڑتے اسے دادی امّاؤں کی طرح کہتے فوراً بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلیییں... چلیں نا اب۔۔!" وہ جو نرم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اس کے کھینچنے پر مسکراتے ہوئے اٹھی۔

"آپی کا پیارا سا بچہ بہت بڑا ہو گیا ہے، ہمم۔۔" اس کے بال سہلاتے کہا اور دونوں باہر کچن کی طرف چل دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا کر ہے ہو تم لوگ؟ ارے رے نہیں نہیں یہ وہاں نہیں لگے گا اسے وہاں کپل کے لیے جو جھولا سیٹ کیا ہے وہاں لگاؤ۔۔" کھلے بالوں کو سمیٹتے ہوئے کہا جو بار بار ہوا سے منہ پر آ رہے تھے۔

"..ok ma'am"

لڑکے نے کہتے وہ گلدستہ اٹھا کر اس کی بتائی جگہ پر رکھا۔

مسلسل بجتے فون کو اٹھا کر کان سے لگایا۔

"کیا مسلہ ہے دیبا تم ابھی تک یہاں نہیں پہنچی ہو؟؟ کہاں ہو اب گر اگلے 15 منٹ تک تم یہاں نہیں آئیں تو پھر ایسا کرنا کہ کبھی نا آنا۔" کہتے فون کٹ کیا۔

Clubb of Quality Content!

مہراب شمس، پیرس کی دلکش فضاؤں میں رہنے والی وہ شخصیت تھی جس کا نام شہرہ آفاق ایونٹ ڈیزائننگ کی دنیا میں سنہرے حروف سے لکھا جاتا تھا۔اس کی تخلیقی صلاحیتیں اور نفاست بھرا ذوق ہر تقریب کو شاہکار بنا دیتا تھا، چاہے وہ کسی تاریخی محل میں منعقد ہونے والی شاندار شادی ہو یا دریائے سین کے کنارے کسی جدید کمپنی کی تقریب ہو، سالوں یاد رہتا

تھا۔ پیرس کو اپنا مسکن بنانے والی مہراب شمس نہ صرف اپنے شہر میں بلکہ دنیا بھر میں اپنے منفرد انداز کی بدولت جانی جاتی تھی۔

شہد رنگ لمبے بال جو اس طرح لیرز میں کٹے تھے کہ اس کی ہر حرکت پر ایک حسین تاثر دیتے تھے جنہیں زیادہ تر وہ میسی سے جوڑے میں ہی قید رکھتی تھی، ستواں ناک، گندمی رنگت اور شہد رنگ بڑی بڑی آنکھیں۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

محض تیس سال کی عمر میں، اس نے ڈیزائننگ کی دنیا میں وہ نام بنایا تھا کہ اس کی ڈیزائننگ کے نمونے کئی ماہ پہلے ہی بک ہو جاتے تھے، مگر اپنی غیر معمولی کامیابی کے باوجود، وہ ایک سادہ شخصیت کی ہی مالک تھی۔ اوپر سے خوش اور مطمئن دکھنے والی اس کامیاب عورت کی آنکھوں میں ایک سکوت دکھائی دیتا تھا، جسے سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات تو نا تھی پر کوئی تھا جو اس سے خوب واقف تھا یا شاید وجہ ہی وہ تھا؟؟؟

"میم یہاں کے ڈیکور کے لیے یہ سفید پھولوں کے ساتھ ہلکے گلابی اور جامنی رنگ کے پھولوں کا امتزاج کیسا رہے گا؟؟۔۔" دیبا نے اس سے اس کی رائے طلب کی۔ جو ابھی یہاں پہنچی تھی اور آتے ہی کام میں لگ گئی تھی کیونکہ جو دھمکی اسے مل چکی تھی اس کے بعد وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔

"ہمم!! حسین لگے گا، دریائے سین کی خوبصورتی اور ان پھولوں کا امتزاج ایک بہت ہی حسین منظر پیش کرے گا۔" اس نے وہاں کے حسین منظر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آج انہیں دریائے سین پر انگیجمنٹ کا ایونٹ ڈیزائن کرنا تھا، بس اسی میں لگے تھے۔ ان لوگوں کو کام بتا کر خود وہ چہل قدمی کرتے ذرا ان سے دور آ پہنچی تھی۔

دریائے سین کی طرف دیکھا، تو شام کا سورج آسمان میں نیچے جا رہا تھا، جس نے پانیوں پر سنہری چمک بکھیر رکھی تھی۔ نرم لہریں روشنی میں لہراتی ہوئی، اوپر کے بادلوں کے ہلکے گلابی

رنگ کی عکاسی کر رہی تھیں۔ ہوا میں قریب کے باغات سے کھلنے والے لیلک کے پھولوں کی پھیلی خوشبو, قریبی کیفے سے تازہ بیکڈ پیسٹری کی ہلکی خوشبو کے ساتھ ملتے ماحول کو مسحور کن بنا رہی تھی۔

محبت کرنے والے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے دریا کے کنارے چل رہے تھے، ان کی ہنسی شہر کی زندگی کی گونج میں گونجتے، سڑکوں کے موسیقاروں کی دور کی دھنوں کے ساتھ جڑ رہی تھی، ایک ایسی سمفنی تخلیق کر رہی تھی جو شہر کی شادابی کا عکس پیش کرتی تھی۔ تاریخی پل، جو خوبصورت نقش و نگار اور نفیس لیمپ پوسٹس سے آراستہ تھے، محبت اور دل ٹوٹنے کی بے شمار کہانیوں کے خاموش گواہ بنے ہوئے تھے۔ دریائے سین، اپنی چمکتی سطح کے ساتھ، پیرس کی مشہور عمارتوں کا عکس پیش کر رہا تھا۔ عظیم ایفل ٹاور افق پر بلند اور شاندار نوٹری ڈیم کیتھیڈرل اپنے ابدی حسن کے ساتھ آسمان کی زینت بنا ہوا تھا۔ ہر گزرتی ہوئی کشتی نے پانی کی خاموشی کو توڑا، اور دریائے سین کی کہانی میں ایک نئی لہر کا اضافہ کیا تھا۔

"یہ دریائے سین کی لہریں، جن میں سورج کی کرنیں چمک رہی ہیں، کیا یہ صرف محبت کی حسین شاموں کی گواہی دیتی ہونگی؟ یا ان میں ٹوٹے دلوں، بکھرے رشتوں اور مدھم امیدوں کی کہانیاں بھی چھپی ہیں؟ اس کے کنارے پر کھڑے ہو کر، مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس حسین دریا میں بہتے پانی کی لہریں ہماری خوشیوں کے ساتھ ساتھ غموں کی بھی عکاسی کرتی ہیں۔ ہر لہر جیسے ایک نئی کہانی سنا رہی ہو اور کئی داستانوں کی طرح اسی طرح یہ جگہ خود بھی ایک داستان ہے۔" اس حسین منظر کو دیکھتے اپنے آپ سے مخاطب ہوتے اس نے ایک گہری سانس لی، اس نے محسوس کیا کہ اس جگہ کی توانائی اس کے اندر سرائیت کر رہی ہے۔ آس پاس کی خوبصورتی نے اسے ایسے گھیر لیا جیسے اسے گلے لگایا ہو، اس کی تخلیقی صلاحیتوں کو بیدار کیا ہو اور اس کے خوابوں کو جگا دیا ہو۔ اسے نئی روش دکھائی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کتنا حسین منظر ہے نا۔۔۔!" مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمم!! واقعی بہت حسین ہے یہ دریا۔۔"اس نے بے دھیانی سے سامنے والے کی بات کی تصدیق کی۔

"حسین سے بھی زیادہ۔۔۔ہیں؟ دریا؟ پر میں تو!!۔۔"اس کے جواب پر غور کرتے ہوئے، سامنے والے کے الفاظ لبوں پر ہی رک گئے۔

"ہمم!!"اس نے مختصر سا جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

".mais moi, je parlais de toi, la belle fille"

(لیکن میں تو آپ کی بات کر رہا تھا، حسین لڑکی۔") مقابل نے اس پر ایک مسکراتی نگاہ ڈالتے شریر لہجے میں کہا۔

"?Tu n'as pas dit un peu trop"

("آپ کچھ زیادہ نہیں بولتے؟؟")

اسے گھور کر دیکھا اور لہجے میں بے زاریت سموئے کہتے اپنی ٹیم کی طرف چل دی۔

"آہ! میں کتنا پاگل ہوں۔۔" ماتھے پر آتے سلکی بال پیچھے کرتے ہوئے کہا اور سگریٹ نکال کر ہونٹوں پر رکھتے اپنا اسٹائلش سا 'z' شیپ لائٹر نکالتے سگریٹ جلائی۔ اس کو اندازہ نہیں تھا کہ اسے فرانسیسی (فرینچ) آتی ہو گی لیکن جس انداز میں وہ بول کر گئی تھی اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ کافی اچھی آتی تھی پر دکھنے میں بلکل ایشین بیوٹی تھی۔

"..Impressive.. Asian Beauty"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک آنکھ ونک کرتے کہا۔ مسلسل جلتی سگریٹ کا دھواں ہوا میں تحلیل ہوتا فضا میں بکھر رہا تھا۔

اچانک ہوتی تیز ہواؤں کے جھونکوں اور پانی کی لہروں نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔ جیسے اس کی کہانی کا ایک اہم موڑ لکھا جا رہا ہو جو اس کی زندگی کو مکمل طور پر بدلنے والا تھا۔ کیا ہو گا جب ایک دنیا کو اپنی شرائط پر چلانے والے کی، خود کی زندگی کی ڈور اس کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے ے ے!! حسینہ کہاں جا رہی ہو، زرا ایک نظرِ کرم ادھر بھی کر دو۔" خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔

دونوں کلاس لے کر کینٹین کی طرف جارہی تھی کہ راستے میں ان لوگوں کو کھڑا دیکھ لائبہ کی تو جان ہوا ہوئی۔ یہ ان کے سینیرز تھے اور ایک پولیٹیکل پارٹی کے کارکن بھی، لیکن لوگوں کی مدد کرنے کے بجائے لوگوں کے لئے وبالِ جان بنے ہوئے تھے۔

"یار عرشی، اب کیا کریں؟؟" لائبہ نے انہیں اگنور کرتے عرشیہ کا بازو پکڑتے ہوئے زرا جھک کر کہا۔

"خاموشی سے اگنور کرتے ہوئے نکل جاتے ہیں بس۔۔ چلو!.." اس کا ہاتھ تھامتی آگے بڑھی۔

"ارے ے رے ے! کہاں چلیں محترمہ آواز نہیں آئی کیا؟ کہاں!! ویسے قسم سے ہو بہت حسین۔۔" آگے بڑھتے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

ہاتھ پکڑنا تھا کہ وہ لرز کر رہ گئی۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا، ہاتھ چھوڑیں ں ں ں میرا اا۔۔۔" عرشی نے غصے سے آنکھوں میں آئے آنسوں پیچھے دھکیلتے کہا۔ ابھی وہ ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی کہ پیچھے سے کسی کی آواز نے ان لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔

"ہاتھ چھوڑو اس کا۔۔۔ I said, leavee her hand!"

پیچھے سے اس لڑکے کا بازو پکڑتے کھینچ کر اسے عرشیہ سے الگ کیا۔

اس کے ہاتھ چھوڑتے ہی دونوں سہم کر بھاگ کر اس کے پیچھے جا کھڑی ہوئیں۔

Clubb of Quality Content

"Youu bloodyyy.." غصے سے اپنا بازو پکڑنے والے کی طرف دیکھتے کہتے کہتے رُکا۔

"ہمم کہو؟ کیا کہہ رہے تھے؟؟"شدید ناگواری سے کہتے وہ لائبہ اور عرشیہ کو پیچھے کرتے آگے بڑھی۔

"امم میم آپ؟ کیا ہو گیا ہے میم؟ ہم تو دوست ہیں اور ہم تو بس مزاق کر رہے تھے۔۔ ہیں نا گرلز؟"مسکراتے ہوئے عناب کو دیکھتے کہا اور آخر میں ان لوگوں کو دیکھتے پوچھا۔

"یہ مزاق تھا؟ مزاق دوستوں میں ہوتا ہے مسٹر اور مزاق وہ ہوتا ہے جس سے سامنے والے کو کوئی تکلیف نہ ہو۔اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے؟ شرم آنی چاہیے اپنی اس بدتمیزی، غلاظت پر بھی یوں مسکرا رہے ہو؟ یہ ہی مزاق اگر تمہاری ماں، بہنوں کے ساتھ کیا جائے تو پھر کیا کہو گے؟"ان کو بے شرمی سے ہنستے دیکھ، کہا۔

"...Youuuu"

شہریار غصے سے کہتا ہوا اس کی طرف جھکنے لگا تھا کہ اس کے دوستوں نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

"کیا کر رہا ہے یار۔۔؟؟"اسے کہتے پیچھے لے جانے لگے۔

اگلے دس منٹ میں سب پرنسپل کے آفس میں کھڑے تھے۔

"ابھی تو صرف ایک ہفتے کے لیے سسپینڈ کر رہا ہوں، اگر آئندہ کوئی شکایت آئی تو بہت برا پیش آؤں گا شہریار اور شکر کریں کہ ابھی آپ کے فادر کو نہیں بلایا ہے میں نے اور آپ دونوں کو آج لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں آئندہ آپ کے ہاتھ میں بھی سسپینشن لیٹر ہوگا اینڈ سے دیم سوری۔۔" پرنسپل نے غصے سے کہتے سسپینشن لیٹر اس کے آگے رکھا اور اس کے دونوں دوستوں کو بھی مخاطب کرتے کہا۔

"I saiddd, say them sorry.." انکو خاموش دیکھ ایک بار پھر اپنی بات دوہرائی۔

"sorry.."

کہتے تینوں باہر نکل گئے۔

شہریار نے نکلتے نکلتے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں عناب پر ڈالیں تھیں۔

ان لوگوں کے نکلتے ہی عناب اور وہ دونوں بھی باہر آئیں۔

"..Thankyou Miss Anaab"

لائبہ نے اس کا شکریہ ادا کیا جب کہ عرشیہ تو خاموش کھڑی بس آنسو پونچھے جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کوئی بات نہیں، آپ ٹھیک ہیں عرشیہ ؟؟۔۔"اس کے پوچھنے کی دیر تھی کہ عرشیہ بری طرح رونے لگی اور ہلکی ہلکی کانپ بھی رہی تھی۔یہ دیکھتے ہی عناب نے آگے بڑھتے، اسے قریب لگی بینچ پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھتے اسے اپنے ساتھ لگا گئی۔

"آں ہاں!! کچھ نہیں ہوا بچے Everything is fine، Come on you are such a brave girl! stop crying!۔۔" اس کے آنسو پوچھتے پانی پلاتے ہوئے کہا۔

"شاباش گڈ گرل! چپ ہو جاؤ، بہادر لڑکیاں ایسے تھوڑی نہ روتی ہیں۔۔" اس کے بال ٹھیک کرتے کہا۔

"و۔۔ہج۔وہ اس نے میرا ہاتھ، پک۔پکڑ لیا ت۔ں ھ۔تھا، اور۔۔" وہ ٹوٹے ہوئے الفاظوں میں اسے سب بتانے لگی۔

"اور پھر ہم نے اس کی کلاس لگادی۔۔بس اب اسے سزا مل گئی ہے اور اگر پھر کبھی ایسا ہوا تو پھر بہادری سے ایسے ہی اسے سبق سکھائے گے، بس ڈرنے والی بھلا کیا بات ہے۔" اسے پیار سے بہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں آپ بہادر ہیں، آپ ان سے لڑیں ہیں۔۔۔"اس نے ناک سکیڑتے، آنسو پوچھتے ہوئے کہا۔

"ارے میرے بچے! اچھا چلو صحیح ہے میں نے کیا، تو اگلی دفع آپ بھی کبھی ایسے ہی بہادر بن جانا۔ ٹھیک ہے؟"مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔"کچھ پُر سکون ہوتے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چلو اب آپ لوگ گھر جاؤ، کیسے جاؤ گے آپ لوگ؟۔۔"ان کو کہتے خود بھی اٹھی۔ اسے اندازہ تھا ان لڑکوں کا اسی لیے ابھی انہیں اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔

"میرے تو بھائی آ گئے ہیں۔۔"لائبہ نے کہا۔

"پر میری گاڑی تو کہیں نظر نہیں آرہی اور اگر ویٹ کیا تو آپ دونوں چلی جائے گی میں اکیلی، نہیں میں اکیلے نہیں رُکوں گی۔۔" اسے پھر سے رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ عناب فوراً بولی۔

"اوکے لائبہ آپ جائیں، عرشیہ کو میں چھوڑ دوں گی۔۔" اسے دیکھتے کہا۔

"اوکے میم اللہ حافظ۔" لائبہ کہتی چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

" چلیں بیٹا، اور سب سے پہلے اپنے گھر میں کسی کو میسج کر دیں کہ آپ میرے ساتھ گھر آرہی ہیں اور میری گاڑی کا نمبر بھی خود نوٹ کر کے میسج کر دیں گھر میں کسی کو۔" اسے ہدایت دیتی وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی اندر بیٹھی۔

عرشیہ تعجب سے اسے دیکھتی اس کی ہداہت پر عمل کرتے اندر بیٹھتی ہے۔

"ایسے کیا دیکھ رہیں ہیں! ایسے ہی کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیے بچے اور اگر کبھی کسی مسلے میں پھنس بھی جائیں اور کسی پر بھروسہ کرنا مجبوری ہو تو ایسے ہی تمام احتیاطی تدابیر اختیار کر لینی چاہیے، آئی سمجھ؟" اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہمم!!" ریلیکس ہوتے سر گاڑی کی سیٹ سے لگا یا۔

Clubb of Quality Content!

"چلیں راستہ بتائیں اب۔۔" مسکراتے ہوئے ایڈریس پوچھا۔

اور پھر ہلکی پھلکی باتیں کرتے اس کا گھر آ گیا تھا۔

عناب کی گاڑی میں عرشیہ کو دیکھ گارڈ نے فوراً دروازہ کھولا تھا، وہ جو باہر ہی سے جانے والی تھی، عرشیہ کو خیالوں میں کھوئے دیکھا تو گاڑی اندر ہی لے آئی۔

"بیٹے آپ کا گھر آ گیا ہے۔۔!" اسے ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ وہ خود ہی بولی۔

"ہاں ں ں۔۔ ہمم، جی! سوری وہ میں۔۔" اپنے خیالوں سے باہر آئی۔

"ارے کوئی بات نہیں۔۔ چلیں اب آپ جائیں میں بھی چلتی ہوں۔۔"

Clubb of Quality Content!

"نہیں آپ اندر چلیں۔۔ پلیزززز۔۔!" اچانک اس کا ہاتھ پکڑتے روکتی ہے۔

"اممم۔۔ اوکے چلیں اور ریلیکس ہو جائیں بچے۔۔" وہ منع کرنا چاہتی تھی ویسے ہی لیٹ ہو رہی تھی پر اس کے ہاتھوں کی لرزش نے اسے جانے نہیں دیا۔

گاڑی پارک کرتے ہی سامنے اس کی نظر پڑی جہاں ایک حسین باغیچہ تھا اور وہاں جدید اسٹائل سے بنی لکڑی کی بینچ اور میز اس کی خوبصورتی کو بڑھا رہی تھی۔اس باغیچے کے درمیان میں بہت خوبصورتی سے راہداری بنائی ہوئی تھی جو اس حسین گھر کے اندر لے کر جاتی تھی۔

عرشیہ کا بیگ خود ہی اٹھاتے اسے اپنے حصار میں لئے وہ راہداری عبور کرتی اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ سامنے صوفے پر بیٹھیں باتیں کرتی حمنہ بیگم اور آلیہ بیگم پر نظر پڑتے ہی عرشیہ دوڑ کر حمنہ بیگم کے گلے لگ گئی۔

"نانو!!۔۔" کہتے ان کے گلے لگی تھی،اس کی ہچکیوں کو محسوس کرتے سب اچانک پریشان ہو گئے۔ کبھی پریشانی سے اسے دیکھتے تو کبھی ساتھ آنے والی لڑکی کو۔

"کیا ہوا ہے میری جان!! سب ٹھیک ہے۔۔؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟ کیوں ہو لا رہی ہو میری جان۔۔؟اور یہ کون ہیں؟۔۔۔" آلیہ بیگم نے اسے سیدھے بٹھاتے ہوئے پوچھا اور ساتھ ہی سوالیہ نظروں سے عناب کو دیکھا۔

"اسلام و علیکم! میں عرشیہ کی یونیورسٹی میں پڑھاتی ہوں،ان کی ٹیچر ہوں۔۔" عناب نے عرشیہ کی حالت دیکھتے خود ہی اپنا تعارف کروانا بہتر سمجھا۔

"وعلیکم السلام! کیا آپ کچھ بتا سکتی ہیں کہ یہ کیوں اتنا رو رہی ہے؟ کیا یونیورسٹی میں کچھ ہوا ہے؟؟"آلیہ بیگم نے سلام کا جواب دیتے پوچھا۔

شریفن بی پانی کا گلاس لیے کھڑی تھیں، زینیہ بھی پریشان سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جبکہ حمنہ بیگم اسے اپنے سے لگائے بیٹھی اسے چپ کرانے میں لگی تھیں۔

عرشیہ کو مسلسل روتے دیکھ اس نے خود ہی سب کو یونیورسٹی میں ہوئے حادثے کا بتایا اور ساتھ ہی مطمئن بھی کر دیا تھا یہ کہہ کر کہ اس لڑکے کے خلاف ایکشن لے لیا گیا ہے، انشاء اللہ آگے سے ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ سب کو شدید غصّہ آیا تھا پر پھر اس کی سزا کا سن کر چپ ہو گئے، حمنہ بیگم نے تو عرشیہ کو اور بھینچ کر گلے لگا لیا تھا، آلیہ بیگم نے بھی اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے پیار کیا۔

"عرشی میری جان! اب تو سب ٹھیک ہے شاباش چپ ہو جاؤ میری جان۔۔!"آلیہ بیگم نے اسے پانی پلانے کی کوشش کرتے کہا۔

"بب،،ڑڑ،، بڑی بڑی مما آپ کو پپ،تت، پتہ ہے اس نے میرا ہاتھ اتنی ززز۔۔زور سے پکڑا تھا، میں اتنا ڈر گئی تھی۔۔"ہچکیوں کے درمیان بتانے لگی۔

"کس نے کی ہے یہ حرکت ؟؟نام بتائیں مجھے ؟؟دروازے سے اندر آتے ایک بارعب آواز نے سب کی سانسیں ساکن کی تھی۔۔وہ ابھی کسی کام سے جلدی گھر آگیا تھااور اسی وقت اندر داخل ہوا تھا کہ جب عرشیہ سب کو بتانے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کی آدھی ادھوری بات کا مطلب اخذ کرتے،پل میں آنکھیں سرخ ہوئیں تھیں۔

وہ غصّے سے آگے بڑھا تھا۔اس کا غصّہ دیکھتے عرشیہ اور رونے لگی۔

اس کی آواز سنتے اس کے قدم لڑکھڑائے تھے،شدت سے دل چاہا کہ جو سوچ رہی ہے وہ سچ نا ہو،ابھی اپنی سوچ میں ہی تھی کہ اس کی بات پر عرشی کا رونا بڑھتے دیکھ اس کی طرف گھومی۔

بس اس کا پیچھے مڑنا تھا کہ سامنے والے کے بڑھتے قدم رکے تھے،اپنی آنکھوں پر یقین نا آیا، اسے کہیں اور دیکھتا تو اتنی حیرت نا ہوتی جتنا اپنے گھر میں دیکھتے ہوئی تھی۔

"دکھ نہیں رہا ہے کیا؟ کہ کس قدر ڈری ہوئی ہے وہ پہلے ہی اور آپ ہیں کہ اور اس طرح بات کر کے اسے مزید ڈرا رہے ہیں۔۔" وہاں کھڑے ہر شخص کو لگا تھا کہ بس اب تو اس بچاری ٹیچر کا اللہ ہی حافظ ہے۔

عناب بڑی دیدہ دلیری سے اسے دیکھ کر واپس عرشیہ کی طرف مڑ گئی تھی کہ جیسے اسے اس کے یہاں ہونے یا نا ہونے سے کوئی سروکار نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے مکمل نظر انداز کرتے پھر عرشیہ سے مخاطب ہوئی۔

اور وہ جہاں تھا وہیں کھڑا اپنے بازو سینے پر باندھ گیا اور ایک آئی برو اوپر کی طرف اٹھاتے اسے غور سے دیکھا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے بیٹا آپ کو؟ کیوں اتنا رو رہی ہیں؟ کیا اسے سزا نہیں ملی؟ کیا آپ کو کوئی نقصان پہنچا؟؟" اسے اپنی جانب دیکھتے دیکھ لہجے میں نرمی لاتے پوچھا۔

عرشیہ نے نا میں سر ہلایا۔

اس کا یوں نظرانداز کرنا تو اسے جیسے آگ ہی لگا گیا تھا اور یہ دیکھ وہ ابھی آگے بڑھتے کچھ کہتا کہ آلیہ بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑتے روکا اور آنکھوں سے چپ رہنے کی گزارش کی۔ماں کی وجہ سے صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا اور خاموشی سے وہیں دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ایک ہاتھ کی مٹھی بناتے ٹھوڑی پر رکھے سننے لگا کہ آخر معاملہ کیا ہے پر آنکھیں اس پر گاڑھے ہوئے تھا۔جانتا تھا کہ وہ اس کی نظروں کو خود پر محسوس کر لے گی اور یہ چیز اسے شدید ناگوار بھی گزرے گی۔اسی لیے تو کیا تھا۔اپنے آپ کو اگنور کیا جانا وہ اتنی آسانی سے چھوڑ دیتا کیا۔ آں ہاں کبھی نہیں،خاص کر اسے تو یہ اجازت نہیں تھی۔

"پھر کیوں اتنا رو رہی ہیں؟ بتائیں کیا اچھا لگ رہا ہے؟ ایسے سب کو پریشان کرتے ہوئے؟ کیا اللہ تعالٰی کے آپ کو اس طرح بچانے پر یوں رونا بنتا ہے؟ یا شکر کرنا بنتا ہے؟ بتائیں؟ ہاں شکر کرتے ہوئے بے شک یہ آنسو بہنے چاہیے پر اس طرح بلکل نہیں،آپ تو بہادر لڑکی ہو بچے،

اس طرح بہادری کی example set کرو گی؟ ہمم بتاؤ۔۔؟؟" اسے پیار سے سمجھاتے، اس کے آنسو پونچھے۔

"آئی ایم سوری! میں نے آپ کو بہت تنگ کیا نا!! آپ بہت اچھی ہیں بہت زیادہ، Thankyou so much for helping me.. میں بلکل آپ کی طرح بریو بننا چاہتی ہوں۔۔" اپنی گیلی لامبی پلکیں اٹھاتے اس کا ہاتھ تھامتے بولی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"آپ آلریڈی بہادر ہو میرے بچے، ہر لڑکی بہادر ہوتی ہے، وہ اچھے سے جانتی ہے کہ اسے اپنے آپ کو ایسے جانوروں سے کیسے بچانا ہے اور ایک بات یاد رکھیے گا کہ زندگی کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوتے ہیں آپ کو پروٹیکٹ کرنے کہ لیے تو بس جب خدا ساتھ ہے تو کیسے کچھ ہو سکتا ہے۔۔ پر خدا کی زات پر مکمل یقین ہونا چاہیئے۔ اب نہیں رونا ہے اوکے؟ بہادر لڑکی۔۔!" اسے پیار سے کہتے مسکرا دی۔

"ہمم!! آئندہ آپ دیکھیے گا میں آپ کو کتنی بہادر بن کر دکھاؤں گی اور ان لڑکوں ک۔۔" مسکراتے ہوئے کہا، گال پر ابھی بھی آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔

"کیا ہوا ہے عرشی میرا بچہ بتائیں مجھے؟ کس نے تنگ کیا ہے نام بتائیں مجھے وہ حال کروں گا کہ آئندہ سے کسی سے بدتمیزی کرنے کے قابل نہیں رہے گا۔۔" وہ معاملے تک پہنچ تو گیا ہی تھا پر عرشیہ کا لفظ لڑکوں پر رکتے ڈر کر اس کی طرف دیکھنا اسے سب سمجھا گیا تھا، اس کا خون کھولا، سب برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔ اب وہ عرشی کے قریب آتا اس طرح عناب کے برابر میں کھڑا ہوا کہ بس بالشت بھر کا فیصلہ رہ گیا تھا دونوں کے درمیان اور یہ دیکھ بجلی کی سی تیزی سے وہ پیچھے ہٹی۔ اس کا اس طرح سے ہٹنا، ماضی کی یاد دلاتے مقابل کا غصّہ بڑھا گیا تھا۔ جس پر وہ ضبط کر کے رہ گیا۔

"ارے نہیں بھائی اتنی بڑی بات نہیں تھی اور سب سیٹل ہو گیا ہے میں بس کچھ زیادہ ہی ڈر گئی تھی یقین کریں اب سب ٹھیک ہے پلیز آپ کچھ نہیں کرے گے۔۔"اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے اس کے سینے سے لگی کہنے لگی۔

"پر بھائی کی جان ایسے لوگوں کو اس طرح آزاد تو نہیں چھوڑ سکتے نا نہیں ابھی نہیں روکا گیا تتت۔۔"

ناولز کلب
Club of Quality Content

"آپ فکر نہیں کریں معاملہ سیٹل ہو گیا ہے انشاءاللہ اب وہ تنگ نہیں کرے گے۔۔ ہر کوئی اب آپ، آئی آئی مین ایسا تھوڑی نا ہوتا ہے کہ اپنی یہ اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں چھوڑنا پائے اور ویسے بھی انہیں سسپینڈ کر دیا گیا ہے یونیورسٹی سے سو پلیز بی ری لیکس۔۔"اس کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ عناب نے آلیہ بیگم کی طرف رُخ کرتے کہتے ایک نظر عرشی کو دیکھا، صاف ظاہر تھا کہ کہا اسے ہی گیا تھا۔اس کے اس انداز اور آپ پر اس نے اپنی

مٹھیاں بھینچیں تھی۔ کسی نے اس کا یہ آپ محسوس نہیں کیا تھا پر وہ بہت اچھے سے اس کے اس جملے کو سمجھ گیا تھا دل تو چاہا کہ ابھی دماغ درست کر دے پر صبر کر کے رہ گیا۔

"چلیں اب میں چلتی ہوں۔۔" کہتے اپنا بیگ اٹھایا۔

"ارے بیٹا پلیز رُک جائیں کھانا کھا کر جایئے گا اب تو کھانے کا وقت ہو رہا ہے اور آپ کا بہت شکریہ بچے ویسے بھی اتنا کیا ہے آپ نے آج ہمارے لیے کہ جس کا احسان ہم کبھی نہیں اتار سکے گے۔۔" نانو نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

"نہیں پلیز بہت شکریہ آپ کا پر اب میں چلوں گی میری چھوٹی بہن میرا ویٹ کر رہی ہو گی مجھے جانا ہے۔۔" کہتے سب کی طرف مسکرا کر دیکھا پر نظر کو غلطی سے بھی اس پر نہیں پڑنے دیا تھا۔ سب کو خدا حافظ کہتی باہر آئی۔ ابھی گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کے کسی نے پیچھے سے آتے ایک لمحے میں دھڑ سے دروازہ بند کرتے اسے گاڑی میں بیٹھنے سے روکا تھا۔

Clubb of Quality Content

غصے سے پیچھے مڑی پر اب اکیلے میں اس کا سامنا کرنے پر روح فنا ہو رہی تھی پر اپنے آپ کو کمپوز کیا

اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غرائی۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ مسٹر؟؟"

"اس کے مسٹر کہنے پر سامنے والے نے ایک آئی برو اٹھائی۔

""""غزوان، سید غزوان عالم!۔۔" طنزیہ جتاتے انداز میں بولا۔

"Whatever..

جو بھی نام ہے آپ کا پیچھے ہٹیں کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔"

اس نے ایسے ظاہر کیا کہ جیسے جانتی ہی نا ہو، پہلی بار ملی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"محترمہ اندر جو بدتمیزی آپ نے کی ہے اس سے تو کم ہی ہے۔۔"

"میں نے؟ میں نے کیا کیا۔۔؟؟"انجان بنی، جانتی تھی کہ وہ اس کے جملے کا پسِ منظر سمجھ گیا تھا۔

"مجھے تحمل سے بات کرنی ہے تم سے تو۔۔"اس کے انجان رویے پر غصّہ ضبط کرتے، تحمّل سا کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دماغ ٹھیک ہے آپ کا؟ میں نہیں جانتی آپ کو کیا بات کرنی ہے، پر اتنا بتا دوں کہ اسی طرح راستہ روکا تھا کچھ لوگوں نے آپ کی بہن کا، انجام تو آپ کو بتا ہی چکی ہوں تو۔۔۔"اس کی بات کاٹتے اپنی بات کہتے جملا ادھورا چھوڑا۔اس ادھورے جملے کے ہی تو اصل معنی تھے جسے سمجھ کر وہ پاگل ہونے کے درپہ تھا، اس سے پہلے کہ کچھ کہتا یا کرتا وہ فوراً پیچھے ہوا تا کہ اپنا غصّہ کنٹرول کر سکے بس اس کا زرا ہٹنا تھا کہ وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی یہاں سے نکلی۔

اس کی اس حرکت پر آج پھر اس کا دماغ خراب ہوا تھا دل چاہا تھا کہ سب تہس نہس کر دے وہ ایک بار پھر اُسے ان لوگوں سے ملا گئی اور بنا اس کی سنے بھاگ گئی تھی۔

اس کی اس حرکت کو سوچتے شدید ضبط سے اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی۔ بہت ضبط آزما لیا تھا اس نے اب اس کی باری تھی۔ اپنے بالوں میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھنساتے بال پیچھے کی جانب لے جاتے سر کو پیچھے کی طرف کیا اور آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔ جیسے اپنے آپ کو پرسکون کرنا چاہا ہو۔

ماضی کی ایک یاد تازہ ہوئی تھی۔

ماضی

Clubb of Quality Content

"..Ok then tomorrow inshallah I'll be there"

یہ کہتے ہی اس نے کال کٹ کرتے موبائل سامنے شیشے کی ٹیبل پر رکھا اور اپنے پی اے کو انٹر کام کے زریعے اندر بلایا۔

"??Sir may I"

دروازے پر ناک کرتے اجازت مانگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"..Yes come in"

"جی سر آپ نے بلایا تھا؟ سعد نے اندر آکر اپنے ہاتھ میں لی فائل کھول کر اس کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! میری آج کی ساری میٹنگز کینسل کر دو، آج مجھے سائٹ وزٹ کرنے جانا ہے۔!

"it's important

!Ok sir"

سر آپ کے یہاں سائن چاہیے تھے"

سامنے رکھی فائل کی طرف اشارہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور ہاں تم بھی ساتھ چلو گے۔۔

so be ready by 12 noon and call all the interns they'll also be coming with us as it's part of their internship so hurry up tell them to get ready by "the 12 noon

سائن کر کے فائل بند کرتے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"..Ok sir I'll inform them"

سعد نے فائل لی اور باہر نکل گیا۔

So interns today we are going to visit site area "

"..so be ready by the 12 noon

باہر آتے ہی اس نے سب انٹرنز کو انفورم کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہے یار، ان کو یہ پہلے بتانا چاہیے تھا نا!! عجیب اب مجھے جلدی نکلنا تھا آج اور آج ہی آؤٹ اوف سڈن سائٹ وزٹ کرنی ہے، حد ہے۔۔" کینٹین کی ٹیبل پر سامان پھینکنے کے سے انداز میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اوف ہو!!میری جان یہ تو ہمارے کام کا حصّہ ہے،یہ تو کرنا ہو گا نا۔"سارہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں پر مجھے آج جلدی گھر جانا تھا۔۔عجیب کھڑوس انسان کہیں کے۔۔"اس نے منہ لٹکا کر کہا پر آخر میں باس کی شان میں حسین الفاظ کہنے سے چکی نہیں۔

"اچھا چلو اب جلدی سے چائے پیو پھر جانا بھی ہے،انشاءاللہ جلدی فارغ ہو جائے گے sweetheart"خود اپنی کافی پیتے ہوئے کہا۔

وہ جو یہاں سے گزر رہا تھا اپنی شان میں ادا ہوئے ان الفاظوں کو سن کر غصّہ تو بہت آیا پر صبر کر گیا۔

Clubb of Quality Content

یہ ایک وسیع و عریض دفتر تھا، جہاں دیواروں پر لگی نقشے اور رازدارانہ فائلیں خاموشی سے کئی راز چھپائے کھڑی تھیں۔ چیف صاحب اپنی آرام دہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ساتھ ہی اس ٹیم کا لیڈر جس کی آنکھوں میں اپنی ٹیم کے لیے فخر اور اعتماد کا ایک سمندر لیے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ہونٹ آپس میں پیوست کیے وہ سامنے بیٹھے چیف سے کچھ ڈسکس کر رہا تھا اور ساتھ ہی کسی کا انتظار کرتے اس کی نظریں کئی بار دروازے پر گئی تھی۔ دفتر کے چاروں طرف باظاہر اپنے کام میں مصروف ایجنٹس کی نظریں بھی اُسی کی متمنی تھیں۔

اسی دوران دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایجنٹ، جس کی آنکھوں میں تازہ فتح کی چمک اور چہرے پر تھکن کے آثار تھے، اندر آیا۔ اس کے چہرے پر کچھ نشانات ابھی بھی تازہ تھے، جو ظاہر کر رہے تھے کہ وہ ابھی ابھی کسی خطرناک مشن سے واپس آیا ہے۔

چیف صاحب نے اُس کی طرف دیکھا، اور چہرے پر اطمینان کی ایک لہر چھا گئی۔ ساتھ بیٹھے ان کے لیڈر کے چہرے پر بھی ڈھیروں اطمینان جھلکا تھا، لیکن بولا کچھ نہیں۔

" Welcome! Welcome my boy, you did a great job! تم نے ایک ایسا کام کر دکھایا ہے جو شاید ہی کسی اور کے بس کی بات ہو۔ دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی جان کی بازی لگانا کوئی معمولی بات نہیں آفیسر۔۔"

ناولز کلب
Club of Quality Content

ایجنٹ نے سر جھکا کر عاجزی سے جواب دیا، "سر، یہ سب آپ کے اور سر کے اعتماد اور ٹیم کی محنت کا نتیجہ ہے۔"

"تمہاری بہادری اور قابلیت نے ہمیں ایک بڑی کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ ہمیں تم پر فخر ہے۔" چیف نے کہتے گردن ہلائی جیسے اس کی بات کی تائید کرنی چاہی ہو۔

تمام ایجنٹس نے تالیاں بجانا شروع کر دیں سوائے ان دو کے جو اسے گھور رہے تھے، اور اس نوجوان ایجنٹ کی نظریں جھکی رہیں، مگر چہرے پر فخر کی ایک ہلکی سی جھلک تھی۔

چیف نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا، "تم نے آج ثابت کر دیا کہ جب بات ملک کی ہو، تو س ملک کے نوجوان کسی بھی حد تک جانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔"

ایجنٹ نے ایک گہری سانس لی، "یہ میرا فرض ہے، سر۔ اور جب تک آپ کا اعتماد اور میرے ساتھی میرے ساتھ ہیں، میں ہر خطرے کا سامنا کر سکتا ہوں اور کروں گا اور یہ تو ابھی ایک سیڑھی چڑھی ہے ہم نے ابھی تو بہت کچھ سر کرنا رہتا ہے۔۔" آنکھوں میں جنون لیے بولا۔

"یہ جذبہ ہی ہے جو تمہیں سب سے الگ بناتا ہے غازی۔۔

"!!And I'm proud of you all, keep it up officers

نوولز کلب
Club of Quality Content

سب سے ایک ساتھ مخاطب ہوتے بات ختم کی۔ سب اجازت لیتے باہر آ گئے تھے۔ سامنے بیٹھے ان کے لیڈر سینیئر آفیسر کی سرد، تفقیش کرتی نظریں غازی کے چہرے پر پڑے نشانات پر تھی جسے محسوس کرتے وہ خفیف سا مسکرایا تھا اور اسے دیکھتے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی۔ بتانا چاہا تھا کہ ٹھیک ہوں، فکر نہیں کریں اتنی جلدی جان نہیں چھوڑوں گا۔ پر سرد آنکھوں کا گھورنا تھا کے وہ فوراً مسکراہٹ روکتے باہر بھاگا۔

"اکشم میر!! کیا جو تم سوچ رہے ہو وہ صحیح رہے گا کیا اُن دونوں کو بلانا ٹھیک ہے؟ تم بہت اچھے سے جانتے ہو وہ ان سب معاملات میں بھوکے شیروں سے کم نہیں ہیں۔ انہیں قابو کرنا جیسے کسی بھوکے شیر کے گلے میں رسّی ڈالنے کے مترادف ہے اور غاز؟ غاز کبھی نہیں آئے گا اور اُس دوسرے سر پھرے کو وہاں بھیجا ہی صرف اسی لیے گیا ہے کہ وہ اس مشن سے دور رہ سکے منہ سے کم، ہاتھوں سے زیادہ باتیں کرتا ہے۔۔" چیف تو ان دونوں کے آنے کا سوچتے ہی سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے، انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر یہ سامنے بیٹھا آتشی انسان چاہ کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رہا تھا۔ لیکن وہ شاید بھول رہے تھے کہ سامنے بیٹھا انسان کوئی کچا کھلاڑی تو نہیں تھا۔ ایسے ہی تو وہ اُن دونوں بے رحم لوگوں کا لیڈر نہیں تھا وہ خود ایک بے رحم، بے حس اور سفاک آفیسر تھا، وہ خود کسی کو دوسرا موقع نا دینے والا کیسے اپنے ہی اوصاف کسی اور میں دیکھ کر اسے غلط کہہ دیتا؟ منافقت کیسے کرتا؟ وہ اکشم میر' تھا، سفاک بے رحم شوٹر جس کا نشانہ آج تک نہیں چوکا تھا، کثرتی جسم، بازوؤں پر ابھرتی نیلی نسیں،

بھورے بال جن کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا، سرخ سفید رنگت اور اس پر بھوری تراشیدہ بیرڈ جو اس کے چہرے کے نقوش کو بلا کا حسین بناتی تھی، اُس پر اس کی گہری بھوری آنکھیں جو پل پل رنگ بدلتی محسوس ہوتی تھی، اپنوں سے حد درجہ محبت کرنے والا، پر مجال ہے جو ظاہر کر دے۔ اکھڑ مزاج انسان۔

Clubb of Quality Content

چیف کی نظریں اسی شخص پر تھی جو ایسے ظاہر کر رہا تھا کہ فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ کس بات ہر بحث کر رہے ہیں۔ اور اس میں کچھ غلط بھی نہیں تھا وہ جانتا تھا کہ ان دو شیروں کو کیسے قابو کرنا ہے۔ ان کے بارے میں سوچتے اور چیف کی شکل دیکھتے اس کے ہونٹ اپنے آپ ایک

طرف کو سمٹتے، ایک ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ چیف نے اور بھی حیرت سے اس کی عقاب سی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"آپ کو کیا لگ رہا ہے وہ سر پھرا آپ لوگوں کے منصوبے سے انجان ہے؟ کیا واقعی آپ کو ایسا لگتا ہے؟؟ دائیں آئی بر و اوپر اٹھاتے بولا۔

"وہ اس مشن کا ایک ایسا حصّہ ہے کہ جس کے بنا اس مشن کی یہ پہلی سیڑھی بھی آپ لوگ نہیں چڑھ سکتے تھے۔ وہ سر پھرا، جانور ضرور ہے پر اپنے ملک کو بچانے کے لیے اور اس ملک کے گِد نما جانورں کو ختم کرنے کے لیے ان جانوروں کا ہونا ضروری ہے، چیف۔۔ اور جہاں تک بات ہے غازی کی تو وہ آئے گا جس کی وجہ سے گیا تھا اسی کی وجہ سے آئے گا بھی۔۔" ایک طرف کو خم دیتے اس کے ہونٹ ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ آنکھوں میں فخریہ چمک تھی اور اس کی پہلی بات ہی بہت کچھ واضح کر گئی تھی چیف پر۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے ان کی قابلیت پر کبھی اعتراض نہیں کیا ہے پر ان کا غصّہ اکثم! ان کا غصّہ!!!" چیف نے پھر سمجھانا چاہا۔

"میرے بارے میں بھی یہ ہی خیالات تھے ایک وقت میں آپ کے چیف، بھولیں مت۔۔" ان کی بات کا جیسے مزاق اڑایا۔

"وہ اس ٹیم کا ایک اہم حصّہ ہیں۔۔ اس ایجنسی اور اس ملک کو ان سب کی ضرورت ہے، یہ سب ایسی مضبوط زنجیر کا حصّہ ہیں جو اس دنیا کے ظالموں کے گلے کا طوق ہے، ان میں سے ایک کی بھی کمی اس زنجیر کو کمزور کردے گی۔۔!!"

Clubb of Quality Content

"جیسا تمہیں ٹھیک لگے۔۔ میرے بس میں نہیں ہو تم لوگ، بلکل سمجھ سے باہر ہو!! I'm going مجھے ضروری کام ہے پھر ملتے ہیں۔۔!" چیف نے ہاتھ کھڑے کردیے۔

"آہ!! چیف ہم اپنی سمجھ میں نہیں آتے، آپ کی کیا آئیں گے۔۔" اپنے آپ سے کہتے سر جھٹکا۔

چیف کے جاتے ہی وہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھا اور اپنے اگلے لائحہ عمل کے بارے میں سوچنے لگا کہ اچانک فون کی notification نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ بھیجنے والے کے نام پر اس نے فوراً موبائل کھولا تو وہاں ایک وڈیو بھیجی گئی تھی جسے دیکھتے اس کا دماغ گھوما تھا، ایک لمحے میں اس پر سکون آفیسر کا چہرہ لال ہوا تھا جیسے ابھی خون چھلکا دے گا۔

"کیا کروں میں اس لڑکی کا!!!؟؟ ڈیمم!!" سامنے میز پر زور سے مکا مارا تھا اور پھر مٹھی کو خطرناک حد تک بھینچا تھا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ کی نیلی نسیں اس کے سرخ و سفید ہاتھ پر ابھر کر بے تحاشا واضح ہو رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

سامنے موبائل پر اس حسینہ کا چہرہ اسے بہت بھایا تھا، کھلے بال جو بار بار اس کے چہرے پر آرہے تھے ایک حسین پر سکون منظر پیش کر رہے تھے، پر وہیں اس پر کسی کی نظروں کو دیکھ اور ان نظروں میں ایک الگ ہی چمک لیے اس لڑکے کو اِس پاگل لڑکی سے باتیں کرتے دیکھ وہ پاگل ہونے کے درپہ تھا۔ مٹھیاں بھینچتے خود کو پُرسکون کرنا چاہا۔ غصّہ تھا کہ کسی حال کم نہیں ہو رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"یہ عورت کسی دن مروائے گی کسی کو میرے ہاتھوں۔۔"اپنے آپ سے بولتے ایک بار پھر میز پر ہاتھ مارا۔

"کیا حرکت تھی یہ؟؟اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو؟؟"اسے شدید غصّہ آرہا تھا اور اوپر سے اس کا مسکرانا ان دونوں کو زہر لگ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہو گیا ہے یار! ہمارے کام میں یہ سب تو چلتا رہتا ہے اور جس چیز کا تم لوگوں کو اس قدر خوف ہے وہ کبھی نا کبھی تو حقیقت کا روپ دھارے گا ہی تو خوف کیسا!!"اس کی اس بات پر سامنے کھڑے دنوں نفوس کے اعصاب تنے تھے اور ان میں سے ایک کی آنکھوں میں شدید جلن ہوئی تھی۔سامنے والا تو بے حسی کی مثال قائم کرنے پر ڈٹا تھا۔

"ہونہہ!! مجھے کہتے ہیں یہ سب بے رحم، اسے دیکھ لے زرا کوئی۔۔" سر جھٹکتے اسے غصے سے دیکھتے بس سوچ کر رہ گیا بولا کچھ نہیں۔

"ایک کال، میسج یا کوئی کلو بھیج سکتے تھے تم پر۔۔"

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا کہ غازی نے اسے گلے لگایا، جس پر اس نے اسے اس سے کئی زیادہ سختی سے اسے بھینچا جیسے سارا غصّہ نکال دینا چاہا ہو، پھر دونوں نے الگ ہو کر پاس کھڑے بت بنے لڑکے کو آنکھیں چھوٹی کیے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہے ہوں کہ تمہیں کیا الگ سے invitation card دیں۔" ان کے دیکھنے پر وہ سر جھٹکتا آگے بڑھتے ان کے گلے لگا تھا، اس کے گلے لگے دونوں کے چہروں پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔ دونوں نے اسے بھینچ لیا تھا۔

"سُنو عربی میں ایک کہاوت ہے: "الأصدقاء هم نبض القلب" (دوست دل کی دھڑکن ہوتے ہیں) پر اگر تم دونوں کچھ دیر اور ایسے رہے تو یہ دھڑکنیں رُک جائیں گی اور پھر میرا دل بند ہو جائے گا توت۔۔" سامنے والوں کی آنکھوں نے اسے اپنی بات مکمل نا کرنے دی۔

"اچھا نا سوری آئندہ ایسا نہیں ہوگا، chill dudes چلو سب کو اب یہ سکون ہضم نہیں ہو رہا ہوگا، ویسے اند کوئی ناراض دلہنیں لگ رہیں تھی تم لوگ" ماحول بہت ہی سنجیدہ ہو گیا تھا اور ان کے ہوتے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا تو ماحول کو نارمل کرنے کے لیے غازی آنکھ ونک کرتے کہہ کر اندر بھاگا۔ وہ بھی اس کے پیچھے اسے مارنے کی غرض سے بھاگے۔ اب تینوں کے چہروں پر مسکراہٹ رکساں تھی۔

یہ ایک چھوٹا سا پر ویل فرنیشڈ اور ماڈرن طرز کا فلیٹ تھا، جس میں تین کمرے تھے جنہیں جدید طرز کے فرنیچر سے سیٹ کیا گیا تھا، مرکزی دروازے سے اندر آتے ایک کوریڈور تھا جہاں ایک شو ریک رکھا تھا جس پر مٹی سے اٹے جوتے رکھے تھے۔ چمکتا ہوا سفید ٹائلز کا فرش صفائی اور نفاست کا منہ بولتا ثبوت دے رہا تھا۔ پھر سیدھے ہاتھ پر دو کمرے اور سامنے ایک چھوٹا سا لاونج تھا جس کے ساتھ کچن تھا اور سیدھے ہاتھ پر دو کمرے اور الٹے ہاتھ پر ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ کھلا تھا جو اپنے مکین کی موجودگی کا پتہ دے رہا تھا۔ سفید اور ہلکے رنگ کے آمیزش نے اس چھوٹے سے فلیٹ کو بہت کشادہ اور پر سکون بنا دیا تھا۔ یہ فلیٹ ان لوگوں کے آفس کے قریب ہی تھا جہاں آکر یہ اپنی تھکان اتار لیا کرتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ابھی نہا کر نکلا ہی تھا کہ کب سے بجتے دروازے

کی طرف گیا۔ ساتھ ہی فون بھی اٹھایا جو دروازے والے کی ہی طرح کسی ڈھیٹ کا لگ رہا تھا۔

"کون ہے آخر۔۔جسے زرا صبر نہیں ہے، حد ہے بھئی نہانے بھی نہیں دیتے۔۔"اپنے آپ سے بولتے دروازہ کھولا اور بنا دیکھے موبائل بھی ریسیو کرتے کان سے لگایا۔

"ہیلو کون؟ بہت ہی کوئی ڈھ ی۔۔۔"

"دروازہ کھولو زرا پھر بتاتا ہوں کون ڈھیٹ ہے۔"سامنے والے کی آواز سن کر اس الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے۔موبائل رکھتے فوراً دروازہ کھولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

'اس، س سا، اسلام و علیکم!! یار اب ڈانٹیے گا نہیں، نہا رہا تھا اور آپ کے پاس تو کارڈ ہوتا ہے نا تو پھر۔۔"انتہائی معصومانہ انداز میں کہا۔

"نہیں نہیں میری جان ڈانٹوں گا بالکل نہیں بسس۔۔۔"

"مجھے پتہ تھا آپ کچھ نہیں کہہ سکتے مجھے کیونکہ..you love me so much"
اس کی بات پوری بھی نہ ہونے دی اور آنکھیں پٹپٹاتے اپنی خوش فہمی کا برملا اظہار کیا۔

ابھی جناب خوش فہمی میں مبتلا ہو ہی رہے تھے کہ اس نے اپنی بات مکمل کی۔

"ڈانٹوں گا تو بلکل نہیں۔۔بس صرف اس فون کو آگ لگاوں گا جس کی تمہیں بلکل ضرورت نہہ۔۔" گھورتے وہ ابھی اپنی بات مکمل کر ہی رہا تھا کہ وہ اچانک زور سے اس کے گرد اپنے بازوؤں لپیٹ گیا انداز بلکل بچو جیسا تھا، اکثم نے اس سے بھی زیادہ زور سے اسے اپنی باہوں میں بھینچتے آنکھیں بند کی۔ لمحے میں دونوں کے چہروں میں سکون کی لہر دوڑ گئی تھی۔

"نہیں چاچو پلیز زیار آئندہ نہیں ہو گا پلیز ززز۔۔۔۔۔!" روتی صورت بنا کر کہا جیسے وہ اس کی صورت دیکھ رہا ہو اور رحم آجائے۔اس کے کتنے ہی موبائل وہ برباد کر چکا تھا، صرف اس کی موبائل نہ اٹھانے کی عادت کی وجہ سے۔

"غازی ی ی!!"آواز میں تنبیہہ تھی۔وہ اب تک موبائل پر ہی رو رہا تھ یہاں اسے شدید غصّہ آرہا تھا کہ بنا ملے ہی چلا آیا اور یہ تھا کہ ابھی بھی فضول بولے جا رہا تھا۔

"کیوں کرتے ہو اپنی من مانی؟کب سدھرو گے،بنا بیک اپ کے وہاں جانا کتنا رسکی تھا تمہیں idea بھی ہے؟اور ایک وہ پاگل پتہ ہے کتنی مشکلوں سے سنبھالا تھا میں نے؟؟اور وہ تیسرا ایمان وہ بھی مجھے ایسے گھور رہا تھا کہ جیسے میری ہی گولی کے آگے کھڑے ہو تم ۔۔سارے پاگل ہو،مجھے بھی کرو گے کسی دن۔۔"

"میں ٹھیک ہوں چاچو۔۔

look at me , I'm fine believe me there is nothing to worry about.. کیا یار اپنے بھتیجے کو اتنا کمزور سمجھا ہے کیا!ایک بات بتاؤں؟پتہ ہے آنی کیا کہتی ہیں؟

اس کی بات پر پُر سکون ہوتے اس کے بالوں کو بگاڑتے پیچھے ہوا ہی تھا کہ اس کی آخری بات پر بے اختیار اس کی نظریں اٹھی تھیں۔جیسے آگے کی بات سننے کی متمنی ہوں۔

"آنی کہتی ہیں کہ "تم نا بلکل اپنے چاچو پر گئے ہو، بلکل ان ہی کی طرح، ان انتہائی بیبیی ڈھیٹ۔۔" سنجیدہ لہجہ اپنائے اچانک شرارتی لہجہ میں کہتے اس کا جاندار قہقہہ پورے لاونج میں گونجا تھا۔

اور وہ اتنی غور سے سن رہا تھا، ماتھے پر بل لیے اس کو گھور کر رہ گیا۔

ویسے واقعی سچ تو تھا یہ کہ، تھا تو یہ پورے کا پورا اکثم کا عکس، ویسے ہی بھورے بال، گہری بھوری آنکھیں بس بئیر ڈ ذرا ہلکی تھی پر اکثم ہی کی طرح بھوری، مضبوط جسامت، دراز قد، ویسی ہی سرخ و سپید رنگت اُس پر ابھرتی ہاتھ کی نیلی رگیں اسے بہت دلکش بناتی تھی۔

"ہونہہ!! آنی کا چمچہ۔۔" اپنے آپ سے بڑ بڑاتے صوفے پر بیٹھا۔

"وہ بھی یہ ہی کہتی ہیں۔۔" اس کے برابر میں ہی بیٹھتے ہوئے بولا۔

سوالیہ انداز میں اسے پھر سے گھورا۔

"ارے ے یہ ہی بھئی 'چاچو کا چمچہ '۔۔"لیکن اب کی بار اپنے قہقہے کو روکنے کی ایک ناکام سی کوشش ضرور کی تھی اس نے۔

"بہت ہوا مزاق، اب میری بات غور سے سنو، اپنی چہیتی 'آنی 'کو ابھی اور اسی وقت کال کرو اور پاکستان واپس بلاؤ۔۔"چہرے پر بلا کی سنجیدگی رقم تھی۔

"کیوں بھئی۔۔؟؟وہ نہیں سنیں گی اور آپ جانتے تو ہیں انہیں۔۔۔"اس نے سوچتے جھرجھری لی تھی۔

"اور تم مجھے کہ پھر میں کیا کروں گا تمہارا۔۔!!کچھ بھی کرو..

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

I want her to be here as soon as possible,

?..understand

۔بہت دماغ خراب ہو گیا ہے، تمہاری چہیتی کا، بہت کر لی اپنی من مانی اور بہت کر لیا میں نے برداشت، اب جو ہو رہا ہے وہ میری برداشت سے باہر ہے، بلاؤ اسے، اس سے پہلے کہ میں خود گھسیٹتا ہوا لاؤں پھر نہیں کہنا۔۔"

بولتے ہوئے آج صبح موصول ہونے والی ویڈیو کا منظر اس کی آنکھوں میں آیا جسے سوچ کر لمحے بھر میں اس کی آنکھیں سرخ ہوئیں تھیں۔اس کی آواز اس کی برداشت اور غصّہ دونوں صاف ظاہر کر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

Ok chachu I'll try.. but you know her better she "

"..won't

اس نے بھی سامنے سے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔۔وہ اپنی زندگی کے دو عزیز جان رشتوں کے درمیان پھنس گیا تھا اور دونوں ہی اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز تھے اور وہ بھی دونوں کو اتنا ہی عزیز تھا کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

"غازی،I want her to be hereاب جب وہ یہاں آجائے تب ہی اپنی شکل دکھانا مجھے۔۔"کہتے اپنے کمرے میں چلا گیا۔سامنے وہ اپنا سر پکڑ گیا تھا۔

"کیا یار ایک طرف یہ چاچو اور دوسری طرف آنی،میں جاؤں تو جاؤں کہا!!دونوں کو میں ہی ملتا ہوں۔۔"گلاس میں پانی نکالتے اپنے آپ سے بڑبڑایا اور ایک ہی سانس میں پانی کا گلاس خالی کر ڈالا۔آنی کو یہاں بلانا اس کو اس خطرناک مشن سے زیادہ جان لیوا لگ رہا تھا پر اس کے پاس نا کرنے کا آپشن نہیں تھا۔بات کر کے تو شاید پھر ایک پرسنٹ چانس تھا کہ بچ جائے پر بات نہیں کی تو لازمی بے موت مارا جاتا اس میں بھی کوئی شک نہیں تھا۔

جاری ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آہنگِ خوابیدہ

عرئضہ بتول

قسط نمبر:۳

مغموم نغموں میں یہ مت کہو،

کہ زندگی فقط ایک خالی خواب ہے!

کہ روح وہی مردہ ہوتی ہے جو سوئی رہے،

اور حقیقت ویسی نہیں جیسی نظر آتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زندگی حقیقی ہے! زندگی سنجیدہ ہے!

اور قبر اس کا مقصد نہیں،

"مٹی ہو، مٹی میں ملو گے"——

یہ روح کے لیے نہیں کہا گیا تھا۔

نہ لطف اندوزی، نہ محض غم،

یہ ہماری راہ یا مقدر نہیں،

بلکہ عمل کرنا، تاکہ ہر نیا کل

ہمیں آج سے آگے لے جائے۔

فن لامحدود ہے، وقت تیزی سے گزر رہا ہے،

اور ہمارے دل، چاہے نڈر ہوں یا بہادر،

پھر بھی خاموش ڈھول کی مانند دھڑک رہے ہیں،

موت کی جانب ماتمی ساز بجاتے ہوئے۔

دنیا کے وسیع میدانِ جنگ میں،

زندگی کے پڑاؤ میں،

بھیڑ کی مانند خاموش نہ رہو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بلکہ جنگ میں ایک ہیرو بنو!

مستقبل پر مت بھروسا کرو، چاہے کتنا بھی حسین ہو!

ماضی کو اس کے مردوں سمیت دفن ہونے دو!

عمل کرو، موجودہ لمحے میں!

دل میں حوصلہ رکھو، اور خدا پر یقین!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عظیم لوگوں کی زندگیاں ہمیں سکھاتی ہیں،

کہ ہم بھی اپنی زندگیوں کو عظمت بخش سکتے ہیں،

اور جاتے ہوئے اپنے پیچھے چھوڑ سکتے ہیں،

وقت کی ریت پر نقوشِ پا۔

ایسے نقوش، جو شاید کوئی مسافر،

زندگی کے گہرے سمندر میں سفر کرتے ہوئے،

کوئی مایوس اور تباہ حال مسافر،

دیکھ کر پھر سے حوصلہ پا جائے۔

پس، اٹھو اور عمل کرو،

ہر تقدیر کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو کر،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہمیشہ حاصل کرتے، ہمیشہ آگے بڑھتے رہو،

محنت کرنا سیکھو——اور انتظار کرنا بھی!

Henry Wadsworth Longfellow

"بڑی ماما! بڑی ماماااا! !۔۔"

"کیاہو گیاہے عینا، کیوں اتناشور کر رہی ہیں بیٹا۔۔؟" زینب بیگم جلدی جلدی میں نماز رکھتے ہوئے بولیں۔ابھی ابھی نماز سے فارغ ہی ہوئیں تھیں کہ عیناصاحبہ کاسائرن بج اٹھا۔

"بڑی ماما یہ دیکھیں کس کی کال ہے۔۔؟" عینا نے موبائل انکے آگے کرتے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ایسی بھی کس کی کال ہے کہ میری گڑیااتناشور کرتی پھر رہی ہے۔۔؟" زینب بیگم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا۔وہ بھی اپنی اونچی پونی ٹیل ہلاتی ان کے برابر میں ہی ڈھپ سے گرنے والے انداز میں بیٹھی۔

"اسلام و علیکم، beautiful lady!! کیسی ہیں۔۔؟؟" مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! میری جان! میرا شہزادہ، میرا بیٹا! کیسے ہو میری جان؟؟ آ گئی ماں کی یاد؟" اور بس موبائل پر نظر آتی اس کی تصویر پر نظر کا پڑنا تھا کہ زینب بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور ہونٹوں پر کب سے دل میں لیا شکوہ آ گیا تھا۔

ارے میری پیاری ماما! یہ کیا دیکھ رہا ہوں میں؟ اس دنیا کی حسین عورت کی آنکھوں میں آنسو، اوں ہوں! اچھا سنے ایک بات بتاؤں؟؟" مقابل نے رازدارانہ انداز اپنایا، جیسے پتہ نہیں کون سی خاص بات بتانے والا ہو۔

"ہمم کہو میری جان؟" انہوں نے بھی آنسو پونچھے جلدی سے۔

"یار ماما! وہ۔۔وہ آپ نا!! آپ نا اور بھی حسین ہو گئی ہیں۔۔" مسکراہٹ دباتے شرارتی انداز میں کہا۔

"بڑی باتیں نہیں بنانی آگئی ہیں میرے بیٹے کو، ہاں۔۔؟" وہ جو کسی اہم بات کی توقع کر رہی تھیں، اسے مسنوی گھوری سے گھور کر بولیں، آنکھوں میں پھر آنسو آئے تھے جنہیں خاموشی سے صاف کیا۔ جب کہ مقابل نے ٹھوڑی پر ہاتھ کی مٹھی بنا کر رکھتے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔ بھلا ماں کی آنکھوں میں آنسوں کب برداشت تھے اسے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"میری جان اتنے سال ہو گئے ہیں اب واپس آ جاؤ، پڑھائی تو کب کی ختم ہو چکی ہے، کام تو یہاں بھی ہو سکتا ہے نا۔ بس! بہت ہوا آ جاؤ۔ اب کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔۔" ماں تھیں نا آخر کب تک اپنے لاڈلے سے جدائی برداشت کر تیں۔ ذرا غصّے سے کہا۔ ان کی بات پر اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جسے اس پار بیٹھی اس کی ماں نے محسوس کر لیا تھا۔

"امم ماما وہ زرا ابھی ایک امپورٹنٹ میٹنگ کا ٹائم ہو رہا ہے تو میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے، اوکے اللہ حافظ ...and take care pretty lady" اپنے آپ کو مصروف ظاہر کرتا کال کاٹ گیا۔

کال کٹ کرتے ہی سیٹ کی پشت پر پیچھے کی طرف سر ٹکاتے آنکھیں موند گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

ماضی

"آغاجان!!آغاجاااننن!!!!کہاں ہیں آپ؟؟آغاجان؟؟"اپنے سلکی بالوں کو ماتھے سے ہٹاتا آغاجان کو پکارتا ہوا اُن کے کمرے میں داخل ہوا۔

"ارے!ارے!برخوردار آرام سے آرام سے، آؤ بیٹھو اور اب آرام سے پُرسکون ہو کر بتاؤ کیا ہوا ہے؟رات کے اِس پہر کیسے دادا کی یاد آئی۔۔؟"آغاجان جو کمرے سے منسلک اسٹڈی میں اپنی ریولونگ چیئر پر آرام سے بیٹھے کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھے اپنے لاڈلے پوتے کو دیکھا تو اپنا چشمہ اُتار کر میز پر رکھا اور کتاب بند کرتے ہوئے بولے تھے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"آغاجان!آپ کے بیٹے سے نا!پھر میری لڑائی ہو جائے گی،پہلے ہی بتا رہا ہوں، سمجھالیں اُنہیں۔۔۔"پاس پڑے کاؤچ پر بیٹھتے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگا گیا۔کسی بات پر سخت چڑ چڑا ہوا لگ رہا تھا۔

"اب کیا ہوا۔۔؟اب کیا کر دیا"میرے بیٹے"نے؟۔۔"

آغا جان نے مُسکراتے ہوئے، میرے بیٹے پر زور دیتے ہوئے کہا، جیسے جتلانا چاہ رہے ہوں کہ ہاں بھئی صرف میرا بیٹا ہی ہے نا، تمہارا تو کچھ لگتا ہی نہیں۔

"یار آغا جان آپ کو بھی میں ہی غلط لگ رہا ہوں۔۔"

آغا جان کا انداز دیکھتے اسے ایسا ہی لگا تھا کہ جیسے اسکے چہیتے آغا جان بھی اس کے باپ کی طرف ہیں۔

"ارے میری جان پہلے کبھی ایسا ہوا ہے کیا؟ بتاؤ مجھے کیا مسئلہ ہے؟؟"

Clubb of Quality Content!

"آغا جان، ڈیڈ چاہتے ہیں کہ میں اپنی تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے مکمل کروں اور اس لیے وہ مجھے انگلینڈ بھیجنے کی ساری تیاری کر چکے ہیں پر

مجھے باہر پڑھنے نہیں جانا آغا جان، آپ اُنہیں سمجھا دیں میں کہہ چُکا ہوں کہ میں اپنی تعلیم یہیں مکمل کروں گا اینڈ ڈیٹس فائنل، اب آپ ڈیڈ کو سمجھائیں گے، کیسے مجھے نہیں پتہ but you have to آغا جان پلیز!!" معصومیت چہرے پر سجائے بولا۔

معصوم تو وہ بلا کا تھا پر چہرے پر ہمیشہ سختی کا خول چڑھائے رکھتا تھا جو صرف ماں اور آغا جان کے سامنے ہی اترتا تھا اور شاید ایک ہستی اور تھی جس کے سامنے یہ خول اترتا تو تھا ہی بلکہ ان کی باتوں کا بھی موصوف پر کافی اثر ہوتا تھا۔

"اوہ! تو یہ مسئلہ ہے، مسئلہ تو کافی گھمبیر ہے، سوچنا پڑے گا کہ کیا کیا جائے۔۔" آغا جان اسے تنگ کرنے کی غرض سے چہرے پر پریشانی ظاہر کرتے بولے۔

"آغا جانن!! پلیز!۔۔"

"ارے میرا پوتا کچھ چاہے اور نا ہو ایسا ہو سکتا ہے؟ کل بات کرتے ہیں ہم اپنے بیٹے سے اور تمھارے باپ سے، کچھ نہیں ہوتا مان جائے گا بس تمھارے لیے ڈرتا ہے میری جان ایک تو تمہارا غصّہ اور اس پر تمہارا جزباتی انداز، اسی لیے تمہارے لیے پریشان رہتا ہے اور یہ بھی تمہاری بھلائی کے لیے ہی تو کر رہا ہے، ورنہ وہ تمہارے بنا رہ سکتا ہے کیا؟ تم سے بہت محبت کرتا ہے وہ، میرے شیر، بس جتانا نہیں آیا اسے کبھی، خیر فکر نہیں کرو، اس میں تو اس کی بالکل نہیں چلنے دوں گا کیونکہ میں خود اپنے شیر سے دور نہیں رہ سکتا۔۔" آغا جان پیار سے اس کے بال بگاڑتے ہوئے بولے۔

"ہنہہ! جتانا نہیں آتا، اپنی لاڈلی سے تو بہت پیار جتایا جاتا ہے وہ کیا ہوتا ہے پھر۔۔" آئی برو اٹھاتے بولتا وہیں کاؤچ پر لیٹ گیا تھا۔

"اب تم یہ نہیں کہنا کہ تم بھی اس سے جلتے ہو۔۔ تم سے یہ امید نہیں ہے مجھے، اتنا خیال رکھتی ہے اتنی مدد کرتی ہے وہ تمہاری، کبھی پڑھائی میں تو کبھی تمہارے باپ کی ڈانٹ سے بچانے میں! اب تم بھی یہ کہو گے اس کے بارے میں۔۔۔" آغا جان نے ناراضگی ظاہر کی تھی۔

"ارے ارے! نہیں آغا جان میں بس مذاق کر رہا تھا۔ آپ کی چہیتی کو بھلا کوئی کچھ کہہ سکتا ہے۔۔؟" آغا جان کے روٹھے انداز پر اپنی مسکراہٹ روکتے آنکھیں موند گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سب ہی تو اسے کچھ کیا سب کچھ ہی کہہ دیتے ہیں۔۔" آغا جان کی بات پر بے اختیار اس نے جبڑے بھینچے تھے جس پر اس کے چہرے کی سُرخ رگیں واضح ہوئیں تھیں۔ پر وہ خاموش رہا تھا۔

"بھائی!! بھائیی!!!"زوہان اسے ڈھونڈتے آغا جان کے کمرے میں داخل ہوا اور سامنے اسے مزے سے آنکھیں موندے لیٹے دیکھ،آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔

"کیا بھائی میں کب سے آپکو آواز دے رہا ہوں؟کب سے ڈھونڈ رہا ہوں پر مجال ہے جو آپ سن لیں۔۔"

"اچھا اچھا دروازہ بند کرو اور کہو کیا ہوا ہے۔۔"

چہرے پر رکھا ہاتھ ہٹا کر عام سے انداز میں کہا۔عادی تھا وہ اسکی ایسی حرکتوں کا۔

اور آغا جان اپنے دونوں پوتوں کو دیکھتے، مسکراتے ہوئے واش روم چلے گئے۔اِنہیں اپنے یہ پوتے پوتیاں بہت عزیز تھے۔جان تھی ان میں ان کی۔

"بھائی مجھے کہیں ضروری جانا ہے۔ پلیز بھائی! آپ لے چلیں نا بہت لیٹ ہو گیا ہے ماما منع کر دیں گی پر آپ چلے گے تو کچھ نہیں کہیں گی، پلیز نا بھائی پلیز ززز چلیں۔۔"اس کو ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ وہ رودینے کو ہوا تھا۔

"اِس وقت ؟؟رات کا 1 بج رہا ہے، جاؤ سو جاؤ شاباش۔۔"زوہان کو آنکھیں دکھاتا بول کر واپس آنکھیں موند گیا۔

ناولز کلب

"بھائی پلیز!! میری بات تو سنیئے۔۔"اس کی روحانسی آواز سن کر آنکھیں کھولیں۔

"اچھا اچھا چلو جاؤ ریڈی ہو آرہا ہوں میں، آغا جان میں جا رہا ہوں بٹ بھولیے گا نہیں میرا کام کرنا۔۔"آغا جان کو واش روم کے باہر سے آواز دیتے یاد دلایا تھا۔ پھر اپنی بائیک کی کیز اٹھاتا باہر کی طرف چل دیا۔

"کیا ہوا بتاؤ اب ذرا۔۔" بائیک اسٹارٹ کرتے زوہان سے پوچھا۔

"بھائی۔۔وہ۔وہ۔۔" جھجکتے ہوئے اسے سارا معاملہ بتایا۔

"نو زوہان! بالکل نہیں میں یہ بالکل نہیں کرنے والا ابھی اور اسی وقت گھر جا رہے ہیں ہم۔۔" اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"پلیز بھائی پلیززززز! بہت انسلٹ ہو جائے گی کالج میں پلیز بھائی۔۔" منت سماجت کرتے روحانسی آواز میں بولا۔

"زوہان!!! کیا کروں یار میں تمہارا۔۔" اسے شدید غصّہ آیا تھا اس کی اس فضولیات پر۔

"یس؟؟ احتشام حیدر شاہ اسپیکنگ!!۔۔" احتشام صاحب نے کال اٹھاتے کہا۔

"انسپیکٹر عادل اسپیکنگ، اسلام و علیکم سر! میں اسپتال سے بات کر رہا ہوں، کیا آپ اِس وقت یہاں آ سکتے ہیں؟؟"

"خیریت؟؟" احتشام صاحب فکر مند ہوئے۔

"آپ آ جائیں پھر بتاتا ہوں۔۔آپ کے گھر کے دو بیٹے یہاں موجود ہیں۔۔ایک ٹھیک ہے اور ایک کی حالت زرا خراب ہے۔۔۔" انسپیکٹر صاحب نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔

انسپیکٹر صاحب کی بات سن کر احتشام صاحب کے ماتھے پر بل پڑے تھے اور چہرہ لمحے میں پسینے سے تر ہوا تھا۔

"کیا ہوا؟؟سب ٹھیک ہے نا؟ کس کی کال تھی؟؟" زینب بیگم نے ان کی حالت دیکھتے پوچھا۔

انہیں پریشان نظروں سے دیکھتے، مختصر بات بتا کر گاڑی کی چابیاں اٹھائیں۔

"آپ زرا جلدی سے جائیں اور حسسان کو اٹھائیں۔۔"

"آ نے دو ذرا اپنے گھر والوں کو شرم نہیں آتی اتنی اچھی فیملی سے ہوتے یہ حرکتیں کرتے۔۔ دیکھو اب آ نر پڑے اپنے بھائی کو کیا حال ہو گیا ہے اس کا۔۔" انسپیکٹر نے غصے سے اسے دیکھتے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ بس خاموش دروازے پر کھڑا شیشے سے اندر اسپتال کے بستر پر لیٹے اس شخص کو دیکھ رہا تھا۔خود کے بھی سر اور بازوؤں پر شدید چوٹیں آئی تھیں۔

پر اپنے جسم سے اٹھتی ٹیسوں پر بہرا ہوا کھڑا تھا۔

آندر لیٹے شخص کو دیکھتے آنکھیں جل رہیں تھیں، بہت محبت کرتا تھا وہ اپنے بہن بھائیوں سے۔

احتشام صاحب اور حسسان صاحب بھاگے بھاگے اسپتال میں داخل ہوئے اور ریسیپشن سے پوچھتے یہاں ائے تھے۔ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ، کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

انسپیکٹر عادل انہیں دیکھتے ان کی طرف ائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اسلام و علیکم! کیا ہوا ہے؟؟" احتشام صاحب نے بڑی ہمت جمع کرتے پوچھا۔

"سر آپ کے دونوں بیٹے رات کے اِس وقت ہائی وے پر شرط لگا کر بائیک ریسنگ کرتے شراب کے نشے میں چور لڑکے لڑکیوں کے ساتھ پائے گئے ہیں جو کہ جیسے کہ آپ کو پتہ ہے

ایک الیگل کام ہے اور یہ اتنی تیز بائیک چلا رہے تھے کہ سامنے سے آتی کار سے بہت بری طرح ٹکراتے اس حادثے کا شکار ہوئے ہیں۔ سامنے والوں کا تو صرف مالی نقصان ہی ہوا ہے پر افسوس کہ آپ کے دوسرے بیٹے کی حالت تشویشناک ہے۔ باقی سب لوگ آپ میں ہیں اور یہ بھی ابھی لوگ آپ میں ہی ہوتے پر ان کا پچھلا کوئی ریکارڈ نہ ہونے کی صورت انہیں چھوڑ دیا ہے اور سامنے والوں نے بھی بس اپنے نقصان کی رقم کا مطالبہ کرتے ہوئے کوئی کرنے سے منع کر دیا ہے۔ آپ لوگ کل آکر جو فور میلیٹیز ہیں وہ پوری کر دیجیئے گا۔" انسپکٹر عادل نے پیشہ ورانہ انداز میں انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احتشام صاحب نے ساکن نظروں سے سامنے کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھا اور پھر اس نظروں کے تعاقب میں بستر پر مشینوں میں جکڑے نازک سے لڑکے کو جس میں عکس حیدر شاہ کی جان بستی تھی۔

زوہان کے کافی چوٹیں آئیں تھیں پر سر پر بہت زیادہ گہری چوٹ آنے کی وجہ سے اسے اب تک ہوش نہیں آیا تھا اور اگلے چوبیس گھنٹے اس کے لیے بہت خطرناک تھے۔ کومہ میں جانے کا بھی ڈر تھا۔

"بابا!! میری بب۔۔" اس نے بولنا چاہا۔

"چُپ ہو جاؤ، کچھ نہیں سننا چاہتا میں، مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی دایان، دیکھ لیا آج اپنی حرکتوں کا نتیجہ ؟؟ کیا جواب ہے اب تمہارے پاس، آج کیا جواز پیش کرو گے، آج کس کی سفارش لاؤ گے ؟؟؟ کیا جواب دوں گا میں اپنے بھائی کو کہ اس کی اولاد کا یہ حال کیا ہے میرے بیٹے نے، کیسے نظریں ملا پاؤں گا اپنی بیٹی سے میں، تم نے ایک باپ کو اس کی بیٹی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا، بلکہ خود سوچا ہے کس منہ سے جاؤ گے اس کے سامنے جس کی زبان تمہاری وکالت کرتے نہیں تھکتی دایان، یا اللہ!! میری نظروں سے اسے دور کردو حسان ورنہ میرا ہاتھ اٹھ جائے گا۔۔" کرب سے آنکھوں میں آئے آنسو پونچھے۔

"تم چلو میرے ساتھ تمہیں خود بھی شدید زخم آئے ہیں جنہیں دیکھ کر لگ رہا ہے کہ انہیں فرسٹ ایڈ تک نہیں دی گئی ہے۔۔ چلو۔۔!!"

احتشام صاحب بے جان سے پاس رکھی بینچ پر بیٹھتے، اس پر ایک نظر ڈال کر رخ موڑ گئے۔

حسسان صاحب ابھی اسے ساتھ لگائے پلٹے ہی تھے کہ سامنے اسے دیکھ قدم جامد ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چٹاخ خخخ۔۔!!!!

زوردار تھپڑ کی آواز پورے اسپتال میں گونجی تھی۔۔

وہ حیران تھا اِس پڑنے والے تھپڑ پر نہیں بلکہ تھپڑ مارنے والے پر، بے یقین سا، سرخ آنکھیں لیے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

"عہ۔۔ع۔۔۔عکس، عکس م۔۔میر۔۔میری بات سنیں۔۔"

"تم میری بات سنو!! کب سدھرو گے؟؟؟ کببب۔۔"اس کا گریبان پکڑتے پیچھے کی طرف دھکا دیتے چیخی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سامنے کھڑا مضبوط جسامت کا حامل لڑکا اس کے دھکّے سے تو نہیں پر ہاں اس کے انداز سے زرا پیچھے ہوا۔ لیکن وہ ہمت نہیں ہار سکتا تھا۔ ہر قدم پر ساتھ دیا تھا اس نے آج کیسے نہ دیتی نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، بچپن سے اسی نے تو سمجھا تھا اسے۔ نہیں آج ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ کچھ سوچتے وہ آگے بڑھا۔

"م، می۔ما۔میری، میری بات تو سنیں!!۔۔"

"خاموش ہو جاؤ دایان!! ایک لفظ نہیں، بس بہت ہوا، تم نے آج مجھے دِکھا دیا نہ کہ لوگ صحیح کہتے ہیں، تم انتہائی بدتمیز، بگڑے ہوئے انسان ہو جسے یہ نہیں دیکھنا کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے، جسے بس اس بات سے مطلب ہے کہ وہ خوش رہے، اپنی زات کی تسکین ہوتی رہے چاہے ان سب میں کسی کی زات ہی کیوں نہ مسمار ہو جائے۔۔اپ نن۔۔"غصّے سے چیخنے اور رونے کے سبب اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی، لمحے کے لیے رکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی طرف سُرخ بے یقین آنکھوں سے دیکھتے وہ اس کی حالت کے پیشِ نظر چند قدم آگے بڑھا۔

"دور دور رہو۔۔!! نفرت ہو رہی ہے آج تم سے اور اس سے کئی زیادہ اپنے آپ سے میں ہی تو ہوں نا، وہ جس نے بچپن سے تمہیں سپورٹ کیا ہمیشہ چھوٹا کہہ کہہ کر ہر بات نظرانداز کی،

بڑے پاپا سے بچایا، اسکول میں ٹیچرز سے بچایا، ہمیشہ ہر بات پر سپورٹ کیا، جبھی آج یہ سب میرے آگے آیا ہے جبھی۔۔پر دایان میں نے تو کبھی تمہیں غلط کام کرنے نہیں سکھائے، نہ سراہا، میں نے تو ہمیشہ تمہیں سمجھایا ہے بہت پیار سے تو کبھی غصّے سے پر ہمیشہ تمہاری طرف کھڑے ہو کر تمہیں سمجھایا، صحیح، غلط، اچھا برا۔۔" رونے اور چیخنے کی وجہ سے اُسکی آواز بھاری ہو رہی تھی۔

وہ خاموش ضبط کیے کھڑا رہا۔ پیچھے سے آتے سارے گھر والے، آنکھوں میں آنسو لیے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ احتشام صاحب نے بھی اسے دیکھتے ضبط سے آنکھیں بند کیں۔ زینب بیگم عکس کے پیچھے کھڑی رو رہیں تھیں، ان کا تو ہر طرف سے ہی نقصان تھا، ایک طرف بیٹی تھی تو دوسری طرف بیٹا دونوں ہی کی تکلیف ان کے لیے نا قابلِ برداشت تھی۔

"پر بس اب میرے بھائی سے دور رہنا اپنا یہ بچپنا، یہ بد تمیزی، یہ اکڑ، یہ آوارہ انداز، یہ سب اپنے تک رکھنا۔۔ میرے بھائی کو سکھانے کی ضرورت نہیں ہے اور اس سے دور رہو، تمہارا

Clubb of Quality Content!

یہ بچپنا اب ہمارے لیے عذاب بنتا جارہا ہے اور ہاں اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو، یاد رکھنا کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں، جاؤ یہاں سے ے ے ے ے چلے جاؤ و و۔۔ کبھی شکل نہیں دکھانا اب اپنی مجھے۔۔" اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے پیچھے کی طرف دھکیلا۔

وہ خاموش کھڑا سرخ آنکھیں لیے بس اسے دیکھتا رہا کہ شاید اب چُپ ہو جائے شاید وہ اس کی آنکھوں کی سچائی کو ہر دفعہ کی طرح آج بھی پڑھ لے، پر نہیں آج ایسا نہیں ہوا تھا۔

ابھی چند قدم پیچھے لیے ہی تھے کہ نظر اس کے سر سے اترے دوپٹے پر پڑی اور یہاں اس کے ضبط انتہا ہوئی، مضبوطی سے مٹھیاں بھینچتے بنا اس کے غصّے کی پرواہ کیے لمحے میں آگے بڑھا اور اس کا دوپٹّہ جو اس کے چیخنے چلانے میں بازوؤں پر آگیا تھا اسے سر پر اوڑھایا۔اس کے اس طرح کرنے پر وہ تیزی سے اپنے قدم پیچھے لے گئی تھی اور خون آشام نظروں سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے کھڑی لڑکی کا یہ انداز اسے شدید ناگوار گزرا، جس پر وہ بس اپنے دانت بھینچ کر رہ گیا۔ چند قدم پیچھے لیے، آخری نظر اس کے نفرت سے پھیرے چہرے پر ڈالتا وہاں سے جانے کے لیے مڑا اور ایک نظر پیچھے کھڑی ماں پر ڈالی پر زینب بیگم کی نظروں میں موجود تکلیف دیکھ، اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا تھا، جسے صاف کرتا وہ آگے بڑھ گیا۔ جانتا تھا ماں ہیں کسی ایک کو منتخب کرنا ان کے لیے ناممکن ہے۔ اسی لیے انہیں اس امتحان میں ڈالے بغیر خاموشی سے وہاں سے نکلتا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایسی ہی تھی وہ، اپنے عزیز رشتوں کے لیے پاگل اور اپنے بہن بھائیوں پر تو اک خراش تک گراں گزرتی تھی اسے۔ اپنے سے جڑے رشتوں کی ذرا سی تکلیف پر تڑپنے والی آج ایک رشتے کے لئے دوسرے کو تکلیف دے گئی تھی۔ وہ عکس ذیشان حیدر شاہ تھی، اپنے بابا کی لاڈلی ذمے دار بیٹی۔۔

زینب بیگم نے اسے پاس رکھی بینچ پر بٹھانا چاہا تو وہ ان کے گلے لگتے ہچکیوں سے رونے لگی۔

"سوری، بڑے پاپا، سوری ماما!!! I'm sorryyy، پر وہ وہ زوہان، زوہان کو دیکھا نا آپ نے؟ وہ وہ آنکھیں نہیں کھول رہا، میں میں کیا کرتی بڑے پاپا، ماما میں نے ے۔۔" اس کی ہچکیاں بندھتے دیکھ زینب بیگم کے بھی آنسوؤں میں روانی آگئی تھی، زینب بیگم نے اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیتے چپ کرانا چاہا اور احتشام صاحب بھی اٹھ کر اس کی دوسری طرف آکر بیٹھتے اس کے گرد اپنا بازو پھیلا گئے۔ وہ بھی احتشام صاحب کے کندھے پر سر رکھ کر اور زیادہ رونے لگی۔

"نہیں میری جان، کچھ نہیں ہوا ابھی اٹھ جائے گا وہ، آپ پریشان نہیں ہو، میری بیٹی تو سب سے زیادہ بہادر ہے بھئی شاباش میری جان، حوصلہ رکھو۔۔ اور اس کی فکر بھی نہیں کرو ٹھیک ڈانٹ لگائی ہے۔۔ شاباش آنسو پونچھو اب نہیں رونا ہے۔۔"

"پر ابھی ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ اسے بہت زخم آئے ہیں، اسے بہت درد ہو رہا ہو گا نا؟؟ مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا بڑے پاپا اور ماما آپ، آپ پلیز دایان کے پاس جائیں نا۔۔ پلیززز" روتے سسکتے وہ کچھ کچھ شرمندہ سی بولی، پر اس کی آواز اور انداز سے اس کے اپنے قرب کا اندازہ لگانا بھی کوئی مشکل نہیں تھا ان دونوں لوگوں کے لیے، وہ جانتے تھے کے دایان اور زوہان دونوں ہی اس کے لیے کیا معنی رکھتے تھے۔

اس کی یہ حالت دیکھ احتشام صاحب اور ثانیہ بیگم دونوں ہی بے چین ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں میری جان وہ ٹھیک ہے بس دوائیوں کے زیرِ اثر ہے آپ دعا کرو وہ جلد ٹھیک ہو جائے گا۔۔" احتشام صاحب اور زینب بیگم دونوں نے اسے پیار کرتے مطمئن کرنا چاہا۔

"نہیں ماما، میں دعا نہیں کروں گی میری دعائیں قبول نہیں ہوتی، آپ دعا کریں پلیز ماما آپ دعا کریں نا کہ میرا بھائی ٹھیک ہو جائے، میں مر جاؤں گی اگر اب کچھ ہوا، پلیز ماما آپ لوگ

دعائیں کریں میرے بھائی کے لئے۔۔"بچوں کی طرح روتے وہ زینب بیگم سے بولتے باقی سب کی طرف دیکھتے بولی۔

سب کو ترس آیا تھا اس معصوم لڑکی پر، تلخ سے تلخ تر باتیں برداشت کرنے والی اپنے بھائی کی حالت دیکھ ٹوٹ گئی تھی۔روتو وہاں کھڑا ہر شخص رہا تھا پر اس کی حالت ناقابل برداشت تھی۔شکر تھا کہ ثانیہ بیگم ابھی یہاں نہیں تھیں وہ سمایا کے ساتھ اپنی بہن کے ہاں لاہور گئی ہوئی تھیں۔ورنہ عکس حیدر شاہ کی ازیت میں کیسے اضافہ کرنا ہے یہ ان سے بہتر کون جان سکتا تھا۔

Clubb of Quality Content!

اور یہاں سے گئے لڑکے کو سب فراموش کر چکے تھے فراموش تو وہ خود بھی کر چکا تھا، اپنے دکھ درد کو اپنے زخموں کو، یہاں تک کہ اپنے آپ کو بھی اِس لڑکی کے سامنے، جو سب کے لیے تو بہت اچھی، سب کچھ برداشت کرنے والی خاموش رہنے والی تھی پر آج، آج جب بولی تھی تو کتنا کڑوا بولی تھی، ہمیشہ اس کا ساتھ دینے والی، سب کی ڈانٹ سے بچانے والی، ہمیشہ

اس کی مدد کرنے والی، اس کے غصّے تک کو کنڑول کرنے کا ہنر رکھنے والی آج کیسے اِس پر اپنا سارا غصّہ نکال گئی تھی کہ جیسے اِس سے انجان ہو، اسے جانتی ہی نا ہو۔۔اس کے ایک ایک عمل کو اس کی وجہ کو پہچاننے والی آج کیسے انجان بن گئی تھی، ہاں آج بہت اجنبی لگی تھی یہ لڑکی اسے۔آخری لمحے تک انتظار کیا تھا اس نے کہ شاید وہ آج پھر اسے سمجھے گی، بات کرے گی، پر آج وہ بے حس بن گئی تھی، بلکل ویسے ہی جیسے آج تک دنیا اس کے ساتھ رہی تھی، لیکن فرق اتنا تھا کہ وہ بے حس دایان حیدر شاہ کے لیے ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

گھر آکر اس نے اپنا کمرہ تہس نہس کر دیا تھا اور بس پھر کچھ ہی دنوں میں وہ بہت آرام سے احتشام صاحب کی بات مانتے، بنا کسی سے کچھ کہے لندن آچکا تھا اور آج اسے لندن آئے 7 سال ہو گئے تھے۔

سوائے عکس ذیشان حیدر شاہ کے وہ سب سے ویڈیو کال پر بات کرتا تھا۔اپنے باپ سے بہت کم کرتا تھا پر ہاں کرتا تھا۔

"تھ تھ تھ!!!۔۔۔" دروازے پر دستک ہوئی تھی

وہ اچانک اپنے خیالوں سے باہر آیا۔

"یس! کم ان۔۔" اجازت دی گئی۔

"سر کلائنٹس آچکے ہیں اور میٹنگ روم میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں" احد نے اندر آتے انفارم کیا۔ احد اس کا سیکرٹری تھا اور اسے صرف اپنا باس ہی نہیں بلکہ بڑا بھائی بھی مانتا تھا، اسی لیے اس کی تکلیف پر تڑپ جاتا تھا، ابھی بھی اس کی سرخ آنکھیں دیکھ اس کے دل میں بھی درد ہوا تھا۔

"اوکے! کمنگ۔۔" اپنا کوٹ اسٹینڈ سے اٹھا کر پہنتا میٹنگ روم کی جانب چل دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

-

"اوکے تائی ماں میں نکلتا ہوں، لیٹ ہو رہا ہوں کلاس کے لیے۔۔۔" آبان نے نیپکن سے ہاتھ پوچھتے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہے ے ے!! بندر ویٹ کرو میرا میں بھی ساتھ ہی چلوں گی۔۔" کہتے پھر اپنے ناشتے میں مگن ہو گئی۔

"جس سپیڈ سے تم ناشتہ کر رہی ہو نا، میری کلاس پکا مِس ہو جائے گی، اسی لیے میں تو چلا، تم آنا بھائی کے ساتھ۔۔" اسے کہتے اپنا بیگ اٹھا کر باہر کی طرف چل دیا۔

"عرشی میری جان رونا نہیں، میرا بچہ۔۔غاز بس تیار ہے وہ چھوڑ دے گا آپ کو۔۔" عالیہ بیگم اس کی روتی شکل بنتے دیکھ فوراً بولیں۔

"بھائی ابھی تک گئے نہیں؟؟ یے ے ے!! ہہنہہ، اس نمونے کے ساتھ جانے کے لیے میں کوئی مری بھی نہیں جا رہی تھی۔۔" غزوان کا سنتے ہی محترمہ آسمان پر چڑھ گئیں۔ سب کوئی فکر نہیں تھی اسے۔

اس کی یہ ہی باتیں تو اس گھر کی رونق تھیں، سب سے اس کی بہت بنتی تھی اور سب ہی اس بہت محبت کرتے تھے پر آبان سے اس کی کوئی دشمنی تھی دونوں ٹوم اینڈ جیری کی طرح لڑتے رہتے تھے لیکن اگر جو کوئی تیسرا دونوں میں سے کسی کو کچھ کہہ دے تو بس پھر تو اس کی جو شامت آئی اُس سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

"اسلام و علیکم !۔۔" سلام کرتا اپنی ماں کا ماتھا چوما۔

یہ اس کا روز کا معمول تھا۔

"وعلیکم السلام! ماں کی جان۔۔" پیار سے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے کہا۔

"اچھا ماں بس چلوں گا اب، ناشتہ آفس میں ہی کروں گا۔۔اور میرا بچہ کیا کر رہا ہے؟ یونیورسٹی نہیں گیا ابھی تک؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی وہ بندر مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔اب آپ مجھے چھوڑے گے۔۔" اپنا بیگ اٹھاتے کہا۔

"او کے بھائی کی جان!! چلیں۔۔" اس کو اپنے ساتھ لگائے بولا۔

"او کے ماما،تائی ماں اللہ حافظ !!"ماں کو گلے لگاتے اور عالیہ بیگم کے ماتھے پر غزوان کی طرف پیار کرتے کہا۔

اس کی حرکت پر سب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

اس نے یہ عادتیں غزوان سے ہی تو سیکھیں تھیں۔

اس بات سے انکار نہیں کہ جہاں سکون،امن،اچھائی پائی جاتی ہے تو وہیں ڈنک پھیلائے بدی بھی اس موقع کی تلاش میں رہتی ہے کہ کہاں اسے اپنا زہر استعمال کرنا ہے۔اب یہ تو ہم پر ہے کہ کس طرح اپنے آپ کو،اپنے باطن کی اچھائی کو اس کے زہر سے بچانا ہے۔

"آج اگر یہ کام نہیں ہوا تو تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ تمہارا کیا انجام ہو سکتا ہے۔۔دو دن سے یہ کام تمہارے حوالے ہے۔۔"اس نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے رے!! فکر نہیں کر شانی، میں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے ڈرگز یونیورسٹی پہنچ چکے ہیں اور کافی بچے اس کے میں مبتلا ہو کر ہمارے کاروبار میں چار چاند لگا رہے ہیں۔۔" یہ کہتے ایک جاندار قہقہہ لگایا اس نے۔

شانی کے بھی چہرے پر ایک مکرو مسکراہٹ آئی تھی۔

"شاباش پیٹر، شاباش!!!۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ٹرررٹرررر!!

"ہیلو! یس زی۔۔؟ شانی نے کال اٹھاتے کہا۔

"آج رات کی میٹنگ کے لیے میں پاکستان نہیں آسکتا، تو تم اٹینڈ کرو گے آج کی میٹنگ۔۔" اپنے ہاتھ میں پہنی یاقوت کی انگھوٹھی کو گھماتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں کیسے ؟؟"اس نے جھجکتے ہوئے کہا،جب کہ یہ واحد انسان تھا جو اس سے کچھ بھی کہ سکتا تھا ورنہ باقی تو کی اس کی نظروں کی تاب بھی نہ لا سکتے تھے۔بات کرنا تو دور کی بات ہے۔

"کیا تم یہ چاہ رہے ہو کہ میں۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں نہیں !میں دیکھ لوں گا،!!Don't worry"ماتھے پر چند قطرے پسینے کے آئے تھے۔

"Hmm good.."ایک طرف کو ہونٹ سمٹے تھے اس کے۔

سگریٹ جلاتے ہونٹوں پر رکھتے ایک ہاتھ سے پونی میں قید کندھوں تک آتے بال آزاد کیے تھے۔ہاتھوں اور گردن کی نیلی نسیں بہت واضح تھی۔

"ارے ے میڈم جی!! کہاں چلیں؟؟؟اس دن تو بہت ہواؤں میں اڑ رہیں تھیں نا!!اس حسینہ کو تو بچالیا تھا پر آج آپ کو جون بچائے گا، میڈم جیی!!!۔۔"آخری دو لفظوں پر زور دیتے ہنستے ہوئے کہا۔

آج ان تینوں کے ساتھ تین اور لڑکوں کا اضافہ ہوا تھا۔

سب نے اسے آہستہ آہستہ چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔

"شرم آنی چاہیئے تم لوگوں کو، لگتا ہے اس دن کی سزا کافی نہیں تھی، تم جیسے لوگوں کو تمہاری جیسی ہی سزا دینی چاہیئے تم لوگ ان میں سے نہیں جنہیں سدھرنے کا موقع دیا جائے۔۔۔" اپنا دوپٹہ سر پر درست کرتے کہا۔ ویسے تو اس طرف کافی چہل پہل ہوتی تھی پر اس وقت یہ

جگہ بہت سنسان ہوتی، کیونکہ سب اپنی کلاسس میں ہوتے تھے،اسی بات کا شاید انہوں نے فائدہ اٹھایا تھا۔

"سامنے سے ہٹو شہری۔۔"اس نے شہری کی طرف دیکھتے کہا۔

"ارے ے، میم بس تھوڑا سا وقت لے گے آپ کا۔۔"مکرو ہنسی ہنستے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بہت شوق ہے نا تجھے دوسروں کے معاملات میں مداخلت کرنے کا،اب تجھے بتائے گے کہ دراصل harassment ہوتی کیا ہے۔۔"ساتھ آئے ایک لڑکے نے انتہائی بدتمیزی سے کہتے اس کی طرف قدم بڑھائے۔

ایک لمحے کے لیے اس کے اپنی طرف بڑھتے قدم دیکھ اس کا دل گھبرایا تھا پر پھر ہمت کرتی بولی۔

"اپنی یہ بے ہودگی بند کرو اور دفع ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میرا ہاتھ اٹھے۔۔"شدید غصّے سے وہ دبا دبا سا غرائی۔

"نانانا اتنی آسانی سے نہیں۔۔" کہتے اس کی طرف بڑھے تھے۔

"او کے بھائی میں چلی، بہت لیٹ ہو گئی ہوں ویسے ہی۔۔۔"یونیورسٹی کے گیٹ پر گاڑی رکتے ہی جلدی سے اترتے کہا اور اندر کی طرف بھاگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اوکے، با۔۔" ابھی وہ کہتا کہ میڈم یہ جا اور وہ۔

مسکراتے گاڑی اسٹارٹ کی کہ سامنے پڑے اس کے کلچ پر نظر پڑی۔

"یہ تو اپنا کلچ بھول گئیں۔۔" گاڑی سائیڈ پر لگاتا وہ کلچ دینے اندر کی طرف بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

"میم!!" وہ جیسے ہی اندر آئی اس کی نظر ان سب پر پڑی اور ان کے بیچ کھڑی عناب کو دیکھتے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

"مزے آگئے بھئی ایک مچھلی کے ساتھ ایک مچھلی فری، چل بھئی اس کو بھی پکڑ لا، دوسرے لڑکے نے خباثت سے کہا۔

"چھوڑو میم کو میں ابھی پرنسپل سر کو بلاتی ہوں۔۔"

عرشیہ کہتے ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔

اس کی آواز سنتے عناب نے اس کی طرف دیکھا۔

"نو!! نو! عرشیہ، آپ یہاں سے جاؤ فوراً، go!! جا کر گارڈ کو بلا کر لائیں hurry up"

اس کی بات سنتے وہ واپس پیچھے کی جانب بھاگی۔

ان میں سے ایک اس کے پیچھے بھاگنے کے لیے مڑا پر شہری نے روک دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ء جانے دو اسے بعد میں دیکھے گے پہلے ان کو تو سبق سکھا دیں۔۔"عناب کی طرف دیکھتے کہا۔

سب اس کی طرف بڑھے،اس نے دو کو دھکّا دیتے بھاگنے کی جگہ بنائی اور ان کے گرتے ہی بھاگی،ابھی زرا سا ہی بھاگی تھی کے باقیوں نے اسے پکڑا۔

"میرا ہاتھ چھوڑو!!!"اپنا ہاتھ پکڑنے پر تو وہ تڑپ کر ہی رہ گئی۔

"...I said leave my hand damn ittt"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اوو ہوو،غصّہ آرہا ہے استانی صاحبہ کو۔۔"کہتے ایک جاندار قہقہہ لگایا۔

اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے اس نے دوسرے ہاتھ سے انہیں مارنا چاہا پر سب بے سود۔

ایک لڑکے نے آگے آتے دوسرا ہاتھ بھی پکڑا تھا اور ایک ویڈیو بنا رہا تھا جس میں ان کی شکلیں نہی آ رہی تھیں۔

"بہت اچھلتی ہو نا۔۔" کہتے اس کے دوپٹے کی طرف ہاتھ بڑھایا جو اس سب میں سر سے ڈھلک کر کندھوں پر آ گیا تھا۔اب اس کی آنکھوں میں آنسوں آئے تھے اور شدّت سے دعا کی تھی کہ عرشیہ کسی کو لے کر آ جائے۔

ناولز کلب
Club of Quality Content!

ابھی وہ اس کے دوپٹے کو پکڑتے اتارتا کہ کسی نے آتے اس کا وہ ہی ہاتھ پکڑتے اتنی شدّت سے مڑوڑا کہ وہ درد سے بلبلا اٹھا،ہڈیوں کے چٹخنے کی وہ آواز تھی کہ پاس کھڑے لڑکوں کو یقین ہو چکا تھا کہ اس کا ہاتھ ٹوٹ چکا ہے اور اس دردناک چیخ سنتے اس نے مارنے والے کو دیکھا تھا۔

دونوں کی نظروں کا ملنا تھا کہ اس کی سرخ انگارا ہوتی آنکھیں دیکھ وہ اپنے ہوش میں آئی تھی اور آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی۔اس کی آنکھوں میں آنسوں اور بکھرے بال دیکھ مقابل کی انگارہ ہوتی آنکھوں میں خون اترا تھا،اس نے سامنے درد سے بلبلاتے لڑکے کو سنبھالتے باقی لڑکوں کی طرف قدم بڑھائے۔ان میں سے ایک اسے مارنے کے لیے آگے بڑھا جس کا بڑھا ہاتھ پکڑتے ایک مکا اس کے منہ پر مارتے چنگھاڑا۔

"ہمت کیسے ہوئی تیری،اس لڑکی کو ہاتھ لگانے کی،ڈیم اٹ،ہاتھ کیسے لگایا؟؟آج میں سکھاؤں گا تم لوگوں کو کہ کیسے لڑکیوں کی عزت کی جاتی ہے۔۔"

اب سارے لڑکے ڈرے تھے،وہ کوئی جنگلی جانور لگ رہا تھا جو بس چیر پھاڑ دے گا۔

"نہیں پلیز آئندہ نہیں ہوگا۔۔"وہ گڑگڑایا تھا۔

کافی لوگ بھی یہاں جمع ہو چکے تھے،سب اتنا شور شرابہ سن کر باہر آ گئے تھے۔

"اس ہاتھ سے چھوا تھا نا، یہ ہی ہاتھ اس کے دوپٹے تک گیا تھا نا؟؟ بول!!!۔۔" غصّے سے دھاڑتے وہ اس کا ہاتھ پوری قوت سے موڑنے والا تھا کہ وہ چیخی۔

نہیں پلیز چھوڑ دیں، چھوڑ دیں انہیں۔۔" خون آشام نظروں سے اُس نے اپنے پیچھے کھڑی لڑکی کو پلٹ کر دیکھا تھا جو اس کی بہن کے ساتھ کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ کیسے یہ کہہ سکتی ہے یہ لوگ ابھی کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ کیا کرنے والے تھے یہ سوچ بھی اس سے برداشت نہیں ہو پا رہی تھی اور یہ تھی کہ چھوڑنے کا کہہ رہی تھی۔

اس کی نظروں کو خود پر محسوس کرتے اس نے بھی اپنی نظریں اٹھائیں تھیں۔اس کی آنکھوں میں گزارش تھی ان لڑکوں کے لئے۔اور اس کی یہ ہمدردی ان لڑکوں کے ساتھ دیکھ اس کی گردن اور کنپٹیوں کی رگیں اور واضح ہوئیں تھیں۔

"پلیززز!!!"

وہ ہاتھ روک گیا تھا اپنا اور دھکا دینے سے انداز میں چھوڑا تھا اس لڑکے کو۔

اتنی دیر میں وہاں آبان بھی آچکا تھا۔

"کیا ہوا ہے بھائی؟ اور آپ یہاں؟؟" آبان نے آتے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور جب نظر پاس کھڑی بکھری سی عناب پر گئی۔ جسے دیکھ وہ کافی کچھ سمجھ گیا تھا۔ اب وہ اس کی طرف بڑھا۔ آگے بڑھتے آنکھوں سے عرشی کو اس کے کندھوں پر گرے دوپٹے کی طرف اشارہ کرتے ٹھیک کرنے کو کہتے ایک جھٹکے سے پیچھے مڑا اور ایک زوردار مکا شہری کے منہ پر مارا۔

"تجھے سمجھایا تھا نا کہ دور رہنا ان سے سمجھ نہیں آتی تیرے۔۔بول!!!۔۔"آخری لفظ پر زور دیتے وہ چیخا تھا۔ابھی دوسری دفع مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ وہ پھر بولی۔

"رک جاؤ،آبان!!چھوڑ دو جانے دو۔۔"آبان نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا۔

"ہاں رہنے دو آبان میں پولس کو بلا چکا ہوں،اب وہ دیکھیں گے ان کو۔۔"اس کو جتاتی نظروں سے دیکھتے آبان سے کہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہو رہا ہ۔۔؟؟"

پرنسپل صاحب نے آتے ہی سوال کرنا چاہا تھا لیکن غزوان کو دیکھتے ہی ان کی آگے کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔

"آیئے آیئے میں بتاتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے یہاں اور ابھی تھوڑی دیر میں پولس آتی ہی ہو گی پھر آپ کو بتاؤ گا کہ آگے کیا ہو گا۔۔" دانت بھینچتے تحمّل سے کہا۔

"پر سر آپ یہاں اور کچھ بتائیں تو پلیز۔۔ پولس کو انوالو نہیں کریں پلیز مجھے بتائیں۔۔" پرنسپل صاحب کو ایسے دیکھ وہاں کھڑے لوگوں کو اچھی طرح سے غزوان کی شخصیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"Sorry but I'm not interested.." اپنے غصّے پر قابو پاتے تحمّل سے کہتے عناب اور عرشی کی طرف بڑھا۔

"ادھر آئیں یہاں بیٹھیں۔۔اسے ہاتھ سے اشارہ کرتے بینچ پر بیٹھنے کے لیے کہتے عرشی سے پانی کی بوتل لی جو کب سے اسے پانی پلانے کی کوشش کررہی تھی پر اس نے چھوا تک نہیں تھا پانی کی بوتل کو۔

آبان بھی ان کی طرف آیا تھا۔وہ بیٹھ گئ تھی۔

غزوان نے کھڑے کھڑے پانی کی بوتل اس کے آگے کی۔جسے اس نے ایک نظر دیکھ کر نظر انداز کیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک بار پھر اس کا خون کھولا۔

"پانی پیئیں!!!۔۔"لفظوں پر زور دیتے بولا۔

پھر ان سنا کیا گیا۔

"خود پیئیں گی یا۔۔؟؟" زرا سا جھک کر آہستہ سے بولتے پھر بوتل اس کے آگے کی۔ جسے وہ اب تھام گئی تھی پر اس سے پہلے ایک گھوری سے نوازنا نہیں بھولی تھی۔

اس کے گھورنے پر ایک آئی بروا اٹھا کر اسے دیکھا۔ جیسے اس کی ہمت کو داد دینا چاہی ہو۔

"پلیز مس عناب آپ ہی بولیں کچھ۔۔ ہماری یونیورسٹی کی بہت بدنامی ہو گی۔۔" پرنسپل صاحب نے اب عناب سے کہا تھا۔

وہ لوگ پرنسپل کے آفس میں بیٹھے تھے اور وہ سب لڑکے باہر کھڑے دوہرے ہو رہے تھے

۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"فیصلہ یہ نہیں ہم لے گے۔۔" اب کے آبان میز پر ہاتھ مارتا چنگھاڑا تھا۔

"...!!Behave Abaan, Behave"

عناب دبے دبے غصّے سے بولی۔

"میں ابھی اور اسی وقت انہیں یونیورسٹی سے نکال دوں گا پر پلیز پولس کو انوالو کر کے یونیورسٹی کا نام خراب نہیں کریں۔۔"پرنسپل صاحب نے ایک اور حل بتایا، وہ بس اپنی یونیورسٹی کا نام بچانا چاہتے تھے۔

یہ ہمارا ملک اور یہاں کے نظام، سب کو بس اپنی شہرت، اپنے نام کی پڑی تھی، کسی کو اس بات کی فکر نہیں تھی کہ کس کے ساتھ کیا ہوا ہے اور اس کا اس پر کیا اثر ہوا ہو گا۔

Clubb of Quality Content!

"آج جو انہوں نے کیا ہے وہ آپ کے ایکشن لینے کے بعد ہی کیا ہے۔۔ لہذا مجھے اپنے یہ دلائل نہ ہی دیں تو اچھا ہو گا، اور یہ تو شکر منائیں کہ کوئی حادثہ ہونے سے بچ گیا ہے ورنہ اگر آج اس لڑکی کے ساتھ کچھ ہو جاتا نا تو ان لڑکوں سمیت اس عمارت کا وہ حال کرتا کہ دیکھنے والوں کی روح کانپ جاتی۔۔"ہاتھوں کو آپس میں پیوست کرتے میز پر رکھتے وہ تھوڑا آگے ہوا اور سرد ترین انداز میں پرنسپل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا واپس پیچھے ہو کر بیٹھا۔

اس کے اس لڑکی کہنے پر اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔وہ اب تک خاموشی سے سب برداشت کررہی تھی اس نے اسے بچایا تھا وہ اس کی مدد کا ایسے اس کے خلاف جا کر مزاق نہیں بنانا چاہتی تھی۔

پرنسپل صاحب نے ایک التجائی نظر عناب پر ڈالی۔ان کے اس طرح دیکھنے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔اور میز کے پاس آئی جہاں وہ دونوں بیٹھے پرنسپل صاحب سے بات کررہے تھے۔

"Thankyou so much for helping me, Sir!..but".."اس نے آگے آتے آبان کے برابر میں رکتے غزوان سے کہا۔

جس اجنبی انداز سے اس نے کہا تھا اس پر اس نے جن نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ بے ارادہ کچھ قدم جلدی سے پیچھے لے گئی۔وہ بس ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کررہ گیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"لیکن میں چاہوں گی کہ ان کو سزا دینے اور نہ دینے کا فیصلہ میں خود لوں۔۔" پھر سے اپنی بات جاری کی۔ وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔

"میں انہیں معاف کرتی ہوں اور ایک موقع دینا چاہتی ہوں، وہ بچے ہیں انہیں صحیح غلط کا فرق نہیں پتہ، آج ہم سمجھائے گے نہیں تو وہ واقعی کوئی کریمنل بن جائے گے، ابھی وہ صرف وہ کررہے ہیں جو دیکھ رہے ہیں، جو سن رہے ہیں، وہ بھی کسی کے بھائی، کسی کے بیٹے ہیں، ایک بار تو سمجھانا اور موقع دینا چاہیے۔ کیا پتہ یہ ذرا سا ہمارا ظرف دکھانا مستقبل کے سیاہ کاروں کی موت ہو۔۔ پلیز!! "I request you Sir

اس نے کہتے آخر میں اخلاقاً کہا۔

اس کے ایک بار پھر سر کہنے پر اس نے بہت گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

باہر کھڑے وہ سب لڑکے اس کی بات سنتے بہت شرمسار ہوئے تھے، انہیں یقین نہیں آرہا تھا کہ اس قدر کی گھٹیا حرکت پر بھی وہ لڑکی انہیں معاف کررہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"کاش آپ نے سب کے لیے اسی طرح فیصلہ لیا ہوتا تو آج حالات مختلف ہوتے۔۔" کہتے وہ باہر نکلا تھا۔

باقی سب بھی اس کے پیچھے ہی باہر آئے تھے۔

"آئندہ ہر لڑکی سے دور رہنا اور ان دونوں کے تو قریب غلطی سے بھی نظر نہیں آنا ورنہ اگلی بار تمہیں یہ خود بھی نہیں بچا پائیں گی۔" ان سے کہتے اپنے گلاسس پہنتے وہ باہر کی طرف چل دیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ابھی چند قدم چلا تھا کہ کچھ سوچ کر رکتے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اسے اپنی جگہ کھڑے دیکھ، اپنا سر جھٹکا۔

"محترمہ چلیں گی یا اٹھا کر لے جائیں؟؟"

"میں اپنی گاڑی میں آئی ہوں خود ہی جاؤں گی۔۔"ناک سے جیسے مکھی اڑائی۔

"چلیں!!!۔۔"اپنی بات پر زور دیتے کہتا وہ آگے آیا۔اس کے زبردستی کرنے کے ڈر سے اس نے جلدی سے قدم بڑھانے چاہے۔

"آہہہہہ!!!!!یااللہ میرا پاؤں۔۔آہ!!!"قدم بڑھاتے ہی ایک شدید درد کی لہر اٹھی تھی اس کے پاؤں میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہوا؟؟ادھر آئیں بیٹھیں ادھر۔۔"اسے بینچ پر بٹھاتے خود اس کے آگے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر اس کا پاؤں دیکھنے لگا۔

اس لمبے چوڑے مرد کا یوں اپنے آگے بیٹھ کر اس کا پاؤں پکڑنا اسے بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔

"ارے! آبان نیچے سے اٹھو، میں دیکھ لوں گی۔۔" اس کو اٹھنے کا بولا، جواب اس کے پاؤں کا جائزہ لے رہا تھا۔

غزوان بھی اس کی درد بھری آواز سنتے اس کی طرف بڑھا تھا پر اس سے پہلے ہی آبان کو اس کا ہاتھ پکڑتے بٹھاتے دیکھ اپنی جگہ پر رک گیا۔

"آپ چپ کر جائیں بہت بولتی ہیں آپ۔۔ خاموش بلکل۔۔" اس کے پاؤں کو دیکھا جو بہت زیادہ سوج رہا تھا، اتنی دیر میں اس کا دوست پین ریلیف اسپرے بھی لا چکا تھا۔ اس سے لیتے اس کے پاؤں پر اسپرے کیا۔

"چلیں اٹھیں! آرام آرام سے چلیے گا۔۔" اس کا ہاتھ پکڑتے گاڑی کی طرف بڑھا۔

"آہ بہت درد ہو رہا ہو گا نا؟؟ آپ کو ایسا کرتے ہیں گاڑی یہیں لے آتے ہیں یا پھر۔۔۔" عرشی آنکھوں میں آنسو لیے بولی۔

"یااللہ لڑکی! میں ٹھیک ہوں۔۔ چلو۔۔" اسے گھور کر کہتی اسے لیے آگے بڑھی۔

غزوان نے کچھ سوچتے اپنے گلاسس پھر سے لگائے اور جانے لگا کہ نظر اس کے بیگ پر گئی جو محترمہ بینچ پر بھول گئیں تھی۔ جھک کر بیگ اٹھاتا ان کے ساتھ ہوا۔

سب نے رشک بھری نظروں سے دیکھا تھا اس لڑکی کو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کون نہیں جانتا تھا سید غزوان عالم کو بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ، شیر کی سی ہیبت رکھنے اور ایک دنیا کو اپنی نظروں پر چلانے والا کس طرح اس کے پیچھے اس کا بیگ تھامے چل رہا تھا اور دوسرا حسین بگڑا شہزادہ سید آبان عالم، کسی پر دوسری نگاہ نا ڈالنے والا، لیکن پہلے دن ہی اسے اپنی زندگی کا پہلا سوری بولنے والا آج اس کے پیروں میں بیٹھا تھا۔

اور وہ سنجیدہ سی اپنے آپ میں رہنے والی، کتنی آسانی سے اُن لڑکوں کو معاف کر گئی تھی جبکہ اختیار رکھتی تھی کہ کیا نہیں کروا دیتی، پر اصل معافی بھی تو یہ ہی ہے نا کہ اختیار ہو اور تب ظرف دکھایا جائے۔

-

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"...Yes come in"

دروازے پر دستک ہوئی، اجازت دی گئی۔

اس نے حیران ہو کر سامنے سے اندر داخل ہوتی لڑکی کو دیکھا جو ایک گھنٹے سے اس کا ویٹنگ روم میں انتظار کر رہی تھی۔ وہ اس دنیا کی کوئی آخری شخصیت تھی کہ جس کی وہ اس وقت یہاں موجودگی کی امید کر سکتا تھا۔ فوراً کھڑا ہوا۔ بلکل نہیں بدلی تھی۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا اس کی یہاں موجودگی پر، وہ یہاں کیسے ہو سکتی ہے، نہیں نہیں شاید نظروں کا دھوکا! لیکن نہیں یہ حقیقت تھی وہ واقعی یہاں تھی۔

سات سال! سات سال بعد دیکھ رہا تھا وہ اسے۔

اس کو دیکھ کر کئی یادیں تازہ ہوئیں تھیں۔ بے اختیار اس کا ہاتھ اپنی ٹائی کی نوٹ پر گیا تھا اور لمحے میں ٹائی کو ڈھیلا کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ساتھ ہی اسے ریسیپشن پر کھڑی لڑکی پر شدید غصّہ آیا تھا۔ اگر اسے علم ہوتا تو وہ کبھی انتظار نہ کرواتا۔ اسے سمجھ نہ آیا کیا کہے۔ کئی جزبات ایک ساتھ غالب ہوئے تھے، غصّہ، حیرانگی، کرب، شکوہ اور کیا کیا نہیں۔ پر لمحے میں اس نے اپنے آپ کو نارمل کیا تھا۔

"آپ؟؟ آپ!! یہاں؟؟۔۔۔" اس کی جانب دیکھتے حیرت سے کہا۔ جیسے یقین نہ ہو کہ وہ واقعی یہاں اس کے سامنے کھڑی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ کچھ نہیں بولی اور خاموشی سے چلتی ہوئی اس کی میز کے قریب آکر ایک فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔ وہ ہی انداز، وہ ہی ادائے بے نیازی، وہ ہی بے حسی، کچھ نہیں بدلا تھا، کچھ بھی نہیں۔

ہاتھ میں تھاما برینڈڈ بیگ قریب آتے میز پر رکھا، نیوی بلیو پلین لمبی قمیض ٹراؤزر پر ہم رنگ سادہ سا حجاب لیے وہ آج بھی ویسی ہی لگتی تھی پر بہت کچھ ایسا تھا جو بدل چکا تھا۔

"کیسی ہیں؟ اکیلی آئیں ہیں؟؟" اپنی سوچ پر سر جھٹکتے، ایک گہری سانس لیتے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہمم!! کسی کام سے آئی تھی تو سوچا تم سے ملتی چلوں۔۔" کھڑے کھڑے جواب دیا۔

"بیٹھیں گی نہیں!!۔۔۔" اس کی جانب دیکھتے کہا۔

"کیوں؟ کیوں؟ کر رہے ہو یہ سب۔۔؟؟"اس کی بات کو نظرانداز کرتے پوچھا۔

"کیا کر رہا ہوں۔۔؟"سوال پر سوال کیا گیا۔

"تمہاری تعلیم ختم ہو چکی ہے، ٹاپ بزنس مین میں آتے ہو اور کیا حاصل کرنا ہے اور کس کامیابی کے حصول کے لیے ہو یہاں؟ گھر کیوں نہیں آجاتے؟؟۔۔"زرا غصے میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمم! صحیح۔۔۔ کیا حاصل ہوا اور حصول کس کا رہتا ہے؟ اس۔۔ ارے اسے بعد کے لیے چھوڑ دیتے ہیں، ابھی بتائیں کیا منگواؤں آپ کے لیے چائے، کاف۔۔"

کیوں تنگ کر رہے ہو ماما کو؟؟ وہ بہت اداس رہنے لگی ہیں، بہت یاد کرتی ہیں تمہیں۔۔بس کر و یہ سب ماما بہت پریشان رہتی ہیں تمہاری وجہ سے، پاکستان چلو واپس۔۔ان کا کوئی قصور نہیں ہے اس سب میں۔۔"اس کی بات درشتگی سے کاٹتے کہا۔

وہ اسے حیران نظروں سے دیکھے گیا، قصور کی بات کر رہی تھی۔ہنہہ، کس قدر مغرور تھی، آج بھی صرف اپنی کہے جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"اوہ تو ایسا کہیں نا کہ ایک نیا حکم دینے آئیں ہیں۔۔"دایان نے ایک لمحے میں سرخ ہوئی آنکھیں اس پر گاڑھتے شدید ضبط سے کہا۔

آج بھی نہیں بدلی ہیں آپ، نا حال پوچھا نا بیٹھیں بس آتے ہی اپنا حکم سنا دیا، آج بھی اتنی ہی ظالم ہیں آپ۔۔صرف سوچا ہی تھا، بولا کچھ نہیں۔

"مجھے بس یہ ہی کہنا تھا، میں اب چلتی ہوں۔۔" مقابل کی بھینچی مٹھیوں کی وجہ سے نمودار ہوتی اس کے ہاتھوں کی رگوں کو دیکھتے اس کی بات نظرانداز کرتے کہا اور جانے کے لیے پلٹی۔

"اس بار اگر آپ کی سن لی تو یاد رکھیے گا کہ آپ کے کہنے پر آ تو جاؤں گا لیکن پھر مجھے میرے کسی فعل سے کوئی روک نہیں سکے گا، خود آپ بھی نہیں یہ آخری فیصلہ ہو گا آپ کا! آرام سے سوچ لیں پھر جواب دیجیے گا۔۔" اس کے پاس سے گزرتے کوٹ اسٹینڈ پر اپنا کوٹ ڈالتے پُرسکون انداز میں کہا۔ نظریں اسی پر تھیں۔

لیکن مقابل بھی کم نہیں تھی ہنوز اپنی نظریں اس پر گاڑھے رکھیں اور پھر کچھ سوچ کر مسکرائی۔

"مجھے شوق بھی نہیں ہے تمہارے فیصلے لینے کا، یہاں تک صرف میں ماما کے لیے آئی ہوں، ورنہ..!! خیر میری آج رات کی فلائیٹ ہے اور ساتھ ہی تمہاری بھی۔۔"

کیا تھی یہ لڑکی اسے یقین تھا کہ وہ مان جائے گا، پر آگے کہاں کہاں وہ اسے غلط ثابت کرنے والا تھا اس کا ابھی اسے اندازہ نہیں تھا۔ نہیں تو کبھی یہ قدم نہ اٹھاتی۔

"Ok.. جیسا "آپ" کہیں"

آپ پر خاصا زور دیتے کہا۔

بنا دوسری نظر اس پر ڈالے وہ جس دروازے سے آئی تھی اسی سے واپس پلٹ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آہ تو طے ہوا آپ نہیں بدل سکتیں، کبھی نہیں، ان ماہ و سال نے آپ پر کوئی خاص اثر نہیں کیا، آج بھی ویسی ہی ہیں پر ہاں پہلے سے زیادہ سنجیدہ ہو گئی ہیں اور ظالم بھی۔" اپنے آپ سے کہتے اپنی کرسی سے پشت لگا کر سر پیچھے کی طرف جھکا دیا۔

وہ آج بھی یہاں کبھی نہ آتی، اگر آئی تھی تو صرف اور صرف زینب بیگم کے لیے وہ اب ان کو اور اداس نہیں دیکھ سکتی اور وہ بھی اپنی وجہ سے۔اس کے لئے وہ کسی بھی حد تک جا سکتی تھیں یہاں تک کہ اپنی اولاد سے دوری بھی برداشت کر سکتی تھیں تو کیا وہ ان کے لیے اتنا نہیں کر سکتی تھی؟؟ نہیں وہ اتنی بری اور مطلبی بیٹی نہیں تھی۔وہ اپنی ماں کی اچھی بیٹی تھی،ان سے بہت محبت کرنے والی، وہ یہ کر سکتی تھی۔ماں کی محبت میں کوئی حد کوئی انا کہاں رہتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

"Thankyou so much for this beautiful arrangements, we really loved it.."

کپل نے مسکراتے ہوئے سجاوٹ کی تعریف کی۔

"آں ہاں !! یہ تو میرا کام ہے.. and yeahh it's my pleasure that

you like it" پروفیشنل انداز میں کہا۔

"رنگگگنگگگ!!!۔۔"

"...Just a moment, I'll be right back"

فون پر آتے نام کو دیکھ اس نے ایکسکیوز کیا۔

"اسلام وعلیکم ! آنی." جھکتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وعلیکم السلام آنی کی جان! کیسے ہو؟؟"اس نے بھی مسکرا کر کہا، کئی دن ہو گئے تھے اس کی آواز سنے۔

"میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں کہ آپ کیسی ہیں؟؟؟I miss you alot"

"میں بھی ٹھیک ہوں میری جان! مجھے بھی اپنا یہ کیوٹ سا بچہ بہت یاد آتا ہے، آجاؤ یہاں کچھ دن کے لیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہمم!! اسی بارے میں مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔"

"ہمم! بولو۔؟؟"

"آنی وہ۔۔و۔۔"وہ بولتے بولتے رُکا۔

اس کی پریشانی کو وہ محسوس کر گئی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے غازی؟؟اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو؟؟"

اپنے بال سیدھے کندھے پر ڈالتے کہا۔

"آنی یار ر!!پلیز واپس آجائیں،پلیززز!!۔۔"کس طرح اس نے یہ بات کی تھی یہ صرف وہ ہی جانتا تھا۔

"غازی مجھے شدید حیرت ہے کہ یہ تم مجھ سے کہہ رہے ہو۔۔تم بہت اچھی طرح سے جانتے ہو کہ یہ ممکن نہیں۔"ایک لمحے میں اسے کیا کیا نہ یاد آیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آنی listen یار رجو ہوا وہ بے شک بلکل غلط تھا اور ان کی ہی غلطی تھی پر وہ اپنی غلطی پر پشیمان ہیں، پلیز واپس آجائیں۔۔" بڑی ہمت کرتے اس نے بات بڑھائی۔

ابھی اس نے اپنی بات کی ہی تھی کہ وہ کمرے میں آیا اور اس سے موبائل لیتے سپیکر پر کرتے اسے خاموشی سے بات کرنے کا اشارہ کیا۔

"وہ اور پشیمان؟؟ رہنے دو غازی اور اگر ہے بھی تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑھتا، میں ان سب سے بہت آگے نکل چکی ہوں میری زندگی میں ایسا کوئی شخص exist ہی نہیں کرتا۔۔" آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے مضبوط لہجے میں بولی۔

"اگر وہ exist ہی نہیں کرتے تو پھر واپس پاکستان کیوں نہیں آجاتی؟؟ موم، ڈیڈ، زیب اور مجھے کس بات کی سزا دے رہیں ہیں؟؟ یا آپ ہم سے محبت ہی نہیں کرتیں۔۔" بولتے بولتے آخر میں روہانسا ہوا۔

بہت محبت کرتا تھا وہ ان دونوں سے ہی۔

"دیکھو غازی اگر یہ ہی بات کرنی ہے تو I'm busy , right now، مجھے جانا ہے اور ہاں میں اپنے کام کی وجہ سے یہاں ہوں کسی ایرے غیرے کہ وجہ سے نہیں اور تم لوگوں سے کتنی محبت کرتی ہوں مجھے نہیں لگتا کہ یہ مجھے بتانے کی ضرورت ہے، پر تم لوگ کس سے زیادہ محبت کرتے ہو مجھے آج اس کا اندازاہ ہو گیا ہے۔۔" آخر میں وہ زرا تلخ ہوئی۔

"آنی ہم آپ دونوں سے برابر محبت کرتے ہیں یار، لیکن ہاں اگر آپ بھی ہم سے کرتی ہیں تو پلیز یہاں آجائیں، ہم بہت یاد کر رہے ہیں آپ کو پلیز آنی، یا آپ کی ان سے نفرت ہم سے آپ کی محبت سے زیادہ ہے جو آپ ہمیں بھی سزا دے رہی ہیں۔۔"

"نہیں غازی، اس شخص کو تو میں اس قابل بھی نہیں سمجھتی کہ اس سے نفرت جیسا رشتہ بھی رکھوں، میں نے کہاں نا کہ اس کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے، he means nothing to me" انتہائی تلخ لہجے میں کہتے اس نے کال کٹ کر دی۔

اس کے اس طرح کہنے پر، غصّے سے اس کی گردن کی رگیں اُبھری تھیں اور پوری قوت سے اس نے سامنے رکھے موبائل کو اٹھا کر پاس رکھی شیشے کی میز پر مارا تھا۔

غازی خاموش سر جھکائے کھڑا رہا، اسے پتہ تھا کہ اب یہ ہی ہونا ہے۔

"چاچو!! یار آپ پلیز غصّہ نہ ہوں میں کوشش کرتا ہوں نا، آجائیں گی وہ، ابھی غصّے میں ہیں۔۔ آپ دیکھیں زرا کیا حال کیا ہے اپنے ہاتھ کا دکھائیں ادھر۔۔"اس کے ہاتھ سے خون نکلتا دیکھ وہ پریشان ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اکثم نے سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"کتنے سال ہو چکے ہیں غازی، کتنے ے ے سال، اب میری برداشت ختم ہوتی جارہی ہے غازی، میں یہاں اس کے غصّے کے ٹھنڈے ہونے کا انتظار کر رہا ہوں پر وہ؟ وہ مجھے بھول رہی ہے، میں exist نہیں کرتا اس کے لیے، میری زات اس کے لیے معنی نہیں رکھتی، وہ مجھ سے نفرت تک کا رشتہ رکھنا نہیں چاہتی، نہیں غازی یہ، یہ صحیح نہیں ہوا، یہ نہیں ہونا چاہیے تھا، یہ وقت میں نے اسے اپنے آپ سے دور جانے کے لئے نہیں دیا تھا، میں نے غلطی کی، پر اب نہیں چاہے جو ہو اب اسے یہاں آنا ہو گا، چاہے نفرت ہی کیوں نہ کرے پر کرنی ہو گی، کسی رشتے سے بھی جڑے پر جڑنا ہو گا۔ بس بہت ہوا۔۔"غصّے سے کہتے بنا اپنے خون بھرے ہاتھ کی چکے کیے وہ غازی کو سائیڈ کرتے کمرے سے نکل کر برابر والے کمرے میں بند ہو گیا۔

پیچھے غازی اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گیا، اس کے دو عزیز ترین رشتے اس وقت شدید کرب میں تھے اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کچھ بھی نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کال کٹ کرنے کے بعد وہ وہاں سے باہر آگئی تھی، آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بار بار ہتھیلی کی پشت سے صاف کرتی وہ گیلی سڑک پر چلتی چلی جا رہی تھی۔ شاید کچھ دیر پہلے بارش ہوئی تھی جبھی اس کے دل کی طرح سڑک بھی بھیگی ہوئی تھی۔ چلتے چلتے اسے محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو اس کے پیچھے پیچھے چل رہا ہے۔ بلکل اس کے قدموں کے ساتھ اس کے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ ایک دم اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جاری ہے۔

آہنگِ خوابیدہ

عرئضہ بتول

قسط نمبر:4

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تم سب سے خوبصورت لڑکی ہو،

یقین کرو، دنیا تمہاری مقروض ہے،

تم جانتی ہو، پیاری لڑکی،

بہت سوں کے لیے تم خدا کی واحد نعمت ہو،

بہت سوں کے لیے تم قیمتی تحفہ ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی دھوپ میں چھاؤں ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی راحتِ جان ہو،

بہت سوں کے لیے تم محبت کی پہچان ہو،

بہت سوں کے لیے تم خوشی کا ذریعہ ہو،

بہت سوں کے لیے تم مسکراہٹ کی وجہ ہو،

بہت سوں کے لیے تم ہنسی کی گونج ہو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بہت سوں کے لیے تم ان کی زندگی کا چمکتا ستارہ ہو،

بہت سوں کے لیے تم بہترین دوست ہو،

بہت سوں کے لیے تم وہ کندھا ہو جس پر وہ رو سکتے ہیں،

بہت سوں کے لیے تم ان کی آخری امید ہو،

بہت سوں کے لیے تم زندگی ہو،

بہت سوں کے لیے تم زنگی جینے کی وجہ ہو

بہت سوں کے لیے تم ان کا حوصلہ ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کا اعتماد ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کا سہارا ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی محافظ ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی مسیحا ہو،

بہت سوں کے لیے تم قیمتی ہیرہ ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کا سکون ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی جنت ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کا انعام ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی اندھیری راتوں کی روشنی ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی روشن صبح ہو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بہت سوں کے لیے تم ان کا سایہ ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کا قرار ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی برسات ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کی قوسِ قزح ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کا آسمان ہو،

بہت سوں کے لیے تم ان کا چمکتا چاند ہو،

بہت سوں کے لیے تم ساری دنیا ہو،

بہت سوں کے لیے تم سب کچھ ہو،

تو پھر تم برے لوگوں کے بارے میں کیوں سوچتی ہو؟

تم نفرت کرنے والوں کی پرواہ کیوں کرتی ہو؟

تم ناکام لوگوں کی باتیں دل پر کیوں لیتی ہو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تم ان شیطانوں کی پرواہ کیوں کرتی ہو؟

تم کانٹوں کو کیوں یاد کرتی ہو؟

تم مشکلات کو کیوں اپنے دل میں جگہ دیے ہو؟

جب تمہاری زندگی میں اتنی خوبصورتیاں ہیں،

تو پھر تم ان منفی چیزوں کے بارے میں کیوں سوچتی ہو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپنی زندگی کو بھرپور جیو،

کیونکہ تمہارے پاس سوچنے کے لیے بے شمار اچھائیاں ہیں،

تم زندگی کو مسکرا کر گزارو، کیونکہ؛

تم سب سے مضبوط ہو،

تم سب سے پیاری ہو،

تم سب سے حسین ہو،

تم سب سے بہادر ہو،

تم سب سے نڈر ہو،

تم ایک جنگجو ہو،

تم ایک محافظ ہو،

تم ایک فاتح ہو،

تم ایک زندہ دل مسافر ہو،

تم ایک سروائیور ہو!!

عریضہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بے حس، احساس سے عاری ہونا بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، آپ کو کچھ محسوس ہی نہیں ہوتا، مانا کسی کا احساس نہیں ہوتا، کسی خوشی کا احساس بھی نہیں ہوتا، آپ کسی کے اچھے میں نہ برے میں، پر پھر آپ کو کسی تکلیف کا بھی تو احساس نہیں ہوتا نا! نہ کسی کی باتوں کا، نہ رویوں کا، نہ کسی طنز کا، نہ طنزیہ رویوں کا، نہ اذیت کا، نہ جان سے پیارے رشتوں کی حسد اور نفرت کا کوئی فرق نہیں پڑتا، کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ اتنا آسان تو نہیں ہوتا نا یہ سب محسوس کرنا۔۔ بس ایسے ہی احساس سے عاری بے حس ہو جانا چاہتی ہوں کہ شہ رگ پر تیز دھار آلہ بھی چل جائے تو چہرہ جامد ہی رہے کچھ محسوس ہی نہ ہو۔۔" کل کی باتیں اسے شدت سے یاد آ رہی تھیں۔

"آپی آپ گئیں نہیں ابھی تک۔۔" داریہ جو ابھی سو کر اٹھی تھی حیرت سے اسے دیکھتے بولی۔ اس کی تو آج چھٹی تھی اس لیے اطمینان ہی اطمینان تھا اس طرف۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں، ہاں بس نکل ہی رہی تھی۔۔آج تو آپ بڑی جلدی اٹھ گئیں ہیں کیونکہ کالج نہیں جانا ناں اس لیے۔۔"آنکھیں دکھاتے کہا۔

"اچھا چائے بنادی ہے گرم کرلینا اور سینڈوچیز بھی بنادیے ہیں پورا ختم ہو جانے چاہئیں اور دوپہر تک تو میں آجاؤں گی بھوک لگے تو رات کا سالن ہے اور روٹی بھی اور فروٹس بھی رکھے ہیں کھالینا ورنہ میں آکر کچھ بنالوں گی۔۔"اسے سمجھاتے اپنا بیگ اٹھا کر باہر کی طرف چل دی۔

-

"یہ عکس کو بھی ابھی ہی جانا تھا۔۔"زینب بیگم اداس ہوتی بولیں۔

"کیوں؟ بڑی ماما کچھ ہوا ہے کیا؟؟"عینا نے اپنے موبائل پر گیم کھیلتے سوال کیا۔

لاونج میں بیٹھے سب لوگوں نے اپنے آپ کو ان کی طرف دیکھنے سے باز رکھا تھا کیوں کہ سب کے منہ سے ہنسی کا فوارہ نکلنے کو بے تاب ہو رہا تھا۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا، ایسے ہی بول رہی ہوں۔۔" خفا ہوتی کہتے وہاں سے چلی گئیں۔

زینب بیگم کے جاتے ہی سب کا ایک جاندار قہقہ گونجا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بڑی ماما بھی نا!" زوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا ہے، تم لوگوں کو پتہ تو ہے کہ عکس کے معاملے میں کس قدر حساس ہیں وہ، اس دن انہیں کوئی وش کرے نا کرے بس اپنے لاڈلے کی کال اور عکس کی موجودگی ان کے لیے دنیا جہاں کا سب سے عزیز اور حسین ترین تحفہ ہے۔" رخسانہ بیگم نے انہیں باز رکھتے کہا۔

ان کی بات سنتے وہ باز تو کیسے ہی آتے اپنی حرکتوں سے بلکہ ایک دوسرے کو دیکھتے پھر سے ہنسنے لگے۔ رخسانہ بیگم ماتھے پر ہاتھ مارتی کچن کی طرف چل دیں۔ پیچھے ان لوگوں کے اونچے قہقہوں کی آوازیں شاہ ولا میں ہر طرف بکھیرتی پُررونق سما پیش کر رہی تھیں۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

سالوں پہلے بوسیدہ ہوئے شاہ ولا کے درودیوار کو ان کی مسکراہٹوں، قہقہوں اور شرارتوں نے ہی تو زندگی بخشی ہوئی تھی۔ اگر یہ نہ ہوتے تو شاید آج یہ زندگی سے بھرپور ولا ایک قبرستان سے کم نہ ہوتا۔

حیدر شاہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا تھا۔

"ہاااا! بانو بیگم بہت جلدی ساتھ چھوڑ گئیں، دیکھیں آپ کے لاڈلے کتنے بڑے ہوگئے ہیں، آج اگر آپ یہاں ہوتیں تو یقیناً اس طرح کی ان کی حرکتوں پر کان پکڑنے کے بجائے ان کے ساتھ ہی کھڑی نظر آتیں۔۔" گہری سانس لیتے آخر میں مسکراتے ہوئے کہا۔

-قدموں کی آہٹ جو اسے کافی دیر سے سنائی دے رہی تھی، جسے اپنا وہم سمجھتے اس نے کئی بار نظر انداز کیا تھا اب اپنے بہت ہی قریب محسوس کرتے لمحے میں اپنی کمر سے تیز دھار چاقو نکالتے پیچھے مڑی تھی۔

Clubb of Quality Content

"تم!! یہاں؟؟ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی، میرا پیچھا کرنے کی؟؟" پر سامنے والے کو دیکھتے ہی ہاتھ ہوا میں ہی روک گئی۔

"Hey, easy easy! Asian beauty!! میں تو بس

یہاں سے گزر رہا تھا جب میری نظر ان برستی آنکھ۔۔"

اپنی بات پر اس کی آنکھوں کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے فوراً اپنی بات کی تصحیح کی۔

"آہ میرا۔۔میرا مطلب ہے ان برستی بارش کی بوندوں پر گئی اور پھر آپ پر، I mean مجھے لگا کے آپ کہیں کسی مشکل میں نا ہوں تو اس لیے آپ کے پیچھے آ گیا۔۔"ماحول کو ہلکا پھلکا کرتے اس کے ہاتھ میں پکڑے چاقو کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی نظروں کی حرکت دیکھتے اس نے چاقو واپس ہاتھ کمر پر پیچھے لے جاتے لگایا اور اپنے بال ٹھیک کرتے اس کی طرف دیکھا۔

کثرتی بدن پر نفاست سے سلا ہوا tauxedo پہنے، دکھنے سے ہی بہت رعب دار لگ رہا تھا، چہرے کی تراش خراش ایسی متناسب جیسے کسی ماہر سنگ تراش کا شاہکار ہو۔ گندمی مائل سفید رنگت اور گہری بھوری آنکھیں جو اسی پر ٹکی تھیں، اس کی شخصیت میں ایک خاص دلکشی پیدا کر رہی تھیں۔ بالوں کو اس نے پونی ٹیل میں باندھ رکھا تھا، جو اس کی پرکشش شخصیت میں مزید جلال اور سرکشی کا تاثر پیدا کر رہا تھا۔ کہیں سے بھی اس کی یہ حرکتیں اس کی اس رعب دار شخصیت سے میل نہیں کھا رہی تھیں۔ کم از کم محراب کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

اس کا مکمل جائزہ لیتے اس نے اپنی سوچ جھڑکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بہت جلدی نہیں بدل جاتے تمہارے الفاظ اور مطلب دونوں ہی۔۔؟؟" ایک آئی برو اٹھاتے اس کی طرف دیکھتے بولی۔

"آپ رو رہی تھیں؟؟ کچھ ہوا ہے؟" اس کی بات کو نظر انداز کرتے اس انداز میں پوچھا کہ جیسے اس بات سے زیادہ ضروری کچھ نہ ہو۔

"اوو ہیلو مسٹر ! اپنے کام سے کام رکھو۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھ سے یہ پوچھنے والے۔۔" اپنی سرشت کے مطابق بے ساختہ اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے اپنے کندھے پر ڈالے۔

"سیدھے سیدھے کہیں نہ کہ جاننا چاہتی ہیں کہ کون ہوں۔۔" اس کو تنگ کرنے کی غرض سے کہتے مسکراہٹ کو روکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دماغ ٹھیک ہے ؟؟ کیا بکواس کرر ہے ہو، مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہیں جاننے کا اور میں ؟ میں تم سے بات ہی کیوں کرر ہی ہوں بھلا جاؤ اپنا کام کرو اور آئندہ میرے آس پاس بھی نظر نہیں آنا۔۔" آنکھیں چھوٹی کرتے غصّے سے کہتے مڑی۔

"Hey hey! chill میں مزاق کر رہا تھا آپ تو برا ہی مان گئیں اور معذرت اگر اس دن دریائے سین پر بھی آپ کو میری بات بری لگ گئی ہو تو۔۔اور ابھی بھی میں واقعی صرف آپ کی مدد کی غرض سے یہاں آیا تھا۔۔"

اس کو بگڑتے دیکھ اس نے بات سمھالنی چاہی۔

اس کے معذرت کرنے پر اس کے قدم رُکے اور واپس اس کی طرف رُخ کیا۔

"It's ok..and Thankyou but نہ تو میں آپ کو جانتی ہوں نہ آپ مجھے اور نہ ہی مجھے مدد کی ضرورت ہے، سو آپ جائیں پلیز۔۔"اس کا لہجہ دیکھ کر اسے اپنا رو ڈھونا بے وجہ لگا تھا۔

"آپ تم ہی بولیں پلیز۔۔"اپنی پینٹ کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالتے عام سے انداز میں کہا۔

وہ جو اپنی بات کہہ کر جانے والی تھی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔کیا تھا یہ آدمی اتنی باتوں کے جواب میں کہا بھی تو کیا۔اسے دیکھتے نہ میں سر ہلاتے واپس چلنے لگی۔

وہ بھی ساتھ ہی چل رہا تھا۔اس کے قدموں کو اپنے قدموں کے ساتھ چلتے دیکھ اسے جی بھر کے غصّہ آیا تھا۔

"کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ؟؟کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو؟؟وہ رکی نہیں تھی۔وہ بھی ساتھ ہی چلتا جا رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"بس آپ کو سیفلی آپ کی گاڑی تک چھوڑ دوں پھر چلا جاؤں گا۔۔"

"Youuu..آہ جو بھی میرا پیچھا چھوڑ دو، تم ہوتے کون ہو مجھے سیفلی چھوڑنے والے، مجھے اپنی حفاظت کرنی آتی ہے۔۔understand!!"

اسے گھورتے ہوئے اپنے بال دائیں کندھے سے بائیں کندھے پر ڈالے۔

یہ شاید اس لڑکی کی عادت تھی کیونکہ وہ کئی بار بات کرتے ایسا کر چکی تھی۔ویسے بہت سوٹ کرتی ہے اسے یہ حرکت۔۔

"آہ کیا سوچ رہا ہے، انہیں پتہ چل جائے تو ابھی وہ تیز دھار چاقو تیری گردن پر چلا دے گی محترمہ۔۔ نہیں نہیں۔۔" اپنی سوچ پر ملامت کرتے سر جھٹکا۔

"صیام!!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہیں؟؟"

"نام میرا نام صیام، صیام ملک!" اس کو غور سے دیکھتے کہا۔

"I don't care کہ تمہارا کیا نام ہے، just leavee alone for god's sake.."اب برداشت ختم ہو رہی تھی اس کی پہلے ہی غازی سے بات کر کے اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا اور اب ایک یہ الگ مصیبت پیچھے پڑ گیا تھا۔

ابھی وہ پلٹ کر کچھ کہتا کہ اچانک سے تیز موسلہ دھار بارش برسنے لگی۔

"آہہہ!! کیا مصیبت ہے؟؟اسے بارش سے شدید چڑ تھی۔وہ کبھی بھی اس موسم میں باہر نہیں نکلتا تھا اور اگر نکلتا بھی تھا تو مکمل تیاری کے ساتھ پر آج اس لڑکی کی وجہ سے وہ اس بارش کے نیچے نا صرف کھڑا تھا بلکہ بہت دیر سے اس گیلی سڑک پر چل بھی رہا تھا۔

اس کو تنگ ہوتے دیکھ، مہراب شمس کو کچھ سکون ملا تھا۔اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے، بہت اریٹیٹ کر رہا تھا اب خود ہو رہا ہے۔سوچتے اس کے چہرے کے بگڑتے نقشے دیکھ ہلکا سا مسکرائی۔

دونوں ہی چلتے جا رہے تھے، کیونکہ چلتے چلتے دونوں ہی پارکنگ سے بہت آگے آ چکے تھے تو واپس اتنا راستہ تو چلنا ہی تھا۔مہراب کو تو کوئی مسلہ نہیں تھا پر ہاں اس روڈ پر چلنا اس بگڑے

امیر زادے کے لیے بہت مشکل تھا۔ کہا اس نے ایک لفظ نہیں تھا پر چہرے کے تاثرات !! یا اللہ۔

"یہ پہنیں۔۔" اپنا کوٹ اس کی طرف بڑھایا۔

بارش تیز ہوتی جا رہی تھی اور اب دونوں ہی مکمل بھیگ چکے تھے اور مہراب کی گہری ہرے رنگ کی شرٹ بھیگنے کہ وجہ سے ایک ناقابلِ قبول منظر پیش کر رہی تھی۔ وہ ہمیشہ کوٹ پہن کر نکلتی تھی یا ساتھ ضرور رکھتی تھی پر آج کی باتوں پر اس طرح اچانک نکلتے اسے یاد نہیں رہا تھا۔ ابھی بھی آس پاس سے انجان اس نے اپنے وجود پر غور نہیں کیا تھا۔

Clubb of Quality Content!

"دماغ ٹھیک ہے ؟؟ تمہارا میں کیوں پہنوں گی تمہارا کوٹ ؟" غصّے سے چیخی تھی۔

"چپ ! بلکل چُپ !! خاموشی سے پہن لیں ورنہ آپ کا تو کچھ نہیں جائے گا پر یہ جو آس پاس کھڑے لوگ ہیں نا یہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گے۔۔۔" دو قدم کا فاصلہ درمیان میں رکھتے وہ اس کے قریب آتے بہت آہستہ مگر خوفزدہ کر دینے والے انداز میں بولا۔

اس کے الفاظ آس پاس پر اس کے دماغ نے کلک کیا تھا اور اس نے پہلے ارد گرد نظر دوڑائی اور پھر اپنے آپ پر جس پر وہ شرم سے زمین میں گڑنے کو تھی۔ اتنی کے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے شخص پر دوسری نگاہ بھی نہ ڈالی۔ وہ خاموشی سے آگے بڑھتے اس کے کندھوں پر اپنا کوٹ پھیلا گیا تھا۔

"نظریں اٹھائیں۔۔ یہ نظریں اٹھی ہوئی، سامنے والے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو اس کی حد بتاتی ہی جچتی ہیں، جھکی ہوئی نہیں۔۔" عام انتہائی سادہ سے انداز میں کہتے وہ آگے بڑھ گیا۔

اس نے حیرت سے اس بگڑے امیر زادے کو دیکھا تھا جسے وہ اتنا برا بھلا سنا رہی تھی اتنا نیچا دکھا رہی تھی اور وہ کیا کہہ گیا تھا۔ صرف دو ہی ملاقاتیں تو ہوئیں تھیں ان کی۔

کچھ قدم ہی لیے تھے کہ اس کے قدموں کی آہٹ محسوس نا کرتے وہ رُک گیا، بولا کچھ نہیں

۔

اسے رکتے دیکھ مہراب نے اپنے قدم بڑھائے اور جب وہ اس سے کچھ قدم آگے ہوئی تو اس نے بھی چلنا شروع کیا۔ بلکل ویسے ہی جیسے وہ دونوں اتنی دیر سے چل رہے تھے۔

۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"??Address"

بیک ویو مرر سے اسے دیکھتے پوچھا جو کب سے خاموش بیٹھی بس عرشیہ کی باتوں پر سر ہلا دیتی یا مسکرا دیتی تھی۔ وہ عرشیہ کی ہی کوئی بات سن رہی تھی جس کی وجہ سے اس کی بات پر دھیان نہیں دے سکی۔

"ایڈریس بتائیں گی یا ایسے ہی گھومتے رہیں۔۔؟" نظریں اسی پر تھیں لہجہ دھیما پر طنزیہ تھا۔

اس کی بات پر یکدم اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور وہ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا، دیکھتا رہا لمحے کے لیے بھی نظر نہ ہٹائی، اس کی یہ ہٹ دھرمی دیکھ اسے شدید غصّہ آیا۔

آبان کو مخاطب کرتے اسے ایڈریس بتایا اور پھر عرشیہ کی باتیں سننے میں مصروف ہو گئ۔ پر ایک طنزیہ نگاہ اس پر ڈالنا نہیں بھولی تھی۔

اس کے اس طرح اپنے آپ کو اگنور کرنے اور آبان کو جواب دینے پر اس کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں جبکہ سٹیرنگ پر رکھے ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔

اور یہ منظر اس لڑکی کی آنکھوں سے نہ چھپتے اسے ایک مسرور کن سکون بخشتا اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔

جسے دیکھ سید غزوان عالم کے غصّے کا گراف نیچے آیا۔

اگلے دس منٹ میں اِن کی گاڑی اس کے گھر کے آگے رکی تھی۔عناب کو گاڑی میں بیٹھے دیکھ گارڈ نے فوراً دروازہ کھولتے انہیں اندر آنے کا راستہ دیا۔

ابھی گاڑی کا دروازہ کھولنے کے لئے اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ دونوں ہی گاڑی سے اترتے اس کے دروازے کی طرف بڑھے۔غزوان سے پہلے آبان کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر تھا جسے دیکھ غزوان نے اپنے قدم پیچھے لیے۔

"آہہہ!! میرا پاؤں۔۔!!" پاؤں ابھی زمین پر رکھا ہی تھا کہ ایک شدید درد کی لہر اس کے پورے وجود میں دوڑا ٹھی، جسے محسوس کر وہ واپس گاڑی میں بیٹھی تھی۔

تینوں اس کی طرف بڑھے تھے۔

"کیا ہوا میم؟ درد ہو رہا ہے؟ آپ کا تو پاؤں بہت سوج رہا ہے۔۔" عرشی بھی گاڑی سے باہر آئی۔

"آئیں میں آپ کی مدد کر دوں۔۔" آبان نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

درد سی مینچتی آنکھیں کھولتے ایک نظر اس کے ہاتھ پر ڈالی اور ایک اس کے ساتھ کھڑے شخص پر جس کی نظریں اسی پر تھیں۔

ایک نظر اس پر ڈالتے عناب نے آبان کا ہاتھ تھاما اور اٹھنے کی کوشش کی، پر زرا ہی اٹھی تھی کہ پھر لڑکھڑا کر سیٹ پر گری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یا اللہ! بہت درد ہو رہا ہے میں نہیں چل سک۔۔"

"آپی!! کہاں تھیں آپ کب سے آپ کا موبائل ٹرائی کر رہی ہوں، ایک کال نہیں اٹھائی، اور یہ کیا، آپ کا پاؤں کتنا سوج رہا ہے، کیسے ہوا یہ سب؟ آپ ٹھیک ہیں؟" ابھی وہ اپنی بات

مکمل کرتی کہ سامنے سے آتی داریہ نے اس کو دیکھ اپنی پریشانی ظاہر کی اور اس کے پیر پر نظر کا پڑنا تھا کہ آنکھوں میں آنسو ہی آگئے تھے۔اسے دیکھ عرشیہ کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے جبکہ ان دونوں کی توجہ کا مرکز ابھی تک عناب کا پاؤں ہی تھا۔

"میری جان! میں ٹھیک ہوں، don't worry I'm fine۔۔"اس کی طرف پیار سے دیکھتے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔اس کا یہ انداز دیکھ سید غزوان عالم تو حیران رہ گیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"آں ہاں! کیا نرمی ہے لہجے میں، مجھے تو ہمیشہ کانٹ کھانے کو دوڑتی ہیں۔ ہمم نائس!!"بس سوچ ہی سکا تھا، کہا کچھ نہیں۔

"آئیں میں چھوڑ دوں اندر تک۔۔"غزوان کہتا آگے بڑھا اور اس کو اٹھانے کی غرض سے ابھی جھکا ہی تھا کہ وہ بولی۔

"داری! میرا بچہ جاؤ اندر جا کر عالیان کو بلا کر لاؤ۔۔" داریہ سے کہتے وہ زرا پیچھے ہوئی تھی۔"

وہ جو آگے بڑھا تھا اس کی اس حرکت پر غصّے سے تلملاتے پیچھے ہوا۔

کچھ دیر میں عالیان بھی آگیا تھا۔ عناب کو دیکھتے اس کی طرف بڑھا اور ان دونوں سے ہاتھ ملایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر آگے بڑھتے ایک ہاتھ عناب کی کمر پر لے جاتے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑتے اس کا وزن مکمل طور پر اپنے اوپر لیتا چلنے لگا، عناب نے بھی اپنا مکمل وزن عالیان پر ڈال دیا تھا اور پاؤں کو کھسکا کر آگے بڑھنے لگی۔

غزوان کی آنکھیں لال انگارہ ہوئیں تھیں عالیان کا ہاتھ اس کی کمر پر دیکھ، جسے عناب نے بھی دیکھ لیا تھا اور جیسے ہی دونوں کی نظریں ملی ایک کی آنکھوں میں سکون تھا سامنے والے کو راخ کر دینے کا تو دوسرے کی آنکھوں میں شدید جلن تھی اس راخ سے پہلے جلنے کی۔

"آپ لوگ اندر آئیں پلیز چائے پی کر جایئے گا۔۔" عناب نے جاتے جاتے رک کر انہیں اندر آنے کا کہا۔

غزوان بنا کوئی جواب دیے ایک سلگتی نگاہ اس پر ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا گاڑی میں جا بیٹھا۔اسے دیکھ عرشی اور آبان بھی عناب کو منع کرتے خدا حافظ کہتے گاڑی کی طرف چل دیے۔

"نہیں میم Thankyou so much پر پھر کبھی،اللہ حافظ !!"

"اللہ حافظ and Thankyou so much for helping me!!" ان کا شکریہ ادا کرتے خدا حافظ کہا۔

-

"انابی!!! روٹیاں لے آئیں۔۔" زینب بیگم نے سالن کا پیالہ ڈائینگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"جی! بڑی بہو آئی۔۔ اور تم لوگ جلدی ہاتھ چلاؤ، میرے آنے تک یہ سب صاف ہو جانا چاہیے۔۔" ان لوگوں کو کہتے باہر کی طرف بڑھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آغا جان! کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟؟ کچھ اور نکال دوں؟ اگر یہ اچھا نہیں لگ رہا۔۔"

زینب بیگم نے انھیں کھانا نہ کھاتے دیکھ پوچھا۔

"نہیں بس دل نہیں چاہ رہا۔۔" آغا جان نے کھانے سے ہاتھ ہٹاتے کہا۔

"پر آغا جان آپ کو دوائیاں بھی تو لینی ہیں نا پلیز تھوڑا سا کھا لیں۔۔" زینب بیگم نے پھر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اور اگر آپ نے جلدی سے کھانا شروع نہیں کیا تو مجھے ایک سیکنڈ نہیں لگے گا عکس آپی کو کال کرنے میں۔۔اب بتائیں کھا رہے ہیں یا۔۔" عینا نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں چھوٹی کرتے انہیں دیکھتے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔

"کھارہا ہوں۔۔عکس آپی کی چمچی، ویسے کل کالج سے کال آئی تھی تمہارے، عکس کو بتانا تھا بھول گیا۔۔"اور مسکرا کر مٹھی ٹھوڑی پر رکھتے اسے دیکھا۔

جیسے کہنا چاہ رہے ہو بیٹا دادا ہوں تمہارا۔

"آغا جان!! کھانا کھائیں بھئی۔۔"منہ بناتے کہتی اپنی پلیٹ پر جھک گئی۔

اور ڈائننگ پر بیٹھے سب لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی ان دادا پوتی کی باتیں سن کر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"رخسانہ بیٹا! حسسان کہاں ہے؟ صبح ناشتے پر بھی نہیں تھا اور ابھی کھانے پر بھی نہیں ہے، سب خیریت ہے؟؟"آغا جان نے سب رخسانہ بیگم سے پوچھا۔

"جی! جی آغا جان سب ٹھیک ہے، میں نے کال کی تھی تو کہنے لگے آفس کا کچھ کام ہے، لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔"رخسانہ بیگم نے جو بات ہوئی تھی وہ بتادی جبکہ پریشان تو وہ خود بھی تھیں کیونکہ کچھ دنوں سے حسان صاحب کا رویہ کافی عجیب لگ رہا تھا نہیں پر بولی نہیں کہ سب پریشان ہو جائیں گے۔

آغا جان نے ان کی بات سن کر احتشام صاحب کی طرف دیکھا۔

"جج۔۔جی! جی! آغا جان ایک کام تو تھا شاید وہ ہی کرنے چلا گیا، میں نے کہا بھی تھا کہ کل ہو جائے گا پر یہ بھی نا اسے کام کے آگے کچھ نہیں دکھتا، میں سمجھاؤں گا۔۔"آغا جان کی نظروں کا مفہوم سمجھتے فوراً بات بنائی جبکہ خود بھی پریشان ہوئے تھے کیونکہ آج تو صبح ہی کسی کام کا کہہ کر حسان صاحب آفس سے چلے گئے تھے۔

"ہمم صحیح۔۔"جواب دیتے اپنی پلیٹ پر جھکے۔

-

آج صبح ہی سے آفس میں شدید افرا تفری کا عالم تھا، سب سر جوڑے ایک اہم کیس پر کام کررہے تھے اور یہیں دوسری طرف کچھ لوگ تھے جنکے دماغ میں ایک ہی بات چل رہی تھی کہ آخر کون بلائے گا اُن دونوں کو۔

"چاچو، I,I mean sir میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ غاز کو بلانے کا کام ابی کو دے دیں، آپ کو نہیں لگتا یہ زیادہ بہتر طریقے سے بلا پائے گا نہیں۔۔" ابی کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

غازی کی تجویز پر اکثم میر نے ابی کی طرف دیکھا۔ جسے دیکھ وہ فوراً بولا۔

"جی نہیں! میں بلکل نہیں بلانے والا۔۔خود کا فیصلہ ہے تو خود ہی سرانجام بھی دیں۔۔"گھور وہ غازی کو رہا تھا پر مخاطب اکشم میر سے تھا۔

اس کے جواب پر اکشم نے ایک آئی برو اٹھائی تھی۔جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ مجھے منع کرو گے۔۔ واقعی!!

"نن نہیں سر میرا وہ مطلب نہیں تھا پر پلیز میں یہ نہیں کر سکتا۔۔"ابی نے بھی بات سمھالنی چاہی اور غازی کو گھورتے ہلکے سے بولا۔

"تو چل باہر،بتاتا ہوں تجھے تو میں۔۔"

"..Ok! Stop"

انہیں ایک دوسرے کو دیکھتے دیکھ بولا۔

Clubb of Quality Content

"میں خود کال کرلوں گا دونوں کو۔۔"ایک تو یہیں ہے اور دوسرا ابھی آہی رہا ہے۔۔"اکشم نے اپنے مخصوص انداز میں اپنے سیدھے ہاتھ کی تین انگلیوں اور انگوٹھے کے درمیان پین گھوماتے ہوئے کہا۔

"..Next candidate"

اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے دوسرے candidate کو بلایا۔دو گھنٹوں سے وہ اپنے لیے پرسنل اسسٹنٹ کے انٹرویو لے رہی تھی اور ایک بھی اسے ابھی تک صحیح نہیں لگا تھا۔ اب وہ تھک چکی تھی پر آج یہ کام تو اسے کرنا ہی تھا۔

"??May I come in"

اجازت چاہی۔

"!!Yes"

اجازت دی گئی۔

"بیٹھیں۔۔"

"..Thankyou"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک نظر اسے غور سے دیکھا، سلکی بال، کسرتی جسم پر وائٹ پلین شرٹ اور بلیک ڈریسنگ پینٹ پہنے تھا، آستین کہنیوں سے زرا نیچے فولڈ کی ہوئی تھیں جس سے اس کے ہاتھ کی ابھرتی نیلی رگیں واضح ہو رہی تھیں، گہری کالی آنکھیں الگ ہی منظر پیش کر رہی تھیں، جن میں دیکھتے، اس نے فوراً نظریں پھیری تھیں۔

So what's your name? Tell me something about "
"..yourself

Meer.. I have done my MBA recently And now "
want to pursue my career with a respectable
"..company like yours

پروفیشنل انداز میں بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

Ok, So Describe a time when you had to handle "
multiple tasks under tight deadlines. How did you
"?manage

اس کا حد سے زیادہ پروفیشنل انداز بھی سامنے بیٹھے پراعتماد لڑکے کے اعتماد میں زرا کمی نہیں لا یا تھا جو بات اسے بہت متاثر کر گئی تھی۔

"Facing multiple urgent tasks, I quickly prioritized, streamlined my workflow, and focused on high-impact actions. By staying organized and adaptable, I met all deadlines efficiently without compromising quality.."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر اعتماد انداز میں جواب دیا۔

"ہمم!Ok.."

اس کی سی وی اور ایجوکیشنل ڈاکومنٹس دیکھتے وہ کافی متاثر ہوئی تھی، اور انٹرنشپس سے ایکسپیرینس بھی کافی تھا پر کسی کمپنی کے ساتھ مستقل کام کرنے کا کوئی ایکسپرینس نہیں تھا پر اس کے علاوہ تو کوئی کمی نظر نہیں آئی تھی اسے۔

Impressive, your documents and educational " certificates, skills , internships certificates all are impressive, but you don't have any proper experience.. but it's absolutely fine, experience only comes by working so for that first you have "??to work so start it from tomorrow.. what say

پروفیشنل انداز میں کہتے آخر میں بات کو تھوڑا لائٹ سے انداز میں ختم کیا تاکہ سامنے بیٹھا شخص کمفرٹیبل ہو کر بات کر سکے۔

Thank you, Thankyou so much ma'am, "

Inshallah I'll be there tomorrow morning and will

"...surely be a good fit for this role

اس کا شکریہ کرتے وہ خوشی سے بولا۔

Take your appointment letter from Mr. Ahmed "

and he will also guide you about your work, so be

"...there tomorrow at 9:00 am sharp

میرال نے کرسی کی پشت سے کمر ٹکاتے ایزی ہوتے کہا۔اب وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی۔

"..Yes sure, ma'am"

اپنے سلکی بال پیچھے کرتے کہتے باہر نکل گیا۔

میرال نے اس لڑکے کو دیکھا تھا۔

شکل سے تو اسے کچھ immature سا لگا تھا پر جوابات اور تعلیمی قابلیت کافی متاثر کن تھی،

confident بھی تھا،ان۔سب خوبیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

-

"کیا کر رہے ہو، تم لوگ ابھی تک پتہ نہیں چلا تمہیں کہ وہاں یہ سب activities کون کروا رہا ہے؟؟"اکشم نے اب ابی کی طرف دیکھا تھا۔

"یہ ایک بہت بڑا گروہ ہے، جس کی جڑیں اس ملک سے باہر بیٹھے لوگ ہیں، اگر میں ان لوگوں کو ابھی کچھ کہتا ہوں تو وہ لوگ چوکنا ہو جائیں گے، بس ان جڑوں کو کھوکھلا کرنا ہے، مجھے تھوڑا سا وقت دیں، بہت جلد نتیجہ آپ کے سامنے ہو گا۔" کہتے کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔

Clubb of Quality Content

"ہمم!!اور تم؟ تم سے بھی کچھ کہا تھا میں نے۔۔"اب اکشم کا رُخ غازی کی طرف تھا۔جسے دیکھ ابی کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"ہنہہ،ہو گیا اس سے تو بس۔۔"اپنے آپ سے کہتے سر جھٹکا۔

"جی شروعات ہو چکی ہے،پہلا مرحلہ سر کر لیا ہے جیسا سوچا تھا بلکل ویسے ہی ہوا ہے۔۔"

ابی کی طرف ایک طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے کہا۔

"ہمم صحیح۔۔"

اکشم نے کہتے موبائل فون اٹھایا۔

وہ دونوں بھی اس کے کیبن سے باہر آ گئے تھے۔

-

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"Ok then کل ملتے ہیں آگے کی چیزیں discuss کرنے کے لیے۔۔" کھڑے ہوتے ایلا سے ہاتھ ملایا۔

"Thankyou so much for arranging everything at this much short notice, I'm really very Thankful to you Ms Mehraab.. you know what it was my dream that you organize my wedding" ایلا نے مسکراتے ہوئے کہا، اس کی خوشی کا اندازہ اس کے پرجوش طریقے سے بات کرتے انداز سے لگایا جا سکتا تھا۔

"اممم ہمم! مجھے خوشی ہوگی اتنی پیاری سی لڑکی کی شادی آرگانائز کر کے۔۔" مہراب نے بھی گرم جوشی سے ہاتھ ملاتے اس کے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھتے تھپکتے ہوئے کہا۔ وہ لڑکی اس سے

کافی چھوٹی تھی اور اتنے پیار بھرے انداز میں اس کے لیے اپنی پسندیدگی ظاہر کرتی اسے اور بھی پیاری لگی تھی۔

"..Ok, bye see you soon"

مہراب نے مسکراتے ہوئے سر کو ہلایا۔

اب اس کی توجہ پچھلے آدھے گھنٹے سے بجتے موبائل کی طرف گئی۔ کسی انون نمبر سے کال آرہی تھی۔ کچھ سوچتے اس نے کال ریسیو کی۔

"ہیلو!!"

سامنے سے کوئی جواب نہ ملا۔

اس کی آواز سنتے اس کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے۔پاک ایجنسی کا ایک خطرناک بے رحم شوٹر جس کی ایک نظر دشمنوں کی تو کیا خود اس کے ساتھ کام کرتے آفیسرز کی بھی سانسیں ساکن کر دیتی تھیں، وہ آج ایک لفظ نہیں کہہ پا رہا تھا۔اس لڑکی کے سامنے یہ پاک ایجنسی کا سخت دل، جانباز لیڈر ایسا ہی ہو جاتا تھا۔اس دفعہ تو تھا بھی غلطی پر اور اس بات کا اعتراف بھی کرتا تھا پر تب بھی اس سے دستبردار ہونے پر کسی طور راضی نہیں تھا اور وہ اسے دیکھنے تک کی روا نہیں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہیلووو!! کچھ بولیں گے؟؟ کون ہیں؟؟"موبائل کو کان سے ہٹا کر دیکھا۔

"اگر اب آپ نے کچھ نہیں بولا تو میں کال کٹ کر دوں گی 'کب سے کال کر کے تنگ کیا ہوا ہے اور اب جب بات کر رہی ہوں تو کوئی بول ہی نہیں رہا ہے۔۔"

سامنے سے وہ آنکھیں بند کیے اس کو بس سن رہا تھا۔

"اتنا غصّہ ؟؟"آنکھیں کھولتے ہوا میں سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

وہ اگلی سانس نہیں لے پائی تھی، اتنے سال بعد آج اس نے اس کی آواز سنی تھی، نہیں وہ نہیں ہو سکتا۔ اسے اپنے اندازے پر یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا جبکہ یہ بات وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ وہ اس کی آواز پہچاننے میں غلطی نہیں کر سکتی۔

"سوری؟؟ کون بات کر رہا ہے۔۔" اپنے شک کے غلط ہونے کی شدّت سے دعا کی تھی اس نے۔

"جھوٹ نہیں بول سکتی ہو تم۔۔"اس کی اس بچکانہ حرکت کا مزاق اڑایا گیا، سامنے موجود لڑکی کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہمم! صحیح کہہ رہے ہیں آپ، کیونکہ یہ آپ کی خوبی ہے، میری نہیں۔۔"ایسے تو پھر ایسے ہی صحیح، کبھی تو آمنے سامنے آنا ہی تھا۔

"ہمم! بہت تمیز سیکھ لی ہے لگ رہا ہے۔۔۔"اس کے آپ پر طنز کیا تھا۔وہ جو سارے خاندان کے کہنے پر بھی اسے آپ نہیں کہتی تھی، آج اس سے لاتعلقی ظاہر کرنے کے لیے اسے آپ کہہ کر مخاطب کر رہی تھی۔

"اور بھی بہت کچھ سیکھ لیا ہے میں نے، جیسے کہ آپ جیسے بے شرم، گھٹیا لوگوں کو کس طرح ڈیل کرنا ہے یہ بھی۔۔"اسے شدید غصّہ آیا تھا کس قدر ہٹ دھرمی سے بات کر رہا تھا اپنے کیے پر کوئی شرم نہیں تھی اس شخص کو۔

سامنے بیٹھے شخص نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں، پر یہ سب اسے برداشت کرنا ہوگا۔

"یہاں آجاؤ پھر بات کرتے ہیں۔۔"اس کی باتوں کو نظرانداز کیا۔

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے، ہمت ہے ویسے پہلے تو کال کی مجھے اور پھر اتنی ہمت کے واپس آنے کا کہہ رہے ہیں، مسٹر نہ تو میرا آپ سے ایسا کوئی رشتہ ہے اور نہ ہی ایسی کوئی شناسائی، تو لہذا اب مجھے فون کرنے کی ہمت نہیں کیجیے گا۔" کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ سامنے والے کے لہجے میں اجنبیت ہی اجنبیت تھی۔

"کیا رشتہ ہے اور کتنی شناسائی یہ تو بعد کے لیے رہنے دیتے ہیں، ابھی میری بات غور سے سنو، جن لوگوں سے آج کل شناسائی بڑھا رہی ہو نا؟ ایسا نہ ہو کے وہ تو کیا اس کی قبر تک نا ملے فاتحہ پڑھنے کے لئے، اور خود شرافت سے واپس آجاؤ ورنہ اگر میں لایا تو طریقہ تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔" بہت سکون سے سمجھالیا، وہ اکثم میر تھا جس کی ہر حد اس لڑکی پر آکر تمام ہوتی تھی، وہ اس طرح بات نہیں کرنا چاہتا تھا پر وہ منظر نہیں بھولا تھا، بس بہت ہوا۔

"آپ ہیں کون مسٹر؟؟اپنی حد میں رہیں، آپ سے زیادہ گراہوا انسان میں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا، کس حق سے یہ حق جتا رہے ہیں اور کتنا گرے گے،اور ہاں میری بات غور سے سن لیں کہ یہ شناسائی تو اب بڑھے گی اور ہر حد سے۔۔"

Youuu..shut up! Just shut upppp damn itt!! "

Don't try to test my patience Mehraab don't.. میں دینا کے لیے ظلام سفاک جانور ضرور ہوں، پر اپنے لیے بننے پر مجبور مت کرو، مت کرو damnn it.."

Clubb of Quality Content!

اس کا جملا مکمل بھی نہیں ہونے دیا اور چیخ اٹھا۔

اس کے آخری جملے پر اس کی آنکھیں سرخ انگارا ہوئیں تھیں کنپٹیوں کی نسیں ابھرتی اس کی برداشت کی انتہا کی گواہی دے رہی تھی۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، میرے لئے تو آپ پہلے بھی ظالم اور سفاک ہی تھے۔۔" کہتے فون اوف کر دیا۔

اس کے اس طرح فون بند کرنے پر اس نے اپنا فون زور سے دیوار اپر مارا تھا، اس کا آخری جملہ یاد آتے اس نے ایک زوردار ہاتھ سامنے رکھی شیشے کی میز پر مارا تھا اور ایک لمحے میں شیشے کی میز زمین پر بکھر کر اس کے بکھرے دل کا منظر پیش کر رہی تھی۔

اس کے کیبن سے آتی آوازوں پر ابی، غازی اور یمان تینوں اندر بھاگے تھے۔

Clubb of Quality Content!

دو دن پہلے آئی چوٹ پر دوبارہ کانچ لگنے سے زخم اور گہرا ہو گیا تھا اور خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا، ہر طرف کانچ بکھرا ہوا، ٹوٹا ہوا فون، یہ منظر ان تینوں کی چھٹی حس بیدار کر گیا تھا کچھ تو بہت غلط ہوا تھا۔ ورنہ اکشم میر ایسے آپا نہیں کھوتا تھا۔

"چاچو!! چاچو کیا ہوا؟؟" غازی آگے بڑھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، جو سرخ انگارا آنکھیں لیے مستقل ایک جگہ دیکھ رہا تھا۔

ابی اور یمان فرسٹ ایڈ لے کر اس کے ہاتھ کی طرف جھکے تھے۔ ایک دم اس نے ہاتھ چھڑاتے دونوں کی طرف نظر کی، یمان نے پھر ہاتھ پکڑا اور اب کی بار سختی سے پکڑتے ابی کو ڈریسنگ کرنے کے لیے کہتے اکثم کی نگاہوں کو سرے سے نظر انداز کیا تھا اس وقت وہ ان کا ہیڈ نہیں تھا، وہ ان کا چاچو تھا، اسے ان کی سننی تھی۔ اس کی ہٹ دھرمی دیکھ اکثم نے غازی کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"پاگل ہو چکی ہے تمہاری آنی اور اب جس طرح اس کا دماغ میں ٹھکانے لگاؤں گا نا، تم میں سے کوئی اگر میرے بیچ میں آیا تو یاد رکھنا میں کوئی لحاظ نہیں کروں گا۔۔ بھائی کو بھی بتا دینا۔۔۔" غازی کو دیکھتے آخر میں ان دونوں کو بھی دیکھا تھا جن کے ماتھے پر بل پڑے تھے مہراب کا ذکر سن کر۔

"آپ ہمارے لیے ہماری جان سے بھی زیادہ اہم ہیں آپ جان مانگے دے دینگے، پر وہ آپ کی چلتی سانسوں کی ضمانت ہیں، آپ کے چلتے دل کی دھڑکن ہیں انہیں ہر مشکل ہر پریشانی ہر مصیبت سے بچانا ہم پر فرض ہے۔۔" یمان نے کہتے اسے دیکھا۔

"اور آپ کو تو پتہ ہے کہ ہم اپنے فرض کو کتنی ایمانداری سے ادا کرتے ہیں.." غازی بھی مسکرایا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

آپ نے ہی تو سکھایا ہے، لیجیے پٹی بھی ہو گئی چاچو۔۔" ابی کہتے اٹھا۔

اکشم نے تینوں کو ایک زبردست گھوری سے نوازا تھا جو بڑی چالاکی سے گھما پھرا کر اس کی اہمیت اپنی زندگی میں بتاتے اسے مہراب کے ساتھ کچھ بھی کرنے سے خبردار کر گئے تھے۔

ہاتھ میں اٹھتی ٹیس زیادہ تھی یا دل کی پر اتنے درد میں بھی وہ ان تینوں کی حرکتوں پر مسکرادیا تھا۔

-

وہ اپنا سامان سمیٹ رہی تھی، ان دونوں کی فلائٹ جو کچھ دن پہلے کی تھی وہ موسم کی وجہ سے ڈیلے ہوگئی تھی۔اور بہت مشکلوں سے آج رات کی فلائٹ ملی تھی اور انہیں 9 بجے تک نکلنا تھا۔وہ ہوٹل میں ہی اسٹے کر رہی تھی حالانکہ اس بات پر دایان کو بہت غصّہ آیا تھا پر اسے پتہ تھا کہ اس کے کہنے پر بھی وہ گھر نہیں آئے گی۔اس لیے خاموش تھا۔

"Listen harry تم کچھ دن کے لیے چھٹیوں پر چلے جاؤ کیونکہ مجھے کچھ دن لگ جائے گے پاکستان میں تو تم یہاں کیا کرو گے، تھوڑا انجوائے کر آؤ۔۔"

اپنا سامان پیک کرتے ہیری سے کہا۔

"Thankyou sir.." ہیری نے خوشی سے اپنے دانت دکھاتے کہا۔

"دانت اندر کرو اب۔۔" دایان نے بے زاریت سے کہا۔

"Yes sir..." ہیری نے فوراً منہ بند کیا،اس سر کا کیا بھروسہ کب غصّہ آجائے ویسے بھی ان کا غصّہ ساتویں آسمان پر رہتا تھا۔"

اسے کہنے کے بعد پھر اپنا فون اٹھایا اور احد کو کال کی۔

"اسلام وعلیکم سر!!۔۔" احد نے ایک بیل پر کال پک کی۔

"وعلیکم السلام! احد میں ابھی تھوڑی دیر میں پاکستان کے لیے نکل رہا ہوں اور تمہیں تو میں پہلے ہی سب سمجھا چکا ہوں تو سب دیکھ لینا اگر کوئی مسلہ ہو تو کال کر لینا، ویسے انشاءاللہ کوئی مسلہ نہیں ہو گا I know you will manage--"

"انشاءاللہ سر-- take care of yourself and have a safe journey"

"Thankyou! Ok Allah Hafiz.."

"Allah Hafiz sir.."

فون رکھتے وہ چینج کرنے گیا۔

"رننگننگگگگگ!!!!"

"ہیلو!"

"کہاں ہو؟ وقت دیکھا ہے؟ کب تک نکلو گے؟؟"

اپنی گھڑی پر دیکھا جو ساڑھے آٹھ بجا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نو بجے میں آپ Hotel کے سامنے نظر آؤں گا آپ کو۔۔" کہتے اپنا کوٹ پہنا۔

"ہمم! ہیں؟؟ یہاں کیوں آؤ گے ایئرپورٹ پہنچنا ہے۔۔" اس کی اسی لاپرواہ طبیعت پر اسے غصّہ آتا تھا۔

"مجھے بھی پتہ ہے، آپ کو پک کرنے آؤ گا۔۔"

ڈریسنگ ٹیبل سے کنگا اٹھا کر بال سیٹ کرنے لگا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے، میں نے گاڑی کر لی ہے، آجاؤں گی میں ڈائریکٹ تمہارے ساتھ ایک پلین میں سفر کرنا میری مجبوری ہے پر ایک گاڑی میں سفر کرنا نہیں۔۔" کہتے فون رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آہ! کیوں آزماتی ہیں میرا اس قدر ضبط، بہت پچھتائیں گی۔۔۔" سیٹ کیے بالوں کو غصّے سے دونوں ہاتھوں میں لیتے کہا۔

"یار کیا پلیننگ کی ہے پھر؟؟" عینا نے صوفے پر بیٹھتے کہا۔

آج یہ پوری گینگ فرج ہاؤس میں قیام پذیر تھی۔

"کیا مطلب ؟" نین نے اپنے حسین کمر تک آتے براؤن بالوں کو جوڑے میں قید کرتے کہا۔

"ارے آپ لوگ بھول گئے۔۔ کل دوپہر تک دایان بھائی آنے والے ہیں نا! عکس آپی انہی کو تو لینے گئیں ہیں، بڑی ماما کے برتھڈے سرپرائز کے لیے۔۔۔" عینا نے ایسے آنکھیں پٹپٹائیں جیسے ان سب کی بہت بڑی معلومات میں اضافہ کیا ہو۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں تو یہ تو ہمیں پتہ ہے اور ساری پلیننگ بھی ہم کر چکے ہیں، سب سامان بھی آچکا ہے اب بس سب تیاری کرنی ہے جو ہم بس ابھی شروع کرے گے، ہیں نا نین۔۔" زوہان نے عام سے لہجے میں کہتے نین کو دیکھا۔

"ہاں بلکل۔۔" نین نے اپنی ہنسی روکی۔

"کیا مطلب میرے بن ہی سب کچھ کر لیا۔۔" عینا رونے والی ہو گئی۔

اس کی روتی شکل دیکھتے نین اور زوہان سے ہنسی برداشت کرنا مشکل ہوا۔

"ارے، کیا ہوا میری بچی کو کیوں ایسی شکل بنائی ہوئی ہے اور تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو؟؟" حمیرا بیگم جو ان سب کی پلیننگ میں شامل تھیں ان کے لیے Coffee اور کچھ snacks وغیرہ میز پر رکھتے بولیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Thankyou پھوپھو اس کی ابھی بہت ضرورت محسوس ہو رہی تھی،" زوہان کپ اٹھاتا بولا۔

"پھوپھو کی جان! پھوپھو کو بھی کوئی شکریہ بولتا ہے کیا، میرا بیٹا۔۔"اس کو مسنوئی گھورتے کہا۔

ابھی وہ سب باتیں کر رہے تھے جب شانزل فرج شاہ وہاں آیا۔ جسے دیکھ کر جہاں سب بہت خوش ہوئے تھے وہیں ایک وجود تھا جس کو اس کی یہاں موجودگی گراں گزری تھی۔

شانزل فرج شاہ فرج ہاؤس کا بڑا بیٹا جس نے اپنے باپ کے خلاف جاتے پولیس فورس جوائن کی تھی اور اپنی کمر توڑ محنت اور بہترین کارکردگی کے باعث بہت جلد ایس ایس پی کی پوسٹ پر پہنچ گیا تھا۔ ایک زمانہ خوف کھاتا تھا اس سے۔ کالے بال جنہیں جیل سے سیٹ کیے رکھا تھا، کالی آنکھیں، گندمی رنگت، مضبوط جسامت جس پر پولیس کی وردی نظر لگ جانے کی حد تک جچتی تھی، اور کالی بیرڈ جو اس کے چہرے پر خوب جچتی تھی۔

"اسلام وعلیکم! چچی جان! خیریت اس وقت سب یہاں۔۔" حمیرا بیگم کو سلام کرتے باقیوں سے بھی ملتے پوچھا۔

"ارے بیٹھیں نا پھر ہم بتاتے ہیں۔۔" عینا نے اسے ہاتھ پکڑتے بٹھانا چاہا۔

"اچھا بھئی! لو بیٹھ گیا اب بتاؤ۔۔" وہ بہت تھکا ہوا تھا اور چہرے سے بھی صاف پتہ چل رہا تھا پر سب کی خوشی کے لیے بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں جب کام کرنے لگو تو بلا لینا۔۔" نین سب کی توجہ اس پر دیکھ بے زار سے لہجے میں کہتی اٹھی۔

اس کی یہ بے زاریت، چڑ چڑا پن اس کی موجودگی پر تھا یہ سب نے محسوس کر لیا تھا پر بولا کوئی نہیں، شانزل فرج شاہ نے بھی نظر انداز کیا تھا۔

پھر سب نے شانزل کو اپنے پلینس بتائے جس پر شانزل مسکرا دیا۔ اسے پہلے ہی پتہ تھا دایان کے آنے کا، دایان حیدر شاہ کوئی فیصلہ لے اور اسے نہ بتائے آں ہاں! ایسا تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا، دونوں ایک دوسرے کی جان تھے، گہرے دوست تھے، ظاہر دونوں کو کرنا نہیں آتا تھا پر دونوں تھے اور یہ تو کوئی اندھا بھی دیکھ کر بتا سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

"پتہ نہیں کیا مسلے ہیں عینا کو بھی روک لیا اس غصیلے شاہ کو، جس کی نظروں سے ہی کوفت ہوتی ہے مجھے ایسے دیکھتے ہیں جیسے ہم سب ہی کوئی مجرم ہیں، صحیح بڑے پاپا نہیں منع کر رہے تھے پولیس فورس جوائن کرنے سے پہلے ہی کم آدم خور لگتے تھے جو پولیس فورس جوائن

کرنے کے بعد اور ہو گئے ہیں، مجھے تو پہلے بھی زہر لگتے تھے اور اب بھی زہر لگتے ہیں، نین یہ نہی کرو، نین وہ نہیں کرو، یہاں نہیں جائے گی وہاں نہیں جائے ارے بھئی کوئی پوچھے ان سے کے اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتے۔۔" بیڈ پر ڈھپ سے بیٹھتے اپنے آپ سے کہتے دانتوں سے ناخن کترنے لگی۔

غصّے میں اس کا یہ ہی حال ہوتا تھا اور غصّہ تو نین فرج شاہ کو شانزل فرج شاہ کی شکل دیکھتے ہی آ جاتا تھا۔

"یہ چلتی زبان اگر تمہاری باباجان دیکھ لیں تو غش غش کر اٹھیں۔۔" اپنے کمرے کے دروازے پر ارزم کو دیکھ اس کا موڈ فوراً ٹھیک ہوا۔

Clubb of Quality Content

"تم کب آئے؟ تم تو دو دن بعد آنے والے تھے نا!!" خوشی سے بیڈ سے کودی۔

"ہاں ہاں کام ہو گیا سو آ گیا۔۔ ویسے یہ بتاؤ کہ اب میرے پیارے سے بھائی نے کیا کر دیا جو اتنی باتیں سنائی جا رہی ہیں۔۔" ارزم اپنے اسپتال کے کام سے اسلام آباد گیا ہوا تھا اور ابھی

ہی لوٹا تھا۔ارزم سے اس کی بڑی دوستی تھی اور ارزم بھی اسے بہت چاہتا تھا اتنا کہ اپنے بھائی کی برائی بھی سن لیتا تھا ورنہ مجال ہے جو کوئی ارزم کے سامنے اس کے جان سے عزیز بھائی کو کچھ کہہ دے پر یہ نین فرج شاہ تھی،اسے تو سات خون معاف تھے۔

ارزم اسے دیکھتے مسکراتے کمرے میں رکھے صوفے پر جا کر بیٹھا۔

"کچھ کرتے کب ہیں بس گھورتے ہیں،مجھے ان کی موجودگی سے ہی چڑ ہے، شکل دیکھی ہے ہر وقت غصّہ ناک پر رہتا ہے وہ بھی صرف میرے لیے،زہر لگتے ہیں وہ مجھے۔۔" برا سا منہ بنایا۔

"اب تم زیادتی کر رہی ہو،اتنا خیال تو کرتے ہیں وہ تمہارا میرا کم سب کا،ہاں کچھ پابندیاں لگاتے ہیں تم پر تمہارے بھلے کے لیے ہی لگاتے ہیں۔۔"ارزم نے سمجھانا چاہا۔ہمیشہ اس کا

بچپنا سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا پر آج اس کے انداز سے نفرت جھلک رہی تھی اور یہ اسے قبول نہیں تھا، اس کا بھائی نفرت کیے جانے کے قابل تو نہیں تھا۔

"رہنے دو پتہ ہے کتنی فکر ہے انہیں میری، اور تم اگر ان کی وکالت کرنے آئے ہو تو ابھی نکلو میرے کمرے سے فوراً۔۔" اسے غصّے سے گھورا۔

"اچھا اچھا چلو چھوڑو ان باتوں کو، یہ لو یہ کچھ سامان لایا تھا میں تمہارے لیے، دیکھ کر بتاؤ کہ کیسی ہیں سب چیزیں۔۔" اس کا خراب ہوتا موڈ دیکھ بات بدلی۔

"واؤ! میرے لیے لائے ہو، یہ واچ کتنی حسین ہے۔۔ Thankyou Arzam"

سامان بیڈ پر نکالتے سب سے پہلے اس کی نظر اپنی پسندیدہ چیز یعنی واچ پر پڑی اسے گھڑیاں بہت پسند تھیں، اسی لیے جب بھی کوئی کہیں بھی جاتا تو اس کے لیے حسین سے حسین واچ ضرور لاتا تھا، گھڑیوں کا ایک وسیع کلیکشن موجود تھا اس کے پاس۔

"Thank you سے کام نہیں چلے گا میں بہت تھک چکا ہوں، اس لیے میرے لیے ایک اسٹرانگ اور اچھی سی کافی بنا کر لاؤ شاباش جاؤ جلدی سے۔۔" وہ واقعی بہت تھک گیا تھا اور اب کافی کی شدید طلب ہو رہی تھی۔

وہ کافی بناتی بھی بہت اچھی تھی۔حالانکہ خود کافی نہیں پیتی تھی بلکہ گھر میں کوئی بھی نہیں پیتا تھا سوائے ان دونوں بھائیوں کے اور اس نے انہی دونوں کے لیے بناتے بناتے سیکھی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"ہنہہ! اس کھڑوس کو بھی دے دیتی ہوں۔۔" کافی بیٹر سے پھینٹتے، دو کپس نکالے۔

دو کپس میں کافی نکالتے اس نے اپنے کمرے کا رخ کیا اوپر والے فلور پر ایک کمرہ اسکا اور دائیں طرف شانزل کا اور بائیں طرف ارزم کا کمرہ تھا۔اور نیچے بڑوں کے کمرے تھے۔

ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے دونوں گھروں سے متصل وسیع لان میں اس کھڑوس کی موجودگی محسوس ہوئی۔ یہ لان دونوں شاہ ولا کو جوڑتے ہوئے بنایا گیا تھا جو بے حد حسین تھا۔

"لو یہ تو یہاں ہیں شکر ہے ابھی ہی دکھ گئے۔۔"لان کی طرف رخ کیا۔

شانزل کی اس طرف کمر تھی وہ شاید کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

اسے سگریٹ کی بدبو محسوس ہوئی پر اس نے نظر انداز کیا کہ بھلا یہاں کون ہے جو پیئے گا اور خاموشی سے میز پر کافی رکھ کر جانے کے لیے پلٹی، ابھی پلٹی ہی تھی کہ اس کی آواز نے اس کے قدم روکے۔

"زہر تو نہیں ملایا اس میں ؟؟"اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود سگریٹ جلدی سے نیچے پھینکتے پاؤں سے کچلی۔ مگر افسوس وہ دیکھ چکی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں! کیونکہ مجھے ضرورت ہی نہیں ہے جب آپ نے خود اپنی موت کا انتظام کر ہی لیا ہے تو میں کیوں بھلا یہ گناہ اپنے سر لوں۔۔" عام سے انداز میں کہتے واپس مڑی۔

"ہمم! مطلب مر بھی جاؤں اور الزام بھی سر نہ آئے۔۔" کافی کا کپ اٹھاتے ایک ہاتھ ٹراوزر کی جیب میں ڈالا۔

وہ سر جھٹکتی اندر کی طرف چل دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ خاموشی سے اسے اندر جاتا دیکھتا رہا۔

ہزار شکایتوں کے باوجود وہ اس سے اتنی بھی بے خبر نہیں تھی اور اس بات کا احساس کافی میں موجود مٹھاس سے لگایا جا سکتا تھا۔

-

"تھک گیا میرا بچہ ؟؟" وہ آج بہت لیٹ آفس سے آئی تھی اور کھانے پر بھی نیچے نہیں آئی، ملازمہ اسے بلانے آئی تو پتہ چلا کہ صاحبزادی سو گئی ہیں۔ ابراج صاحب نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا پر اب اتنی رات ہو چکی تھی انہیں اس کے کھانے کی فکر ہوئی۔

جب وہ اس کے کمرے میں آئے تو دیکھا وہ اٹھ چکی تھی پر بیڈ پر ہی لیٹی موبائل استعمال کر رہی تھی۔

"نہیں بابا بس ابھی شروع شروع ہے تو عادت نہیں نا، ہو جائے گی ویسے مجھے مزا آ رہا ہے ایک نیا ایکسپیرینس ہے، آپ کو پتہ ہے بابا آج مجھے finally اپنے لیے پی-اے مل گیا، کب سے interview لے رہی ہوں پر کوئی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔" سائیڈ پر کھسکتے ابراج صاحب کو جگہ دی وہ اس کی دی گئی جگہ پر بیٹھتے اس کا سر سہلانے لگے۔

Clubb of Quality Content!

"ہمم! تو میرا بچہ انجوائے کر رہا ہے، چلو بھئی شکر ہے تمہارا ایک مسلہ تو حل ہوا۔۔ ویسے کیسا ہے بھئی یہ لڑکا جو میرال ملک کو satisfiy کر گیا۔۔" ابراج صاحب نے مسکراتے حیرت سے کہا۔

"ٹھیک ہے بابا! ابھی تو پتہ نہیں کہ کیسا کام کرے گا پر ہاں qualification,certificates, and Internship experience کافی appealing تھے so I finalized him، so hope کہ کام بھی اچھا ہو۔۔" عام سے لہجے میں بتایا۔

"ہمم! صحیح انشاءاللہ! اچھا ہی ہو گا، ابھی چلو اب آپ نیچے چل کر کھانا کھاؤ یا یہیں لے آؤں۔۔" ابراج صاحب نے اٹھتے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"امن! نہیں میں نیچے ہی چل رہی ہوں چلیں بس پانچ منٹ میں آئی۔۔" بھوک تو اسے واقعی بہت لگی تھی۔ فوراً سے اٹھی۔

ابراج صاحب اسے مسکراتے دیکھتے کمرے سے باہر آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جاری ہے۔

آہنگِ خوابیدہ

عرئضہ بتول

قسط نمبر:5

جب دنیا کی مایوسی مجھ پر چھا جاتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جب دنیا کی مایوسی مجھ پر چھا جاتی ہے،

اور میں رات کو ذرا سی آواز پر جاگ اٹھتا ہوں،

اس خوف سے کہ میری اور میرے بچوں کی زندگیاں کیسی ہوں گی،

تو میں جا کر وہاں لیٹ جاتا ہوں جہاں جنگلی بطخ

پانی پر اپنی خوبصورتی کے ساتھ آرام کرتی ہے،اور بڑا بگلا خوراک حاصل کرتا ہے۔

میں جنگلی مخلوقات کے سکون میں چلا جاتا ہوں،

جو اپنی زندگی کو غم کے اندیشوں سے بوجھل نہیں کرتے۔

میں خاموش پانی کی قربت میں پہنچ جاتا ہوں،

اور میں اپنے اوپر دن کی روشنی سے محروم ستاروں کو محسوس کرتا ہوں،

جو اپنی روشنی کے ساتھ انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔

کچھ وقت کے لیے،

میں دنیا کی رحمت میں آرام پاتا ہوں، اور آزاد ہو جاتا ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

~Wendell berry~

گھنے جنگلات کے بیچوں بیچ کہیں ایک چھوٹا سا کمرہ روشن ہو رہا تھا، وہاں ایک چار پائی اور کچھ لکڑی کی کرسیوں کے بیچ ایک چھوٹی میز رکھی تھی جس پر ابھی ایک آدمی نے آتے گرم الائچی والی چائے کی پیالی اس مکرو شخص کے آگے رکھی تھی، الائچی کی مہک ہر طرف پھیلتی چلی جا رہی تھی۔

"کل رات ہمارے چار ڈرگز سے بھرے ٹرک کراچی آئے گے۔۔اپنے آفیسرز کو سمجھا دیا ہے نا؟ سب اپنے بندے ہونے چاہیئے؟ خیال رکھنا پچھلی بار کی طرح اگر اس بار کوئی غلطی سرزد ہوئی تو یاد رکھنا کہ زی کی ڈکشنری میں غلطی جیسا کوئی لفظ موجود ہی نہیں ہے، پچھلی بار کی غلطی کو کسی طرح سمبھال لیا تھا میں نے مگر اس بار نہیں۔۔۔" کہتے اپنے ارد گرد دیکھا۔

"لیکن اس بار بھی اسی اڑیل آفیسر کی پوسٹنگ ہے یہاں اور اسی کے انڈر ہے وہ ایریا، اتنے لوگوں میں ایک واحد وہ ہی ہے جسے فرض اور ملک سے محبت کا بھوت چڑھا ہوا ہے، اس پاگل آدمی کے کوئی منہ نہیں لگ سکتا ہے اور نہ ہم اس کے سامنے ظاہر کر سکتے ہیں ورنہ ایک ہی

Clubb of Quality Content

صف میں ہم سب کو کھڑا کر کے جان سے مارنے میں ایک لمحہ نہیں لگائے گا۔۔ایسے انکاؤنٹر کرتا ہے کہ جیسے کوئی کھیل کھیل رہا ہو۔۔"تھا وہ بھی ایک پولیس والا پر ایک کرپٹ، دیمک کی طرح ملک کی بنیادوں کو کمزور کرنے والا ملک کا سپاہی۔

سامنے اس ایس ایس پی کا ذکر سنتے ذائقہ دار الائچی والی چائے کا ذائقہ اسے کڑوا لگا تھا۔

"اس کی فکر نہیں کرو اس کا انتظام بھی کر لیا ہے بہت گرمی ہے نا اس کے خون میں، اسے بھی ٹھنڈا کر دے گے، ملک کے لیے جوش مارتے اس کے خون کو روکنے کا وقت آگیا ہے بہت سمجھالیا اسے اب اس کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ اسے اس کی آرام گاہ تک پہنچا دیا جائے۔۔"سامنے رکھی کرسی کو ٹھوکر مارتے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سوچ کر کرنا جو کرنا ہے، مجھے وہ اکیلا نہیں لگتا ہے، کب کیا کرتا ہے کسی کو نہیں پتہ، آج تک اس کی مرضی کے خلاف اس کا ٹرانسفر تک نہیں ہو سکا ہے۔۔" پولیس کے روپ میں ملک کو کھانے والے اس گدھ نے سامنے بیٹھے شیطان کو ہوشیار کرنا چاہا۔

"ہاں ہاں! دیکھ لے گے فکر نہیں کرو، بہت آئے ایسے اور بہت گئے۔۔اب اس کی باری ہے۔۔"

کمینگی سے کہتے کال کٹ کی اور سم نکال کر پیروں سے کچلتے دوسری سم فون میں ڈالی۔اس گہرے جنگل کے بیچوں بیچ خطرناک جانوروں کے حلقے میں یہ درندے موجود تھے کسے اندازہ ہو سکتا تھا، یہ ان لوگوں کی بہت سیف جگہ تھی، پر شاید انہیں ابھی پتہ نہیں تھا کہ ان درندوں سے زیادہ خطرناک ملک کے جوان ہیں جو خونخوار بھیڑیوں کے مانند ان کے پیچھے ایسے لگے ہیں کہ ان کی نسلیں تک تباہ کر کے رکھ دے گے اور یہ کچھ نہیں کر پائے گے۔

-

بہت مشکل سے اپنے غصّے کو کنڑول کیا تھا آج اس

نے، شکل سے ہی اس کے غصّے کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا، گاڑی گیٹ سے اندر لا کر روکتے بنا

پارک کیے چابی گارڈ کو دیتے اندر چل دیا۔ پیچھے عرشیہ اور آبان حیران پریشان اسے دیکھ رہے

تھے۔

اس کے جانے کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"انہیں کیا ہوا؟؟" عرشیہ نے آنکھیں گھماتے کہا۔

آبان نے کندھے اُچکاتے اندر کی طرف قدم بڑھا دیے۔ جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ 'مجھے کیا پتہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عجیب ہی ہے بھئی آج کا تو دن ہی۔۔"عرشی بھی اس کے اس طرح کندھے اُچکانے پر منہ بناتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"غزوان بیٹے۔۔"دادو نے اسے روکنا چاہا۔

"دادو میں ابھی بہت تھک گیا ہوں، کچھ دیر میں آتا ہوں۔۔"وہ واقعی ابھی کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

اس کے جاتے ہی آبان اور عرشیہ بھی اندر آئے دونوں نے پہلے ہی گھر کال کر کے بتا دیا تھا کہ غزوان کے ساتھ ہیں۔

"اسلام و علیکم !"سب کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! اب آپ دونوں کے منہ کیوں لٹکے ہوئے ہیں نہ بڑے کا موڈ ٹھیک لگ رہا تھا نہ آپ دونوں کا لگ رہا ہے وجہ بتائے گے۔۔؟" دادو نے وہیں بیٹھتے آبان سے کہا عرشی تو سلام کرتی سیدھی اپنے روم میں گئی تھی وہ بہت تھک چکی تھی۔

"جی دادو سب ٹھیک ہے بس وہ آج۔۔" دادو اور باقی سب کو آج کا سارا واقعہ بتایا۔

"یااللہ! میرے بچے شکر ہے اس پاک ذات کا جس نے باحفاظت میرے بچوں کو گھر پہنچا دیا۔" دادو نے خدا کا شکر ادا کیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"انہیں اریسٹ کیوں نہیں کروایا؟ ایسے لوگوں کی کوئی معافی نہیں ہوتی صرف سزا ہوتی ہے وہ پھر یہ ہی حرکت کرے گے پاگل ہے کیا تم لوگوں کی وہ ٹیچر۔۔" اب کے زینیہ کو غصّہ آیا تھا عناب پر۔

"جی نہیں، وہ اچھی ہی اتنی ہیں کہ انہیں لگتا ہے اس پاس سب ان کی طرح ہیں لیکن گٹس ہیں ان میں اچھے اچھوں کے دماغ درست کر دینے کے، سو چل کریں اگر سدھارنے کا سوچا ہے تو ضرور سدھرے گے وہ لڑکے ورنہ اگر سزا دینے کا سوچتی نا تو سزا سے بچانا مشکل ہو جاتا انہیں کسی کا بھی۔۔" آبان کو اپنی بہن کا عناب کو ایسے کہنا بلکل اچھا نہیں لگا۔

"ہنہہ! جو بھی کہو۔۔" کہتے اپنے کمرے کا رُخ کیا۔

"تائی ماں کھانا تو لگوا دیں اب بھوک سے جان نکل رہی ہے۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔"

"لگواتی ہوں میری جان آپ آجاؤ۔۔" عالیہ بیگم کہتے کچن کی طرف چل دی۔

-

لندن میں اس وقت رات کے دس بج رہے تھے، وہ دونوں ایئرپورٹ پر بیٹھے اپنی فلائٹ کے اناؤنس ہونے کا ویٹ کر رہے تھے۔انہیں یہاں ائے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا پر دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی تھی دونوں الگ الگ بیٹھے تھے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ آپس میں کزنس ہیں۔ ایک ہی گھر کے لاڈلے بچے پر دریا کے دو الگ کنارے ہیں۔

ناچاہتے ہوئے بھی اپنی انا کو پیچھے رکھتے وہ اس کے لیے کافی کا کپ لایا۔

"لے لیں۔۔"اس کے آگے ہاتھ بڑھایا۔

"تھینک یو!پر مجھے نہیں چاہیئے، اگر چاہیے ہو گی تو خود لے لوں گی تمہیں زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"عام سے انداز میں کہتے واپس اپنی کتاب پر چہرہ جھکا لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پی لیں ورنہ میں تو ہوں ہی بد تمیز، کیئر لیس احساس سے عاری انسان، دو سیکنڈ نہیں لگاؤں گا یہاں سے واپس جانے میں۔۔" بہت ہوئی تھی وہ خود اسے مجبور کر رہی تھی۔

عکس نے آئی بر و اٹھاتے اسے دیکھا، اس نظر میں کیا تھا کہ وہ فوراً اپنی نگاہیں پھیر گیا پر ہاتھ پیچھے نہیں کیا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ اپنی کہی بات پر قائم ہے۔

"کاش اتنا پڑھنے، اتنے بڑے بزنس ٹائیکون بننے کے ساتھ ساتھ کچھ تمیز، کچھ احساس، کچھ انسانیت بھی سیکھ لی ہوتی۔۔"

"لے لیں ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔" اس کی بات کو نظرانداز کرتے پھر اپنی بات دوہرائی۔

"پچھتاؤ گے۔۔" کہتے کافی اس کے ہاتھ سے لی۔

Clubb of Quality Content

"اب میری نہیں آپ کی باری ہے۔۔"ایک آنکھ ونک کرتے کہتے واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھا۔

اگلے دس منٹ میں ان کی اناؤنس منٹ ہو گئی تھی دونوں اٹھے اور آگے بڑھے۔

دونوں کے ٹکٹس عکس نے ہی کروائے تھے اپنی پی-اے سے کہہ کر۔اسے بلکل حیرانی نہیں ہوئی تھی یہ دیکھ کر کہ دونوں کی سیٹس برابر برابر نہیں تھیں دونوں الگ رو میں تھے پر اس طرح کہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جہاز کو ٹیک اوف کیے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔عکس کو کب سے کسی کی نظریں اپنے آپ پر محسوس ہو رہی تھیں جب اس نے نظروں کے تعاقب میں برابر والی سیٹ کی جانب دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھتا ہاتھ کی بند مٹھی تھوڑی پر رکھے مسکراہٹ روکے ہوئے تھا۔

"آپپپ!!"عکس نے آپ پر زور دیتے کہا۔

"ہمم! نوٹ بیڈ پہچان گئیں آپ تو۔۔"کب سے روکی مسکراہٹ روکی نہ گئی۔

عکس نے ایک نظر اس کو گھور کر دیکھا۔

سرخ سفید رنگت، کھڑا نکشہ اس پر تراشیدہ سیاہ داڑھی اور سیاہ سلکی لمبے بال جو جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے، کسرتی مضبوط جسامت، گرے ویسٹ کوٹ پینٹ پر کالی شرٹ پہنے، وہ بیک وقت دلکش اور پر اثر محسوس ہوتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمم! آپ جیسے کرپٹ لوگ بہت فینسی ہوتے ہیں اور ہم جیسے فرض شناسوں کو آپ جیسے لوگوں کو بہت اچھے طریقے سے یاد رکھنا پڑتا ہے، کیا ہے نا آپ لوگوں کے کرتوت ہی کچھ ایسے ہوتے ہیں۔۔"آخر میں زرا ازدارانہ انداز میں کہتے رخ دوسری طرف کیا۔

عکس کو اپنے برابر میں بیٹھے لڑکے سے بات کرتے دیکھ اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے، یہ اس کی برداشت سے باہر تھا۔

"Excuse me, Syed Dayaan Haider Shah??" اٹھ کر عکس کی جانب آتے اس کے برابر میں بیٹھے لڑکے سے مخاطب ہوتے اپنا تعارف کروایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"Hello, Zain Yazdani..

اس نے عکس سے توجہ ہٹاتے اسے دیکھا۔

"اگر آپ کو مسلہ نہ ہو تو آپ مجھ سے اپنی جگہ بدل سکتے ہیں؟؟" اپنے آپ کو جتنا پُر سکون رکھ سکتا تھا، اتنا رکھنے کی کوشش کی گئی۔

"..Sorry but"

"یہ میری کزن ہیں مجھے ان سے زرا کچھ بات کرنی ہے سو۔۔"اس کی بات بیچ میں ہی روکتے فوراً بولا۔

عکس تو اس کے پل پل بدلتے انداز دیکھ رہی تھی، چہرے سے صاف غصّے کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا، پر اب بھلا کس بات پر غصّہ! چوبیس گھنٹے موصوف کی ناک پر غصّہ رہتا ہے۔ سوچتے ایک سانس خارج کی اور آس پاس سے لاتعلقی ظاہر کرتے بیگ سے کتاب نکال کر پڑھنے لگی۔

دایان کا بازوں بیٹھتے ہوئے اس کے بازو سے ٹکرایا جسے محسوس کرتے وہ سائیڈ پر کھسکی، اس کو سائیڈ پر ہوتے دیکھ دایان کے ماتھے پر پہلے سے زیادہ بل پڑے، اس کی اس حرکت پر اسے

کچھ دیر پہلے اس کا اس لڑکے سے باتیں کرنا یاد آیا تو غصّے سے اس کا وہ بازو جو ابھی اس کے ہاتھ سے لگا تھا پکڑتے واپس اپنی طرف کھینچتے غراتے لہجے میں بولا۔

"سکون سے بیٹھی رہیں جیسے کچھ دیر پہلے بیٹھی ہوئیں تھیں، اچھوت کی بیماری نہیں ہے مجھے اور کم از کم کچھ دیر پہلے بیٹھے اس شخص سے جس سے بہت باتیں ہو رہی تھیں، اس سے تو زیادہ ہی قابلِ اعتماد ہوں میں آپ کے لیے۔۔" کہتے جھٹکے سے اسے چھوڑا اور تھوڑا سا دوسری سائیڈ پر ہو گیا اس طرح کے غلطی سے بھی ان محترمہ سے نہ ٹکرائے۔ایر پوڈز لگاتے اپنی آنکھیں موند گیا ایسا ہو گیا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

وہ تو اس کی ہمت پر حیران تھی، دل تو چاہا ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر لگا دے پر بعد کے لیے چھوڑتے صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔کچھ دیر اسے گھورنے کے بعد خود بھی کتاب بند کرتے آنکھیں موند گئی۔

-

پاکستان میں اس وقت رات کے چار بج رہے تھے، بہت دیر سے کروٹیں بدلتے وہ اب تھک چکا تھا پر نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی، آج کا منظر بار باراس کی آنکھوں کے سامنے آتے اس کی بے سکونی کی وجہ بن رہا تھا۔

اٹھ کر بیٹھتے بیڈ کے سرہانے سے کمر لگاتے بیٹھا۔

Clubb of Quality Content!

"مس عناب کو اندر بھیجیں۔۔" انٹرکام پر بولتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

اس واقعے کو تین دن گزر چکے تھے اور ان تین دنوں میں ایک بار بھی ان دونوں کا سامنہ نہیں ہوا تھا اور یہ یقیناً اس پاگل لڑکی کی ہی کوششوں کا نتیجہ تھا۔

ابھی ہی تو دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہوا تھا ورنہ وہ تو اسے کوئی جلاّد سمجھتی تھی پر اب کچھ وقت سے اس کے ساتھ کام کرتے اس کی رائے کچھ کچھ بدلی تھی اور پھر اس واقعے کا ہونا۔

حیرت کا مکان تو یہ تھا کہ ایک دنیا کو اپنی نظروں پر چلانے والا سید غزوان عالم، ہر ممکن کوشش کرتا تھا اس لڑکی کے کمفرٹ کے لیے، کسی کی پرواہ نا کرنے والا کوئی کچھ سوچے اس کے بارے میں اسے فرق نہیں پڑتا، پر آج جب خود کی زات اس لڑکی کے آگے مسمار ہو رہی تھی تو اسے کسی طور چین نہیں آ رہا تھا، پر ظاہر نہیں کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازے پر ستک ہوئی۔

"یا کم ان!!" اپنے سامنے اسکرین پر دیکھتے مصروف سے انداز میں کہا۔

"سر آپ نے بلایا؟؟"

"آپ؟؟آپ کو تو نہیں بلایا میں نے۔۔"سارہ کو دیکھتے پوچھا۔

"جی سر! وہ دراصل عناب کچھ کام کر رہی تھی تو۔۔آپ آپ مجھے بتا دیں میں اسے بتا دوں گی وہ کہہ رہی تھی۔۔"سارہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔اس کے غصّے سے کون واقف نہیں تھا پر بس دوستی کی خاطر آگئی اپنی عزت افزائی کے لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سارہ دو سیکنڈ میں یہاں سے باہر جائیں اور اگر اگلے دو منٹ میں وہ یہاں نہیں آئیں تو آپ دونوں کل سے یہاں نہیں آیئے گا۔۔"اپنے آپ پر قابو پاتے حتی الامکان اپنی آواز اونچی ہونے سے روکی۔

"یار عناب پلیز جاؤ اندر دیکھو کیا کہہ رہے ہیں ورنہ ہم دونوں کی انٹرنشپ یہیں ختم سمجھو۔۔ دیکھو یار تمہیں اس جوب کی ضرورت نہ صحیح پر مجھے بہت ہے اور تم یہ بات اچھے سے جانتی ہو

پلیز اگر اگلے دو منٹ میں تم نا گئیں تو ہم دونوں باہر ہونگے۔۔"اس کے آفس سے دوڑتے ہوئے اس تک آئی اور ایک ہی سانس میں اپنی بات مکمل کی۔چہرہ پسینے سے تر ہو رہا تھا۔

اس کی حالت دیکھتے صرف اس کی جوب نہ چلی جائے اس نے ہمت کی اور اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ماتھے پر آیا پسینہ ٹشو سے صاف کیا۔

"میں، میں آتی ہوں۔۔"اسے کہتی اس کے آفس کی جناب مڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ناککک!!!"

"کم ان!!!"دانت بھینچتے کہا،ہاتھ کی مٹھی بناتے ٹھوڑی پر رکھے، نظریں اسکرین پر ہی تھی ابھی بھی۔

اندر آتے اس کی ٹیبل سے زرا فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔

"سر!! آپ نے بلایا تھا؟؟"پروفیشنل سے انداز میں پوچھا جیسے پہلے کچھ ہوا ہی نہیں۔

"بیٹھیے۔۔"اس کی طرف نگاہیں اٹھاتے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"I'm ok sir..آپ پلیز کام بتا دیں؟؟"

ٹس سے مس نہ ہوئی۔

اس کی برداشت جواب دے رہی تھی اب۔

"دیکھیں عناب جو کچھ آپ نے دیکھا اس دن ایسا کچھ نہیں تھا، آپ کو۔۔" تحمل سے ضبط کرتے کہنا چاہا کہ وہ بات جانتے بولی۔

"دیکھیں سر وہ آپ کا معاملہ ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں لہزا آپ مجھ سے یہ سب ڈسکس نہ کریں تو ہی اچھا ہو گا۔۔"

"میری بات سنیں خاموشی سے۔۔" پھر تحمّل سے کہتے کھڑا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ سمجھتے کیا ہیں اپنے آپ کو؟ یہ مت سمجھیے گا کہ آپ کی دھمکی کے ڈر سے آئی ہوں، میں یہاں صرف سارہ کی وجہ سے آئی ہوں جس کا کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی سزا سنائی ہے آپ نے۔۔ آپ کو جو کرنا ہے کریں آئی ڈونٹ کیر، لینا ہو یا۔۔" کہنے پر آئی تو کہتی ہی چلی گئی۔

"Ohhhh you just shut up, shut up!!!" وہ دھاڑا تھا اس کی آخری بات پر۔

اس کے دھاڑنے پر وہ دو قدم پیچھے ہوئی، چہرہ یکدم لٹھے کے مانند سفید ہو رہا تھا۔ اسے دیکھتے اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔

"تمہیں کس طرح سمجھاؤں میں کہ۔۔" اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے آنکھیں بند کرتے کھولیں۔

"نہیں سمجھائیں، پلیز نہیں سمجھائیں مجھے کچھ نہیں سمجھنا۔۔" روہانسی آواز میں بمشکل اپنے الفاظ مکمل کرتی آفس سے باہر نکلی۔

Clubb of Quality Content!

"آہہ، شٹ!!" پیچھے وہ اپنے ہاتھ کی مٹھی بناتے دیوار پر مارتے چیخا۔

اپنے آپ پر شدید غصّہ آیا تھا۔

جتنا اس لڑکی کو سمجھانے کی کوشش کرتا سب اتنا ہی زیادہ الجھتا جا رہا تھا۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ مسلسل بجتے فون کی آواز سنتے سوچوں سے باہر آیا۔

"یار تم نے پہلے بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور آج بھی نہیں کر رہی ہو، اس سے زیادہ برداشت نہیں ہے مجھ میں، نہیں کرو یہ سب نہیں کرو۔۔" اپنے آپ سے کہتے بجتے فون کو بنا دیکھے بند کر دیا۔

وہ جو نظر میں رکھ لے تو جی جاؤں،

اور جو نظر پھیر لے تو مر جاؤں!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

-

صبح کی سفیدی ہر طرف پھیلتی،ایک نئی صبح کے آغاز کا اعلان کر رہی تھی۔اس نئی صبح میں کچھ نیا ہوتے ہوئے بھی کچھ خاص محسوس ہو رہا تھا،روز کی طرح ہو کر بھی کچھ نئے پہلوؤں کی سرگوشیاں سنائی دے رہیں تھیں۔

"Happy birthday!!

بیگم صاحبہ ! ہمیشہ خوش رہیں اور میرے ساتھ رہیں۔۔"احتشام صاحب نے ان کے ماتھے پر پیار کرتے کہا۔

"Thankyou جناب اور میرا تحفہ ؟؟"

مسکرا کر دیکھتے شرارتی انداز میں کہا۔

"آج تک بھولا ہوں، جو آج بھولوں گا۔۔" جھینپتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ احتشام صاحب تو ہمیشہ تحفہ لینا بھول ہی جاتے تھے وہ تو ان کی خوش قسمتی ہے کہ ہر بار عکس پہلے سے تحفہ لے لیا کرتی ان کے لیے۔پر آج تو وہ جہاں تھی ہی نہیں اور یہ ہی وجہ تھی کہ زینب بیگم کی مسکراہٹ ہی نہیں رک رہی تھی یہ سوچ کر کہ اب کیا کرے گے یہ جناب۔

"جی جی! بلکل کائیں پھر دیں؟"ان کے آگے ہاتھ پھیلایا اور ایک ہاتھ اپنے منہ پر رکھتے مسکراہٹ روکنے کی کوشش کی۔

"ادھر آئیں۔۔"انہیں آئنے کے سامنے کھڑا کرتے خود ان کے ڈریسنگ ٹیبل کی دراز سے جھک کر ایک کیس نکالا۔

"سامنے دیکھیں نا۔۔" وہ جو انہیں ہی دیکھ رہیں تھیں ڈپٹ کر بولے۔

اور پھر کیا کھولتے ایک حسین ڈائمنڈ نیکلیس نکالتے ان کی گردن میں پہنایا، نیکلیس کو گولائی پر لائین سے چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈس لگے ہوئے تھے اور آگے سے ہلکا سا وی شیپ دیتے اس میں ایک ڈائمنڈس سے زرا بڑا لال زرقون کا موتی لٹکتا اسے چار چاند لگا رہا تھا اور پھر دو چھوٹے چھوٹے پر انتہائی حسین ٹوپس نکالاتے ان کی طرف بڑھائے۔

"کیسا لگا؟؟" اب احتشام صاحب کی باری تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بہت حسین ہے، بہت زیادہ خوبصورت!!" زینب بیگم نے ان کے ہاتھ سے کیس اور ٹوپس لیے۔

"چلیں اب نیچے چل کر ناشتہ کرتے ہیں سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔" زینب بیگم نے کیس رکھتے ہوئے کہا۔

"ہمم! چلیں۔۔" اپنی فائل اٹھائی۔

دونوں کو اپنے کمرے سے باہر آتے دیکھ سب ایک ساتھ بولے۔

"ہیپی برتھڈے ٹو یو، ہیپی برتھڈے ٹو ڈیر بڑی ماما، ہیپی برتھڈے ٹو یو وو!!!سب نے مسکراتے گاتے تالیاں بجائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھینکیو! میرے بچے۔۔" سب کو پیار کرتے گلے ملیں۔

"جگہ دو بھئی، ہمیں بھی تو اپنی بیٹی کو وش کرنا ہے۔۔" آغا جان کمرے میں داخل ہوتے زینب بیگم کی طرف بڑھے، ان کی آواز سنتے زینب بیگم بھی سر پر دوپٹہ لیتی ان کی طرف آئیں۔

"اسلام و علیکم! آغا جان۔۔"زینب بیگم نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! میری پیاری سی بیٹی کو سالگرہ بہت بہت مبارک ہو، خوش رہو آباد رہو میری بیٹی۔"زینب بیگم کے ڈر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

"آمین! شکریہ! آغا جان۔۔"مسکراتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

"پہلے ہی دن آپ لیٹ ہیں مسٹر میر۔۔؟" میرال ملک کو غیر زمیداری اور غیر زمیدار لوگوں دونوں سے سخت نفرت تھی وہ خود بھی اس بات کا بہت خیال رکھتی تھی، اپنا خود کا آفس ہوتے ہوئے بھی وہ لیٹ نہیں ہوتی تھی۔

"آئی ایم سوری، میم وہ دراصل راستے میں ایک حادثہ پیش آگیا تھا تو بس وہ۔۔ آئندہ میں کوشش کروں گا کہ آپ کو شکایت کا موقع نہ دوں۔۔" اس کا بگڑا چہرہ دیکھتے بولا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"ہمم! بی کیر فل نیکسٹ ٹائم۔۔" اس کی طرف سے نظریں پھیرتے سامنے کھلی کمپیوٹر کی اسکرین پر ڈالیں۔

"آپ ایک ہفتے تک احمد صاحب کی سرپرستی میں کام کریں اور سیکھ لیں کہ آپ کے کیا کام ہیں دین آپ خود سب چیزیں سنبھال لیجیے گا۔۔" بات کرتے اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں جن کو بہت غور سے دیکھا تھا سامنے کھڑے اس لڑکے نے۔

"اوکے میم، بٹ اگر میں کچھ کہنا چاہوں؟ آپ اگر برا نہ مانیں تو؟؟" تھوڑا سا آگے آیا۔

"جی کہیں۔۔؟" ایک لمحے میں اس کی نظریں اٹھتے سامنے کھڑے اس لڑکے پر ٹھہری تھیں۔

"میں اپنے کام اور ساری ڈیٹیلس پوچھ کر اور سمجھ کر آیا ہوں احمد صاحب سے تو میں آج سے ہی اپنا کام خود کرنا چاہتا ہوں۔ I, I don't think that I need any support so..may I?"

وہ ایسا ہی تھا اسے اپنے کام میں نہ تو کسی کی دخل اندازی پسند تھی اور نہ ہی اسے کسی کی ضرورت تھی۔ اور ایسا صرف اسے لگتا ہی نہیں تھا بلکہ واقعی ایسا تھا اور یہ بات آنے والا وقت بہت اچھے سے سب پر ظاہر کرنے والا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہمم !Sure why not....!"اس کی بات پر ایک آئی برو اٹھاتے اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر بولی،اسے اس لڑکے کا کانفیڈنس کافی متاثر کر رہا تھا پر کہیں نہ کہیں وہ اسے کچھ اوور کانفیڈینٹ بھی لگا تھا اور یہ بات میرال ملک کو پسند نہیں آئی تھی پر اگنور کر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو پھر آج کا شیڈیول ؟؟؟"اس کی انگلیاں پھر کی بورڈ پر مصروف ہو چکی تھیں۔

"میم آج آپ کو 11 بجے سائیٹ وزٹ کے لیے جانا ہے اور پھر اس کے بعد 3 بجے آپ کی شاہ گروپ اوف انڈسٹریز کے ساتھ میٹنگ ہے۔۔"پروفیشنل انداز میں ٹیبلیٹ پر ہاتھ چلاتا اسے بتاتا گیا۔

"Ok! آپ میرے ساتھ چلے گے وزٹ کے لیے سو بی ریڈی۔۔"

"Ok ma'am.."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٹیب بند کرتے ہاتھ نیچے کیے۔

"آپ جا سکتے ہیں۔۔"اوکے کہتا وہ باہر آکر اپنے کیبن میں بیٹھ گیا،اس کے آفس کے برابر والا روم اس کا کیبن تھا۔جہاں سے وہ دونوں بہت آرام سے ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ ہاں پر میرال ملک کا آفس ساؤنڈ پروف تھا آواز باہر نہیں آسکتی تھی۔

-

وہ دونوں کراچی آ چکے تھے، شانزل انہیں ریسیو کرنے ایئرپورٹ آیا تھا، آنا تو سب چاہتے تھے پر اگر سب آ جاتے تو زینب بیگم کو بھی شک ہوتا اور تیاری بھی دیکھنی تھی تو باقی سب گھر پر ہی سب تیاریوں میں لگے ہوئے تھے اور شانزل یہاں آ گیا تھا۔

عکس کو دیکھ وہ اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اس کی نظر عکس کے ساتھ چلتے دایان پر پڑی، اس سخت دل ایس پی کی آنکھوں میں نمی آئی تھی اپنے اس بھائی کم دوست زیادہ کو دیکھ، جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا۔

دایان کی بھی آنکھیں مسکرائی تھیں اسے دیکھ کے، آگے بڑھتے دونوں گلے لگے، دونوں نے ایک دوسرے کو اتنی زور سے گلے لگایا تھا کہ جیسے اتنے سالوں کا کرب، شکوہ، غصّہ، احساسات سب واضح کر دینا چاہا ہو۔

"کیسے ہو میرے شیر؟" شانزل نے پیچھے ہوتے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ٹھیک ہوں، اور تم؟"

"جب میرا شیر ٹھیک ہے تو میں بھی ٹھیک۔۔" اس کی گردن پر دونوں ہاتھ رکھتے کہا۔

بچپن سے شانزل کی جان تھی دایان میں اور دایان بھی کچھ کم پیار نہیں کرتا تھا، آج بھی اگر دایان حیدر شاہ کی ہر بات، ہر عمل سے کوئی باخبر تھا تو وہ شانزل فرج شاہ ہی تھا۔

"اگر بھائیوں کا ہو گیا ہو تو کیا ہم چل سکتے ہیں؟ مجھے اور بھی بہت کام ہیں۔۔"عکس نے شانزل کی طرف دیکھتے کہا۔ دایان حیدر شاہ کو پھر اگنور کیا گیا تھا مکمل طور پر۔

اسے دیکھتے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا جہاں شانزل کے چہرے پر دایان کو چھیڑتی مسکراہٹ تھی تو دایان حیدر شاہ کا چہرے پر غصّہ ہمیشہ کی طرح۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چل یار شانزل۔۔" گویا اس نے بھی عکس حیدر شاہ کو مکمل طور پر اگنور کرنا چاہا تھا۔ اتنے عرصے میں پہلی بار عکس کو اس کی حرکت پر غصّہ نہیں بلکہ ہنسی آئی تھی جسے وہ کمال مہارت سے کنٹرول کر گئی تھی۔

"بچے ہوا بھی بیٹا۔۔ چلیں شانزل۔"اس کے پاس سے گزرتے اسے کہا اور پھر شانزل کو مخاطب کرتی گاڑی کی طرف رُخ کیا۔

اس کے بچے اور بیٹا کہنے پر وہ دانت بھینچتے رہ گیا۔ شانزل کا ایک زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

"چل آجا میری جان۔۔" اسے لیتا وہ بھی گاڑی میں آکر بیٹھا۔

"تم لوگ بہت تھک گئے ہوگے نا، میں نے ہوٹیل میں رومز بک کر لیے ہیں وہاں چل کر آرام کرو پھر انشاءاللہ کچھ گھنٹے تک گھر کے لیے نکلتے ہیں وہاں بھی سب تیاریاں تقریباً ہو ہی چکی ہیں۔۔" شانزل نے ڈرائیو کرتے کہا۔

"امم! نہیں مجھے ابھی مال جانا ہے میں نے ماما کے لیے گفٹ کا آرڈر دیا ہوا تھا بس وہ لینا ہے اور کچھ تھوڑی بہت شاپنگ بھی کرنی ہے تو مال کی طرف لے لیں گاڑی، میرے تو یہ کام۔ پہلے ہی ہو جاتے پر ایک مسلے کو حل کرنے میں وقت برباد ہو گیا سارا۔۔" تفصیل سے بتاتے آخر میں سرسری سا اسے دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" صحیح! پہلے ہم ایسا کرتے ہیں اسے ہوٹیل چھوڑ دیتے ہیں پھر چلتے ہیں۔۔"

اس لڑکے کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے فوراً بات سنبھالتے کہا۔

"نہیں مجھے بھی ماما کے لیے گفٹ لینا ہے۔۔"ماما پر زور دیا گیا، جیسے جتانا چاہا ہو کہ مجھے بھی یاد ہے، خیال ہے اپنی ماں کا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"او کے۔۔"شانزل نے گاڑی مال جانے والی روڈ پر ڈالی۔

-

آج اس نے یونیورسٹی سے اوف لیا تھا کیونکہ کل پاؤں بہت زیادہ سوج گیا تھا اور اس کا چلنا تو دور پاؤں ہلانا بھی محال تھا لیکن ڈاکٹر کی دوائیوں سے بہت فرق پڑا تھا کہ سوجن بلکل ختم ہو چکی تھی اور اب وہ چل بھی پا رہی تھی۔ بس زرا سی چبن سی تھی وہ بھی پاؤں پر زیادہ دیر وزن ڈالے رہنے پر ہو رہی تھی۔

ابھی وہ کھانا پکا کر کچن سے آئی تھی جبکہ داریہ نے منع کر دیا تھا کہ وہ نہ بنائے بلکہ درایہ کچھ بنا لے گی پر وہ عناب حیدر ہی کیا جو اپنی بہن کو زرا تکلیف اٹھانے دے۔ خیر کچھ غلط بھی نہیں تھا اس کا احساس کرنا کیونکہ داریہ کا آج آخری ٹیسٹ تھا اور وہ کالج گئی ہوئی تھی پوری رات کی تھکی اور پھر کالج سے آکر وہ کھانا بناتی اسی احساس کے تحت اس نے اٹھ کر جلدی سے چکن بنائی اور ساتھ روٹیاں بھی بنا کر رکھیں۔

"آپی!! آپ کو پتہ ہے آج کا ٹیسٹ تو میرا اتنا زبردست ہوا ہے کہ بس کیا ہی بتاؤں، فل مارکس آئے گے اور پھر آپ کو یاد ہے نا کہ کیا وعدہ کیا تھا آپ نے؟؟" پیچھے سے آتے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ آج بہت خوش لگ رہی تھی اور اس کے چہرے کی یہ خوشی عناب کے لیے کسی کافِ کلیم سے کم نہ تھی۔

"شاباش! کیا بات ہے میرا بچہ تو بہت ذہین ہوتا جا رہا ہے۔۔" پین اپنے میسی سے جوڑے میں لگاتے کاپی بند کرتے ٹیبل پر رکھی۔ وہ اپنی اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی پیپرز چیک کر رہی تھی جب دار یہ خوشی سے پھولے نہ سماتی اس سے آکر لگی۔

"جی بلکل! اور یہ کیا کہ ہوتی جا رہی ہوں؟ میں ہمیشہ سے ہی ذہین تھی اور ہوں۔۔ اور گفٹ ریڈی رکھیے گا۔۔" دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔

Clubb of Quality Content!

"اچھا اچھا! میرے لالچی بچے۔۔" عناب نے اس کا ہاتھ تھامتے برابر میں رکھی کرسی پر بٹھایا۔

"چلو اب جلدی سے فریش ہو کر باہر آؤ میں جب تک کھانا لگاتی ہوں۔"

"آپی آپ کو منع کیا تھا میں نے۔۔" اس نے اسے گھورا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپی کا بچہ اب آپی ٹھیک ہیں اسی لیے اٹھ کر بنا لیا ورنہ آپ ہی کو بنانا ہوتا۔۔ اگر میں ٹھیک نہیں ہوتی تو تھوڑی نہ بناتی، اب جلدی سے آؤ، جاؤ شاباش۔۔" کہتے باہر آئی۔

"آپی آج تو عینا کی بڑی ماما کی برتھ ڈے ہے تو کیا ہم جا رہے ہیں؟؟ عینا بہت کہہ رہی تھی، میں نے کہہ تو دیا تھا آپ کے پاؤں کا پر بہت ضد کر رہی تھی۔۔" سیلیڈ اٹھاتے اپنی پلیٹ میں ڈالی۔

"ہاں! عکس کی کال آئی تھی جانا تو ہے، پاؤں تو اب بہتر ہے پر بس زیادہ دیر کھڑی نہیں ہو سکتی خیر تم تیاری کر و چلے گے انشاءاللہ!" کہتے نوالہ منہ میں ڈالا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"عناب!! اوپر آیئے گا زرا بیٹا۔۔" اوپر سے ہمدان صاحب کی آواز آئی۔

"جی چاچو، آئی۔"

''آپ کیوں جائیں گی وہ لوگ آئیں گے ابھی بولتی ہوں کہ آپ کے پیر میں لگی ہے ایک دفعہ بھی دیکھنے نہیں آیا کوئی۔۔''داریہ نے اس کا ہاتھ پکڑتے روکنا چاہا۔

''نہیں میری جان! میں ٹھیک ہوں اور وقت نہیں ملا ہو گا ورنہ ضرور آتے۔''اسے پیار سے سمجھاتے ہاتھ چھڑایا۔

''کچھ نہیں ہو سکتا آپ کا آپی۔۔''منہ بناتے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''جی چاچو!''

''آؤ آؤ بیٹا جی، بیٹھو یہاں۔۔''

"آپ کو کچھ کام تھا؟؟" پاس صوفے پر بیٹھتے پوچھا۔

"ارے نہیں کام تو کیا ہی ہو گا مجھے، بس آفس کے جھمیلوں کو سنبھالتے اب تھکن ہونے لگی ہے۔۔"صوفے سے ٹیک لگائے بولے۔

"اگر آپ کو ٹھیک لگے تو میں آفس جوائن کر لوں؟؟"عناب نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں نہیں! بلکل نہیں۔۔"اچانک سے سیدھے ہوتے تیز آواز میں بولے۔

"ارے میرا مطلب ہے کہ نہیں نہیں تم کیوں ان جھمیلوں میں پڑو گی ابھی تمہارا چاچا زندہ ہے میں دیکھ لوں گا سب، اپنی بیٹی کو ایسے لوگوں کے آگے تھوڑی نہ بھیجوں گا۔۔نہ میری بچی نہ

بھائی صاحب کو کیا جواب دوں گا۔۔"عناب کے چہرے پر اپنی بات پر حیرانی دیکھتے جلدی سے چہرے کے زاویے بدلتے بات کو دوسرا رنگ دیا۔

دل تو چاہا کہ پوچھ لے کہ کیا اپنے باپ کی کمپنی میں جہاں کی وہ مالک تھی وہاں کام کرنا ٹھوکریں کھانے اور لوگوں کے آگے زلیل و خوار ہونا ہوتا ہے یا جگہ جگہ در در کی ٹھوکریں کھا کر جوب کی تلاش کرنا، باہر جا کر جوب کرنا مشکل ہے۔۔کس قدر دوغلہ پن تھا، کیا یہ رشتے ہوتے ہیں، کیا خون کے رشتوں پر دولت، شہرت، نام رتبہ یہ سب اتنا حاوی ہے؟؟ لکین صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی کہ کیا ہوا اگر یہ نہی چاہتے کہ وہ آفس جوائن کرے تو نا صحیح، جیسے خوش رہیں۔

"جی ! ٹھیک"بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے اس کے لبوں سے، ایک گھٹلی سی محسوس ہو رہی تھی حلق میں۔

"اچھا یہ لو کچھ پیسے ہیں مہینے کے، پچھلے تین مہینے سے نہیں دے پا رہا تھا کیوں کہ مسلے چل رہے تھے، اب کچھ بہتر ہے تو۔۔" اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے چیک بڑھایا۔

"نہیں چاچو رہنے دیتے۔۔"

"ارے ایسے کیسے گھر کیسے چلے گا، شاباش لو۔۔" اسے ڈپٹتے کہتے چیک ہاتھ میں تھمایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ان کے کہنے پر عناب نے چیک لیا جس پر پندرہ ہزار کی رقم اس کروڑوں کی مالک شہزادیوں کی طرح زندگی گزارنے والی، تعلیم یافتہ، خوددار لڑکی کو منہ چڑھا رہی تھی۔

ابھی دونوں بات کر رہے تھے کہ آیت آکر ہمدان صاحب کے برابر میں بیٹھی۔

"بابا آپ سے کچھ کہا تھا میں نے؟"

''جی بابا کی جان یاد ہے مجھے چلیں ریڈی ہو جائیں چلتے ہیں۔۔''آیت کو اپنے بازو کے حلقے میں لیتے سر پر پیار کرتے کہا۔

''میں اب چلتی ہوں چاچو ایک جگہ جانا ہے تو میں اور دار یہ دونوں جا رہے ہیں۔۔''یہ منظر دیکھ اب اس سے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا، فوراً اٹھی اس سے زیادہ وہ اپنے آنسوؤں پر بندھ نہیں باندھ سکتی تھی اور ان کے سامنے رونا بھی نہیں چاہتی تھی۔

Clubb of Quality Content!

''اوکے بیٹا جی۔۔''اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

اس کے جاتے ہی چہرے پر ایک مکرو مسکراہٹ آئی تھی، سمجھتی کیا ہے یہ اپنے آپ کو سب اتنی آسانی سے ان دونوں بہنوں کو دے دوں گا، آئی بڑی آفس جوائن کرنے والی، آفس میں لے آؤں تاکہ ہر چیز پر قبضہ جما لے سب پتہ چل جائے، یہ اتنی دولت، بزنس یہ سب

میرے بیٹوں کا ہے، اتنا کر رہا ہوں بہت نہیں ہے، زمہ داری اٹھائی ہوئی تو ہے اب اور کیا چاہیے۔

نیچے آتے وہ باہر لان میں آگئی تھی۔

"بابا یہ سب اتنا مشکل ہو جائے گا مجھے اندازہ نہیں تھا، کس طرح فیس کروں یہ سب میری آنکھوں کے سامنے اتنا جھوٹ، اتنی زیادتی، آپ کی بیٹی تو کسی غیر کے ساتھ بھی ناانصافی برداشت نہیں کر سکتی تھی اور اپنے ہی گھر میں دیکھیں کیسے برداشت کر رہی ہے، اپنے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ، کیا رشتے ایسے ہوتے ہیں بابا، یہ سب پہلے تو ایسے نہیں تھے، یا شاید تھے پر تب سب کچھ آپ فیس کرتے تھے، ہیں نا!! کیا آپ نے بھی چاچو کو ایسے دیکھا ہے؟ بابا کیا ایسے حق تلفی کرنے پر اس پر اس قدر جھوٹ بولنے پر انہیں زرا احساس نہیں ہوتا، میں کیسے برداشت کروں یہ سب، بابا اس سے اچھا ہے وہ کھل کر سامنے آجائیں، کچھ نہ دیں مجھے پر یہ اندازیہ دوغلی زندگی برداشت نہیں ہو رہی مجھ سے، کیوں اتنا گر رہے ہیں وہ۔۔ ماما بابا آپ

دکھی نہیں ہوئیے گا ایسا نہیں ہے کہ ہم دونوں کو کسی چیز کی ضرورت ہے ہم۔ دونوں بہت خوش ہیں اور سب صحیح سے ہو جاتا ہے، میری بہت اچھی جوب ہے، لیکن بابا یہ ناانصافیاں اور یہ لہجے ان لوگوں کے دل چیر دیتے ہیں، جب یہ دیکھتی ہوں نا کہ وہ ہم سے صرف اس دولت کی وجہ سے مل رہے ہیں، اس لیے محبت جتا رہے ہیں تو سانس رکنے لگتی ہے، مجھے ان لوگوں کی وہ ہی بے لوس محبت چاہے میں اسی کی عادی ہوں، مجھے اپنے رشتے چاہیے بہت شدت سے ضرورت ہے مجھے ان رشتوں کی، چاچی کے کندھے کی جس پر میں سر رکھ کر ماما کی شکایت کرتی تھی، وہ بہت بدل گئیں ہیں۔۔ بہت!!" نیچے گھانس پر بیٹھتے وہ آج پھونٹ پھونٹ کر رو دی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

”میں نے آپ کو بتا بھی دیا تھا کچھ دن پہلے کہ آج احتشام بھائی کے ہاں پارٹی ہے اور ہمیں جانا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ کو یاد نہیں! کمال کرتی ہیں بیگم آپ بھی۔۔“ ایاز صاحب نے مسنوئی گھورتے ہوئے کہا۔

”تو آپ یاد تو دلا دیتے نا مجھے ایک بار، آپ کو پتہ تو ہے میں کس قدر پریشان ہوں آج کل ان دونوں کی وجہ سے۔۔“ فاطمہ بیگم نے بھی انہیں ناراض لہجے میں دیکھتے کہا۔

"ارے ارے!! کیا ہو گیا ہے بیگم سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے بات کی تھی اکثم سے، آپ فکر نہیں کریں۔" انہیں بھی بہت فکر تھی ان دونوں کی بولتے نہیں تھے تو کیا تھا اور سب سے زیادہ تو مہراب کی فکر رہتی تھی بیٹی سی عزیز تھی وہ انہیں اپنے بھائی سے زیادہ پرواہ انہیں مہراب کی تھی، رشتے میں تو وہ ان کی سالی تھی پر بیٹیوں کی طرح پالا تھا تو، پہلی بیٹی مانتے تھے اپنی اسے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ ہی کا تو اصل مسلہ ہے، سر چڑھایا ہوا ہے مہراب کو، جو کہتی ہے جیسے چاہتی ہے اس میں آنکھیں بند کر کے ساتھ دے دیتے ہیں اس کا، مانا کہ اکثم سے ہو گئی ایک غلطی پر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب وہ ہمارے سر ہی چڑھ جائے گی اور اس قدر باغی ہو جائے گی۔۔"

فاطمہ بیگم آج بہت غصّے میں لگ رہی تھیں۔

"تصحیح کر لیں میری بیٹی باغی نہیں ہوئی ہے ہاں البتہ اپنے پیروں پر کھڑی اس قدر مضبوط چٹان بن گئی ہے کہ آپ کے "ایک غلطی کرنے والوں" کے لیے بہت ہی مشکل حدف ثابت ہو رہی ہے۔۔۔اور ایک اور بات آپ کے چہیتے کی اس ایک غلطی نے نا، مہراب شمس کے کردار پر لاکھوں سوال کھڑے کر دیے تھے، اس کی زات کو سوالیہ نشان بنا گیا تھا آپ کا چہیتا، بھولیے گا نہیں یہ بات۔۔" اب انہیں بھی غصّہ آیا تھا، مہراب شمس کو صرف بیٹی کہا ہی نہیں تھا بلکہ ایک باپ کی طرح اس کے ساتھ کھڑے رہے تھے۔ان کی آخری بات پر فاطمہ بیگم کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزرا تھا۔انہیں مہراب کا وہ دکھ شدت سے یاد آیا تھا پر وہ کیا

کرتی وہ اکشم اور مہراب دونوں سے بہت پیار کرتی تھیں اور انہیں دونوں کی خوشیاں عزیز تھیں۔

”پر آپ کی شہ پر ہی وہ اتنی آگے نکل گئی ہے، زرا بھی نرم پڑنے کو تیار نہیں ہے، کیا معاف نہیں کر سکتی وہ اسے؟ سب کچھ جان لینے کے بعد آپ نے بھی تو معاف کر دیا نا! تو کیا وہ اپنا دل بڑا نہیں کر سکتی؟ آخر اس کی بھی تو بھلائی اسی میں ہے نا!!“ آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content!

”صحیح کہہ رہیں ہیں آپ پر یہ بات یاد رکھیئے گا اس دن آپ کی یا میری زات تماشہ نہیں بنی تھی بلکہ اس کی زات بنی تھی تو اس کی معافی کو اپنی معافی سے ملا کر اس بچی کے ساتھ ناانصافی مت کیجئے گا۔۔“ آخر میں کہتے وہ اٹھے تھے جیسے مزید اس موضوع پر بات نہ کرنا چاہتے ہوں۔

فاطمہ بیگم خاموشی سے انہیں دیکھتی رہ گئیں۔کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ چاہے وہ جتنی ضد کیوں نہ کر لے اگر ایاز صاحب بلائے گیں تو وہ ضرور آئے گی پر وہ تھے کہ اس کے فیصلے میں اس کا ساتھ دینے کی قسم کھائے بیٹھے تھے۔

''اچھا اب یہ سب چھوڑیں اور شام کی تیاری کریں،ڈونٹ وری سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' کہتے فائل اٹھائی اور اپنی اسٹڈی کا رُخ کیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

میر ہاؤس کے مکینوں کی محبت مثالی تھی ہر رشتہ اپنے آپ میں ایک خوبصورتی رکھتا تھا جو واقعی رشتوں کا حق ہے وہ پورا ہوتے نظر آتا تھا اس گھر میں۔ہاں بس ماضی کے کچھ غلط فیصلے کچھ غلطیاں اس گھر کے مکینوں میں فاصلوں کا باعث بن گئی تھیں اور یہ ہی بات فاطمہ بیگم کو قبول نہیں تھی وہ اپنے رشتوں کو ہمیشہ ایک دیکھنا چاہتی تھیں۔ایاز میر کے والدین شہروز میر اور سلطانہ میر کا انتقال ایاز صاحب کی شادی سے پہلے ہی ہو چکا تھا پر شہروز میر اپنی خواہش کے مطابق بچپن میں ہی ایاز صاحب کا رشتہ اپنے دوست کی بیٹی فاطمہ شمس سے تہ کر گئے تھے

جسے پھر فاطمہ بیگم کے والد حاشم شمس نے احسن طریقے سے پورا کرتے ہوئے ایاز اور فاطمہ کی شادی جلد ہی کر دی تھی۔ایاز صاحب کا بس ایک چھوٹا اور چہیتا بھائی اکشم میر تھا اور فاطمہ بیگم کی بھی ایک ہی بہن تھی مہراب شمس۔فاطمہ بیگم نے شادی کے بعد اکشم میر کو بلکل اولادوں کی طرح ہی پیار دیا تھا اور اس کی ہر چیز کا خیال اور کام بہت دل سے کرتیں اسی لیے انہیں اکشم سے بلکل ایک اولاد کی طرح محبت تھی اور انہیں اکشم میر بہت عزیز تھا اپنی اولاد کے بعد بھی ان کی اکشم سے محبت میں زرا کمی نہیں آئی تھی اور یہ ہی حال اکشم کا بھی تھا وہ بھی ان کی بہت عزت اور احترام کرتا تھا،ان کا حکم اس کے لیے سر آنکھوں پر ہوتا۔ایاز صاحب اور فاطمہ بیگم کی شادی کے دو سال بعد ہی حاشم صاحب کا انتقال ہو گیا تھا جس کی وجہ سے فاطمہ اور مہراب دونوں ٹوٹ گئے تھے کیوں کہ ماں تو انہیں بہت پہلے چھوڑ گئیں تھیں اور آج باپ بھی۔ان کے انتقال کے بعد ایاز میر مہراب شمس کو اپنے گھر ہی لے آئے تھے اور پھر کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی مہراب کی تعلیم و تربیت میں۔حالانکہ حاشم صاحب کی بہت اچھی جاب تھی جس سے انہوں نے دونوں بیٹیوں کے لیے پیسے سیو کر رکھے تھے پر انہوں نے ان پیسوں کو ویسے ہی رہنے دیا تھا لاکھ ان دونوں کے کہنے پر بھی انہیں استعمال نہیں کیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انہوں نے بھی مہراب کو۔ بیٹیوں سی محبت دی تھی اور آج بھی وہ انہیں ویسی ہی عزیز تھی۔
ایاز اور فاطمہ کے دو بچے تھے 23 سالہ بیٹی زیب میر اور 25 سالہ بیٹا غازی میر۔ دونوں بچے ماں باپ کے تو لاڈلے تھے ہی پر خالہ اور چاچا کی بھی جان تھی ان دونوں میں۔ مہراب کم گو تھی جبکہ اکثم بس اپنے پسندیدہ لوگوں سے ہی بات کرتا تھا۔ وقت ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے پنکھ لگا کر اڑ گیا ہو۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

ایاز میر، سید احتشام حیدر شاہ، سید داؤد عالم، سید زیشان حیدر شاہ اور ابراج ملک یہ سب آپس میں بہت گہرے دوست تھے۔ زیشان اور ابراج یونیورسٹی سے دوست تھے، زیشان کی وجہ سے ان کی احتشام صاحب سے بھی ویسی ہی دوستی تھی جیسے زیشان سے جبکہ سید داؤد عالم اور احتشام صاحب بچپن کے دوست تھے دونوں نے ساتھ اسکولنگ کمپلیٹ کی پھر کالج اور پھر یونیورسٹی اور پھر بزنس کے سلسلے میں ایاز صاحب کی ملاقات زیشان، احتشام اور داؤد سے ہوئی اور پھر یہ بزنس کے تعلقات کب ایک گہری دوستی میں بدلے پتہ ہی نہیں چلا اور آج یہ

سب گہرے دوست تھے، ہر وقت ایک دوسرے کے لیے تیار۔اس طرح ان سب کی فیملیز کی بھی آپس میں بہت اچھی دوستی تھی اور ایک دوسرے کے گھر آنا جانا لگا رہتا تھا اور آج سب ہی احتشام صاحب کے ہاں انوائٹڈ تھے۔

-

ناولز کلب
Club of Quality Content

اگلے دس منٹ میں ان کی گاڑی ایک بڑے مال کے آگے رکی تھی۔گاڑی پارک کر کے تینوں اندر کی جانب بڑھے۔

عکس نے مال کی دوسری منزل کا رخ کیا تو وہ دونوں بھی اس کی تقلید میں اس کے پیچھے چل دیے۔

"میم! یہ رہا آپ کا بریسلیٹ جیسا آپ نے کہا تھا بلکل ویسا۔۔آئی ہوپ آپ کو پسند آئے ۔۔"عکس کو دیکھتے دکان کے مالک نے بڑھ کر آگے آتے بریسلیٹ کا کیس کھولتے اس کے آگے کیا۔اس کے دانت دکھانے پر دایان اور شانزل دونوں کا ہی شدت سے دل چاہا تھا کہ اس کے یہ دانت توڑ کے اس کے ہاتھوں پر رکھ دیں،پر ساتھ کھڑی لڑکی کا خوف تھا یا کیا کہ صبر کے گھونٹ پی کر بس اسے گھورتے رہ گئے۔

"نائس! بہت خوبصورت بنایا ہے۔تھینک یو۔۔"

گولڈ کا نازک سا باریک زنجیر اسٹائل بنا بریسلیٹ بہت حسین لگ رہا تھا اور اس پر لکھا "ورلڈس بیسٹ ماما"اس پر چار چاند لگا رہا تھا۔

شانزل اور دایان نے بھی ستائش بھری نظروں سے بریسلیٹ کو دیکھا تھا۔

"اب تم بھی جلدی سے کچھ پسند کر لو دایان۔۔"شانزل نے اس کی طرف دیکھا۔

"ہمم!!" کہتا آگے بڑھا اور تھوڑی دیر جیولری وغیرہ دیکھی پر پھر کچھ پسند نہ آیا۔

"امم! یار بس چلتے ہیں مجھے کچھ خاص پسند نہیں آرہا۔۔" اس کے اس طرح کہنے پر شانزل نے آئی برو اٹھاتے اسے دیکھا۔ جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ پسند تو تب آئے گا نہ جب پسند کرو گے، کیونکہ وہ تو کسی چیز کو دیکھ ہی نہیں رہا تھا بس سرسری نگاہ ڈال رہا تھا۔

"کیا؟؟ چلو۔۔" کہتا شاپ سے نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اب پتہ چلا۔۔ایسے ہی نہیں کہتی میں۔۔" عکس بھی پیچھے نکلی، وہ بھی سر جھٹکتے ان کے پیچھے چل دیا۔ اس کے بعد عکس نے کچھ اور چیزیں وغیرہ لی تھیں اور پھر تینوں ہوٹل آ گئے تھے۔ یہیں سے تیار ہو کر جانا تھا ان دونوں کو، شانزل تو انہیں چھوڑتے چلا گیا تھا۔ ان دونوں کے کپڑے اور سب چیزیں تیار ان کے کمرے رکھی ہوئی تھیں۔

"7 بجے تک مجھے ریڈی ملنا۔۔" اسے کہتے اپنے روم میں بند ہو گئی۔

اسے خاموشی سے اندر جاتے دیکھا اور پھر خود بھی کمرے میں چلا گیا۔ آج بہت تھک چکے تھے دونوں پہلے فلائٹ پھر شاپنگ اور ابھی بھی شام میں پارٹی تھی تو ریسٹ کرنا تو بہت ضروری تھا۔

-

ناولز کلب
Club of Quality Content!

چمکتے ستاروں کے نیچے، شاہ ولا کا حسین اور وسیع لان روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ داخلی دروازے پر پھولوں کی محراب مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہی تھی، گلاب اور جیسمین کی خوشبو ماحول کو مزید سحر انگیز بنا رہی تھی۔ راہداری پر مزین فیری لائٹس قطار در قطار جگمگا رہی تھیں، جیسے کوئی خواب حقیقت بن گیا ہو۔

سامنے ہی ایک بلند و بالا بیک ڈراپ سجایا گیا تھا، جس پر سنہری حروف میں "Happy Birthday" جگمگا رہا تھا۔اس کے چاروں طرف نرمی سے جھولتے پردے،تازہ پھول اور گہرے نیلے و سنہری غبارے ترتیب سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔اس کے عین سامنے، سفید سنگِ مرمر سے بنی کیک ٹیبل پر کرسٹل کینڈل اسٹینڈ، سنہری فانوس رکھا تھااور چھوٹی چھوٹی ماحول میں جادوئی تاثر بکھیرتی خوشبودار موم بتیاں جگہ جگہ رکھی ہوئی تھیں۔

درختوں کی شاخوں سے لٹکتے لالٹین اور جھلملاتی فیری لائٹس ہر چیز پر ایک خوابناک چمک بکھیر رہے تھے۔باغ کے بیچوں بیچ، آرام دہ صوفے اور مخملی کشنز رکھے تھے، صوفوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی اسکوائر شیپ جدید اسٹائل میں بنی میزیں رکھی ہوئی تھیں۔ہر میز پر ایک بڑا سا گلاب کے پھولوں کا پتلا سا کرسٹل گلدان رکھا ہوا تھا جن پر روشنیوں کی جھلملاہٹ پڑتی ایک تسلماتی منظر پیش کر رہی تھی۔

ایک طرف، جالی دار پردوں سے سجا جھولا آہستہ آہستہ ہل رہا تھا،اس پر سجائی فیری لائٹس اسے بہت خوبصورت بنا رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

باغ کے ایک کونے میں فوٹو بوتھ بنایا گیا تھا، پھولوں سے ڈھکا ہوا لکڑی کا فریم، سنہری جگمگاتی روشنیوں سے گھرا ہوا تھا، فضا میں مدھم موسیقی گونج رہی تھی، کہیں دور سے بہتے پانی کی آواز آرہی تھی۔

ایک حصّے میں بنے فوارے کے بہتے پانی میں ماحول کو مسحور کن کرتی خوشبودار موم بتیاں، گلاب اور جیسمین کی پتیاں بچھی اس حصّے کو خاصا خواب ناک بنا رہی تھیں۔

کھانے کی میز پر کرسٹل گلاسوں میں چمکتے مشروبات، ریشمی نیپکن، اور نازک برتن ترتیب سے رکھے ہوئے تھے۔ پورا لان بہت حسین طریقے سے سجایا گیا تھا، آنے والوں نے ستائش بھری نظروں سے ساری سجاوٹ کو دیکھا تھا۔

Clubb of Quality Content

-

"بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔۔" ان کے پیچھے آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے کہا۔

''شکریہ! آپ بھی۔'' بالوں کو جوڑے میں قید کرتے ہار کیس سے نکالا جو آج صبح ہی احتشام صاحب نے انہیں گفٹ کیا تھا۔

''لائیں میں بند کر دوں۔۔''ان سے نیکلیس لیتے اس کا ہک لگایا۔

زینب بیگم نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا تھا،سیدھی قمیض کے دامن اور آستین پر سلور ہلکی سی کڑھائی کی گئی تھی اور ٹراؤزر کے پائنچوں پر بھی آستینوں جیسی ہی کڑھائی کی گئی تھی، ساتھ ہی ہم رنگ شیفون کا دوپٹہ جسے سلیقے سے سر پر اوڑھا ہوا تھا۔احتشام صاحب نے بلیک پینٹ کوٹ اور زینب بیگم کے سوٹ کی ہم رنگ شرٹ پہنی تھی۔

''دایان تو ہوتا ہی نہیں ہے پر اس بار عکس بھی نہیں ہے،عکس کو کیا ضرورت تھی اتنا وہاں رکنے کی،میرے معاملے یہ دونوں ایک سے ہیں دونوں کو میری کوئی فکر نہیں ایک اتنی دور جا کر بیٹھ گیا ہے وہیں سے ماں کو اپنا بس چہرہ دکھا کر سمجھتا ہے کہ فرض پورا ہو گیا اور دوسری

کچھ دن پہلے ہی چلی گئی اور نہ ہی کوئی کول نہ میسج، دونوں سے بات نہیں کروں گی۔۔"زینب بیگم کو شدت سے دونوں یاد آئے تھے۔

"ہمم! واقعی دونوں ہی بہت بد تمیز ہیں، کوئی احساس ہی نہیں ہے ماں کا اور وہ آپ کا شہزادہ اس کو تو دو لگنے چاہیے۔۔"احتشام صاحب نے بھی مصنوعی غصّہ ظاہر کیا۔

"کیا ہو گیا ہے، بس کریں کوئی بد تمیز نہیں ہیں میرے بچے، بہت اچھے ہیں۔۔ آئے بڑے دو لگاؤں گا۔۔"احتشام صاحب کو گھورتے دیکھتے آخر میں ان ہی کے انداز میں بولیں۔

احتشام صاحب کا ایک جاندار قہقہہ فضا میں گونجا۔

"چلیں نالائقوں کی اماں۔۔" مسکراتے ان کا ہاتھ پکڑتے اپنے کمرے سے نکلے۔ وہ ان کی بات پر بس پھر سے انہیں گھور کر رہ گئیں۔

باہر لان میں سب نک سک سے تیار ان دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے، مہمان ابھی آ رہے تھے اور کافی آ بھی چکے تھے اور سب ہی آغا جان سے ملتے ان کا پوچھ رہے تھے۔

نین اور عینا نے پاؤں تک آتی فلورل جیورجٹ کی میکسی پہنی ہوئیں تھیں اور ایک سائیڈ پر فلورل جیورجٹ کا ہی ہم رنگ دوپٹہ پن اپ کیا ہوا تھا۔

عینا کی میکسی گرین کلر کی تھی جبکہ نین کی لیونڈر کلر کی۔ عینا نے آگے سے بال ٹوئسٹ کر کے چھوٹے چھوٹے کلپس لگائے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے جبکہ نین نے سائیڈ مانگ نکالتے بالوں کو کھلا رہنے دیا تھا۔

Clubb of Quality Content

کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹوپس اور ایک ہاتھ میں نازک سا بریسلیٹ پہنے ہوئے تھیں، دونوں ہلکے سے میک اپ اور پنک گلوس میں نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہیں تھیں۔

"آغا جان! دیکھیں کیسی لگ رہی ہوں میں؟؟" عینا اپنی میکسی اٹھاتی ان تک آئی۔

"میری دونوں بیٹیاں ہیں ہی شہزادیاں تو شہزادیاں ہی لگے گی نا۔۔" آغا جان نے دونوں کو پیار سے سینے سے لگاتے کہا۔

Clubb of Quality Content

"آغا جان آپ بھی کافی ڈیشنگ لگ رہے ہیں۔۔" کہتے اپنے مخصوص انداز میں آنکھیں پٹپٹائیں۔

"اچھا جی! اور یہ آپ کے بڑے بابا اور بڑی ماما کہاں ہیں؟؟"

"لیجیے ابھی بات کی اور ابھی حاضر، وہ دیکھیں وہ آرہے بڑے ماموں اور بڑی ممانی، ماشاءاللہ! کتنے پیارے لگ رہے ہیں دونوں۔۔" نین انہیں آتا دیکھ چہک کر بولی۔

"بہت انتظار کروایا آپ نے بھابھی۔۔" سب ان کی طرف آئے جو آغا جان کے ساتھ آکر کھڑے ہوئے تھے۔

حسسان صاحب، رخسانہ بیگم اور ثانیہ بیگم بھی اسی طرف آ گئے تھے۔

سمایا اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی جبکہ یوشے اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا اور زوہان سب ارینجمنٹس کو ایک دفع چیک کرنے گیا تھا۔

Clubb for Quality Content

یوشع نے بلیو جینس اور اس پر سفید شرٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ زوہان نے بلیک پینٹ پر گرے شرٹ پہنی ہوئی تھی۔شاہ ولا کے مکین پر اگر حسن تمام ہے کہا جائے تو واقعی غلط نا ہوگا۔

-

وہ ٹھیک سات بجے اس کے کمرے کے باہر کھڑا تھا پر ناک نہیں کیا تھا۔وہ انتظار کر سکتا تھا وہ اسے ڈسٹرب کرنا نہیں چاہتا تھا۔لیکن خود اس کے دیے وقت پر تیار کھڑا تھا۔

جب سے مال سے آئی تھی اسے طبیعت عجیب لگ رہی تھی، جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا اور آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں، دو دفعہ الٹی بھی کر چکی تھی، بلکل ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اٹھ کر تیار ہو، پر زینب بیگم کا خیال آتے ہی بہت مشکل سے ہمت کرتی اٹھی، شاور لے کر کچھ سکون محسوس ہوا تھا۔

سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ہی کپڑوں کا اسٹینڈ رکھا تھا جس پر اس کا سوٹ ہینگ کیا ہوا تھا۔

وہاں سے اپنے کپڑے لیتی واش روم میں گئی۔

ہلکا سا برائے نام میک اپ کرتے زرد ہوتے چہرے کو ٹھیک کرنا چاہا۔ جس میں وہ کافی حد تک کامیاب ٹھہری۔ ہجاب کیپ پہنتے دوپٹہ سر پر لیا، ایک سرا آگے چھوڑتے دوسرا سرا الٹے کندھے پر ڈالتے پن اپ کیا۔ اس سادہ سے ہجاب میں بھی وہ بہت پر کشش لگتی تھی۔

اپنی گھڑی اٹھاتے ہاتھ پر باندھی اور ایک نازک سی سونے کی انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنی، دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ہمیشہ کی طرح نیلم کی انگوٹھی پہن رکھی تھی جو وہ ہر وقت پہنے رہتی تھی۔ اپنا بیگ اٹھاتے ایک سرسری نظر اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا اور پھر اس کی نظر ہاتھ میں پہنی گھڑی پر گئی جس میں 7:20 ہو رہے تھے، اسے فوراً خیال آیا جلدی سے اپنا موبائل اور سامان اٹھاتی باہر نکلی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

کالی پینٹ، جرسی اور اس پر براؤن رنگ کا بلیزر اور جوتے پہنے وہ دیوار سے ٹیک لگائے موبائل پر جھکا ہوا تھا۔ جیل سے سیٹ کیے ڈارک براؤن بال اور تراشی ہوئی ڈارک براؤن بئیرڈ بہت بچ رہی تھی موصوف پر۔

دروازے کی کلک پر اس نے اپنی سرمئی آنکھیں اٹھا کر سامنے دیکھا۔

براؤن سلک کی پلین گھٹنوں سے نیچے آتی لمبی قمیض جس کے دامن اور آستینوں پر باریک سوٹ کی ہم رنگ ہی بیل لگی تھی اور ہم رنگ ٹراؤزر دوپٹہ پہنے وہ زردی مائل چہرے کے ساتھ بھی بہت حسین لگ رہی تھی۔اس کی نظر نازک سی بلیک کلر باریک اسٹریپس والی سینڈل میں قید اس کے پاؤں پر ٹھہر گئ۔اچانک اسے فضا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی اور نظریں اٹھنے سے انکاری تھیں۔

"چلیں؟؟"اس کو ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ خود ہی بولی۔

"ہمم ؟ ہمم! ہاں چلیں۔۔" وہ اس لمحے سے باہر آیا اس کی آواز سنتے اور ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو ساڑھے سات بجا رہی تھی اور ایک نظر اپنے آگے چلتی لڑکی پر ڈالی۔ کمال بے نیازی تھی بھئی اس کو وقت پر آنے کا کہتے خود دیر سے آنے پر نہ کوئی تمہید نہ کوئی بات۔۔۔

"واہ!! اور پھر میں بُرا، غیر ذمہ دار، بگڑا امیر زادہ۔۔ نائس!!" اپنے آپ سے کہتے سر جھٹکتا اسکے پیچھے چل دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عکس کی گاڑی شانزل نے بھجوادی تھی، اس سے پہلے کے ہوٹیل اسٹاف گاڑی کی چابی عکس کے ہاتھ میں دیتا، پیچھے سے آتے دایان نے چابی لے لی۔

عکس نے اسے گھورا اور جب اس کی گھوری کا بھی کوئی اثر نہ ہوا تو ہاتھ آگے کیا، جیسے چابی واپس لینا چاہتی ہو۔

"آہاں!! ان گھوریوں کا اب کوئی اثر نہیں ہے، لہذا خاموشی سے اچھی لڑکیوں کی طرح گاڑی میں بیٹھ جائیں۔۔" اسے غصّہ دلاتا گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھا۔

"میری گاڑی کی چابی دو سید دایان حیدر شاہ!!!!" دبی دبی آواز میں غرائی تھی وہ۔ ویسے ہی طبیعت ٹھیک نہیں تھی، یہ اور غصّہ دلا رہا تھا۔ لمحے میں اس کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے، عکس حیدر شاہ نے اس کا نام لیا تھا، ابھی تک کی ملاقات میں پہلی بار، پہلی بار اس نے اس کا نام لیا تھا، اس کے لبوں سے اپنا نام سنتے ایک لمحے کے لیے اس کے ارد گرد سب کچھ تھما تھا، لیکن جس طرح پورا نام لیا گیا تھا اس انداز میں موجود اجنبیت بہت چبی تھی اسے، وہ تو اسے صرف غصّے میں پورے نام سے پکارتی تھی، ہاں وہ کیسے بھول سکتا ہے اب تو وہ اس سے نفرت کرتی ہے۔ ایک لمحہ لگا تھا اسے اس احساس سے باہر آتے نارمل ہونے میں۔

”کہانا' کوئی تماشہ نہیں، خاموشی سے آکر بیٹھیں ویسے بھی آپ تو شریف گھرانے کی اچھی فرمابردار بیٹی ہیں، آپ تھوڑی نہ ایسے سڑکوں پر کھڑی تماشے لگاتی اچھی لگے گی۔۔“ گہرا طنز کیا تھا مقابل نے۔

”یہ ٹھیک نہیں کر رہے ہو تم، بہت پچھتاؤ گے اپنی ان حرکتوں پر۔۔“

”صحیح غلط تو ابھی رہنے دیں نا، کہا تو ہے میں نے کہ یہ سب بعد کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور جہاں تک بات ہے پچھتانے کی تو چلیں دیکھتے ہیں کہ اب پچھتانے کی باری کس کی ہے۔۔“ سنجیدہ لہجے میں کہتے اسے دیکھتے آنکھوں سے ہی برابر والی سیٹ کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اس کی بات پر دل تو کیا تھا کہ کیا نہ کر دے اس لڑکے کا پر صبر کے گھونٹ پیتی غصّے سے چلتی پہلے پیچھے کا دروازہ کھولتے سامان اندر پھینکنے کے سے انداز میں ڈالا اور پھر خود بھی بیٹھی۔“

اسے پیچھے بیٹھے دیکھ، اس کا دماغ گھوما تھا، اس نے گاڑی اسٹارٹ نہیں کی بلکہ ائرپوڈز کانوں میں لگاتے موبائل پر ہاتھ چلایا اور پھر گاڑی کی سیٹ سے سر لگاتے خاموشی سے آنکھیں موند گیا۔

پیچھے بیٹھی لڑکی کے آساب شدید جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئے تھے۔ کیا وہ اسے جانتی نہیں تھی کہ کیوں کر رہا ہے وہ ایسے۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

اپنے اندر مزید اس سے بحث کرنے کی طاقت نا پاتے وہ اتری اور آگے کی پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولتی اندر بیٹھتے اتنی زور سے دروازہ بند کیا کہ جیسے وہ دروازہ نہ ہو بلکہ برابر میں بیٹھا یہ پاگل لڑکا ہو اور اس پر غصّہ اتار اگیا ہو۔

"ارے ارے! اتنا غصّہ ابھی تو کئی مقام آئے گے، ویسے اگلی بار غصّہ مجھ ناچیز پر ہی اتاریے گا ان چیزوں نے بھلا کیا بگاڑا ہے آپ کا، اور ہاں ایک اور بات انسان کو اپنی جگہ کبھی نہیں

چھوڑنی چاہیے غصّے میں بھی نہیں، وہ بھی وہ جو صرف آپ کی ہو۔۔" مسکراہٹ روکتے بڑے معصومانہ انداز میں کہا پہلے والی سنجیدگی اب چہرے پر موجود نہیں تھی۔

اس کی آخری بات اس کر سر پر سے گزری تھی پر اس بار اس نے اسے نہیں دیکھا تھا بلکہ چہرے کا رخ کھڑکی کی طرف کرتے مکمل اگنور کیا گیا۔

ایک نظر اسے دیکھتے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔وہ اتنی بحث اس سے کبھی نہ کرتا وہ کوئی ان باتوں کو انا کا مسلہ بنانے والا مرد نہیں تھا نہ ہی عورت کے گاڑی چلانے اور اس کے برابر میں بیٹھنے سے اس کی عزت کم ہوتی تھی۔اتنی بحث صرف اس لیے کی گئی تھی کیونکہ چھپانے کی کوشش کے باوجود اس کے چہرے کی زردی اور سرخ آنکھوں سے وہ اس کی خراب طبیعت کا اندازہ لگا گیا تھا اور پھر جب وہ چابی لینے آگے بڑھا تھا تو اس کا ہاتھ اس کے گرم انگارہ ہوتے ہاتھ سے مس ہوا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ محترمہ کو تیز بخار ہو رہا ہے اور بتائے گی تو یہ

کبھی بھی نہیں بس اسی وجہ سے وہ اسے گاڑی ڈرائیو نہیں کرنے دینا چاہتا تھا وہ بہت کمزور لگ رہی تھی۔ لیکن اگر اس سے آرام سے صاف صاف کہتا تو وہ کبھی نہ مانتی۔

راستے میں ایک میڈیکل اسٹور پر رکتے پیناڈول اور پانی کی بوتل اور ساتھ ہی کھانے کے لیے کچھ بسکٹس لے کر آیا۔ گاڑی میں بیٹھتے کھانے کی چیزیں اس کی گود میں ڈالیں اور پیناڈول اور پانی کی بوتل سامنے رکھی۔

وہ حیران کبھی اسے دیکھ رہی تھی اور ان چیزوں کو۔ جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ اب یہ کیا ہے۔

Clubb of Quality Content!

''کھالیں کچھ جلدی سے پھر یہ میڈیسن لیں تاکہ بخار اترے۔'' بسکٹ کھولتے اس کے آگے کیے جسے وہ نظر انداز کرتی سب سامان سامنے رکھ گئی۔

''کھائیں!!!'' اب کے آواز میں سختی تھی۔

”تمہارا نا کچھ زیادہ ہی دماغ خراب ہو رہا ہے اپنی حد میں رہو ماما کے لیے تمہیں لینے کیا آگئی سر پر ہی چڑھے جا رہے ہو، اب ایک لفظ نہیں کہنا ورنہ ابھی گاڑی سے اتر جاؤں گی۔۔“ کڑے تیوروں سے اسے دیکھتے کہا اور اس کے ہاتھ سے بسکٹ لیتے سامنے ڈیش بورڈ پر پٹخا۔

اس کی اس حرکت پر مٹھیاں بھینچتے اس نے اپنے آپ کو کالم کرنے کی کوشش کی، پھر سامنے سے پیناڈول اٹھاتے دو ٹیبلیٹس نکالیں اور پانی کی بوتل کا کیپ کھولتے ہاتھ اس کے آگے کیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”خاموشی سے یہ کھالیں، آپ کے لیے نہیں کر رہا، میں بھی اپنی ماں کے لیے ہی کر رہا ہوں آپ کی اس حالت کی وجہ سے میں اپنی ماں کا آج کا دن خراب ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔ کھائیں!!“ طنزیہ انداز میں کہتے آخری لفظ پر زور دیا۔

”مر نہیں جاؤں گی۔۔“اس سے میڈیسن لیتے زبردستی منہ میں ڈالتے پانی پیااور اس کی طرف دیکھتے آئی برو اوپر اٹھائیں۔ جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ اب کیا۔

وہ جو اسے دیکھ رہا تھا اس کے یوں دیکھنے پر نظریں سامنے سڑک پر ڈالتے گاڑی اسٹارٹ کی۔

-

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”کہاں تک پہنچا کام؟“

”کام تو پورا ہو چکا ہے بس اس ایس ایس پی کا انتظار ہے کہ کب اپنے گھر سے نکلے گا اور پھر بوممم۔۔“مکروہ ہنسی ہنستا اپنے پلین کے بارے میں بتاتا وہ بہت سرشار لگ رہا تھا۔

"آج یہ بچنا نہیں چاہیے بہت اڑ رہا تھا آج اس کے چیتھڑے واقعی فضا کی سیر کریں گے۔۔۔" کہتے ایک جاندار قہقہہ لگایا۔

"یس باس! آج اس کے گھر کی یہ خوشی کی محفل بہت جلد ہی ماتم میں تبدیل ہو جائے گی۔۔"

"اوکے، اب فون رکھ رہا ہوں اور ہاں اب کانٹیکٹ نہیں کرنا جب بھی بات کرنی ہو گی خود کال کروں گا، ہوشیاری سے قدم اٹھانا، بہت تیز ہے وہ ایس ایس پی۔۔"

"جی باس۔۔" کہتے فون بند کیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

جاری ہے۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

Clubb of Quality Content!

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: